WWW.USMANWEB.COM

Pakistan Studies (Urdu) IX

خالی جگہیں

تشکیل پاکستان

نوٹ ۔ مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو درست جوابات سے پر کیجئے۔

۱۔ 1935ء میں سندھ علیحدہ صوبہ بن گیا۔

۲۔ پاکستان رمضان کی ستائیسویں شب کو وجود میں آیا۔

۳۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لئے قوم کا لفظ سب سے پہلے سر سید احمد خان نے استعمال کیا۔

۴۔ کانگریس کا قیام 1885ء میں انگریز اے او ہیوم نے کیا۔

۵۔ تقسیم بنگال سن 1905ء میں ہوئی۔

۶۔ حاجی شریعت اللہ کا انتقال 1840ء میں ہوا۔

۷۔ حاجی شریعت اللہ کی تحریک کا نام فرائضی تحریک تھا۔

۸۔ جنگ آزادی سن 1857ء میں لڑی گئی۔

۹۔ سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سن 1786ء میں رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔

۱۰۔ سید احمد شہید بریلوی رحمۃاللہ علیہ کی تحریک تحریک مجاہدین کے نام سے مشہور ہوئی۔

۱۱۔ سید احمد شہید بریلوی رحمتہ اللہ علیہ دسمبر 1826ء میں سندھ آئے اور پیر پگارو کو مدد کی درخواست کی۔

۱۲۔ احمد شاہ ابدالی نے سن 1721ء میں پانی پت کی تیسری جنگ میں مرہٹوں کو عبرتناک شکست دی۔

۱۳۔ سر سید احمد خان نے جنگ آزادی کے انگریزوں کے شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے کتابچہ اسباب بغاوت ہند تحریر کیا۔

۱۴۔ مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان قائد اعظم کی کوششوں سے 1916ء میں ایک سمجھوتہ ہوا جو میثاق لکھنو کے نام سے مشہور ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

۱۵۔ قرارداد پاکستان مولوی اے کے فضل الحق نے پیش کی اس سب سے پہلے اس کی تائید چوہدری خلیق الزماں نے کی۔

۱۶۔ کرپس تجاویز جو آئینی اور دستوری تجاویز تھیں ان کا اعلان 29مارچ 1942ء میں کیا گیا۔

۱۷۔ برطانوی پارلیمنٹ نے 16جولائی 1947ء میں قانون آزادی ہند 1947ءمنظور کیا۔

۱۸۔ صوبہ سندھ کو باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔

۱۹۔ قائد اعظم نے سن یکم جولائی 1947ء میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کیا۔

۲۰۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام 1906ء میں ڈھاکہ میں ہوا۔

۲۱۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح تھے۔

۲۲۔ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان تھے۔

۲۳۔ قطب الدین ایبک نے اپنی سلطنت کا دارالخلافہ دہلی کو بنایا۔

۲۴۔ قرارداد پاکستان مارچ 1940ء کو مسلم لیگ کے جلسہ لاہور میں منظور ہوئی۔

۲۵۔ دوسری جنگ عظیم کی ابتداء سن 1939ء میں شروع ہوئی۔

۲۶۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے سن 1913ء میں کل ہند مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

۲۷۔ تقسیم ہند کے وقت برصغیر پاک وہند کا آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن تھا۔

۲۸۔ میثاق لکھنو سن 1916ء میں دستخط ہوئے۔

۲۹۔ دوسری جنگ عظیم 1945ء میں ختم ہوئی۔

۳۰۔ شاہ ولی اللہ نے قرآن پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا اور ان کے فرزند شاہ رفیع اللہ نے قرآن پاک کا اردو ترجمہ کیا۔

۳۱۔ 1935ء میں قائد اعظم نے رہنما اصولوں کا ایک خاکہ تیار کیا جو چودہ نکات پر مشتمل تھا۔

۳۲۔ علامہ اقبال نے اپنا مشہور خطبہ صدارت سن 1930ء میں الہٰ آباد کے مقام پر دیا۔

۳۳۔ پاک بھارت سرحدوں کے تعین میں ریڈ کلف نے زبردست ناانصافی کی۔

WWW.USMANWEB.COM

۳۴۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی کا تنازعہ 1960ء میں ایک معاہدہ کے تحت طے ہوا جسے سندھ طاس معاہدہ کہا جاتا ہے۔

۳۵۔ صوبہ پنجاب کی ایک بہادر خاتون صغریٰ فاطمہ نے سیکریٹریٹ سے برطانوی جھنڈا یونین جیک اتار کر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرا۔

۳۶۔ تحریک خلافت کا آغاز سن 1919ء میں ہوا۔

۳۷۔ تحریک خلافت کے مشہور رہنما مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی تھے۔

۳۸۔ قراردادِ پاکستان 23مارچ 1940ءمیں لاہور کے منٹو پارک میں منظور کی گئی۔

۳۹۔ 11 ستمبر 1947 کو پاکستان کے عظیم رہنما قائد اعظم محمد علی جناح کا انتقال ہوا۔

۴۰۔ مسلم لیگ 30دسمبر 1906ء میں قائم ہوئی۔

۴۱۔ علی گڑھ تحریک کے تحت 1862ء میں سائنٹیفک سوسائٹی 1862ء میں قائم ہوئی

۴۲۔ بلوچستان مسلم لیگ قاضی محمد عیسیٰ نے قائم کی۔

۴۳۔ شاہ ولی اللہ کا انتقال 10اگست 1786ءمیں ہوا۔

۴۴۔ 1936ء میں سندھ علیحدہ صوبہ بن گیا۔

۴۵۔ پاکستان رمضان کی ستائیسویں شب کو وجود میں آیا۔

FOR MORE NOTES, MCQS, ONLINE QUIZZES

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

Pakistan Studies (Urdu) IX

اہم تفصیلی سوالات اور جوابات

تشکیل پاکستان

نوٹ ۔ اہم تفصیلی سوالات اور جوابات۔

سوال نمبرا: تحریک احیاء میں شاہ ولی اللہ کے کردار پر روشنی ڈالئے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے ہندوستان میں احیائے اسلام کے لئے جو کردار ادا کیا اس پر بحث کیجئے جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے زوال کو روکنے کے لئے شاہ ولی اللہ جو کوششیں کیں ان کا جائزہ پیش کیجئے۔ جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی تعلیمی اور مذہبی سر بلندی کے لئے شاہ ولی اللہ نے کیا کردار ادا کیا۔وضاحت کیجئے۔

جواب : حضرت شاہ ولی اللہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 21 فروری 1703ء میں دہلی میں پیدا ہوئے ان کا اصل نام قطب الدین تھا لیکن اپنی روحانی صفات کے وجہ سے ولی اللہ کے نام سے مشہور ہو گئے ان کے والد شاہ عبد الرحیم اپنے عہد کے ممتاز عالم دین اور صوفی تھے۔ شاہ ولی اللہ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا اسکے بعد پندروہ برس کی عمر میں تفسیر، حدیث ، فقہ میں سند حاصل کی اس کے علاوہ طب، منطق اور ریاضی کی تعلیم بھی حاصل کی ۔ والد کے انتقال کے بعد انہوں نے مدرسہ رحیمہ دہلی کا نظم و نسق سنبھال لیااور بارہ سال تک اسی مدرسہ میں اسلامی علوم کا درس دیتے رہے۔ شاہ ولی اللہ کے عہد میں انگریز اور دیگر قومیں بر صغیر میں مغلیہ حکومت کی زوال پذیری سے پورا فائدہ اٹھانا چاہتی تھی ان حالات میں شاہ ولی اللہ نے قوم کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا اور اسلام کی تعلیمات کو صحیح انداز سے روشناس کرانے کی کوشش کی اور اس طرح احیائے اسلام کے لئے زندگی وقف کر دی۔ 10اگست 1763ءکو ان کا انتقال ہوا۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے شاہ عبد العزیز نے ان کے مشن کو جاری رکھا۔

شاہ ولی اللہ کی تحریک :

مارچ 1707ءمیں اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد بر صغیر میں مغلیہ سلطنت کا نظام حکومت کمزور ہوتا چلا گیا اور افرا تفری اور انتشار کی کیفیت پیدا ہوگئی اس کے نمایاں وجہ مسلمانوں اخلاقی پستی اور گراوٹ تھی شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کو اسلامی طرز زندگی کے صحیح معنوں سے روشناس کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور عملی طور پر کوششوں کا آغاز کر دیا۔شاہ ولی اللہ کی ان کوششوں کو مجموعی طور پر شاہ ولی اللہ کی تحریک احیائے اسلام کہا جاتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

شاہ ولی اللہ کا کردار اور خدمات :

برصغیر جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے زوال کو روکنے اور مسلمانوں کی تعلیمی اور مذہبی سر بلندی کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کو عقلی دلائل سے صحیح انداز میں روشناس کرنے کی کوششیں کیں۔ جنوبی ایشیاء میں احیائے اسلام کے لئے شاہ ولی اللہ کی خدمات اور کردار کا جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ شاہ ولی اللہ نے بہت باریک بینی سے ان عوامل کا تجزیہ کیا جو مسلمانوں کے زوال کا باعث بنے تھے اس سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ غیر مسلموں کے اثرات کی بدولت اسلامی روح و جذبہ و اقدار تباہ ہورہی ہیں مسلمانوں کی فوجی طاقت تباہ ہو چکی تھی دہلی سے آگرہ تک مسلمان جٹوں اور مرہٹوں کے رحم و کرم پر تھے شاہ ولی اللہ نے اندازہ لگایا کہ اگر مسلمان اسلامی طرز زندگی کی پیروی نہیں کریں گے تو آہستہ آہستہ اپنے مقام سے گرتے چلے جائیں گے اس لئے انہوں نے برصغیر میں اسلامی تعلیمات اور اقدار کے احیاء کی منصوبہ بندی کی۔

۲۔ شاہ ولی اللہ نے اس وقت کے مغل شہنشاہ حیدرآباد دکن کے نظام ، روہیلہ سردار حفیظ الملک اور نجیب الدولہ کو خطوط لکھے اور انہیں برصغیر میں مسلم معاشرہ کی زبوں حالی سے آگاہ کیا۔

۳۔ شاہ ولی اللہ نے افغانستان کے حکمران احمد شاہ ابدالی کو بھی خط لکھا اور درخواست کی کہ وہ مرہٹوں کے ظلم و ستم سے ہندوستان کے مسلمانوں کو نجات دلائیں گے اس کے جواب میں احمد شاہ ابدالی نے 1761ء میں پانی پت کی تیسری جنگ میں مرہٹوں کو عبرتناک شکست دی۔

۴۔ شاہ ولی اللہ نے صوفیائے کرام اور علماء کرام کے درمیان اختلافات ختم کرنے کی کوشش کی۔

۵۔ شاہ ولی اللہ نے عام لوگوں کو قرآنی تعلیمات سے روشناس کرنے کے لئے 1738ء میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو "فتح القرآن" کے نام سے شائع ہوا اس کے بعد ان کے صاحبزادے شاہ رفیع اللہ نے قرآن مجید کا اردو میں ترجمہ کیا۔

۶۔ شاہ ولی اللہ نے حدیث فقہ اور تفسیر پر بھی کتابیں لکھیں ان کتابوں میں ان کی سب سے مشہور کتاب "حجتہ البالغتہ" ہے ان کی تصانیف کا پیغام یہ ہے کہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جو تمام انسانوں کے لئے ترقی اور خوشحالی کا ضامن ہے۔

۷۔ شاہ ولی اللہ نے مختلف فرقوں کی غلط فہمیوں کو دور کیا انہوں نے اسلامی اصولوں اور عقائد کی تشریح کی اور برصغیر کے مسلمانوں میں ذہنی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی اس کے علاوہ انہوں نے فقہی مسائل میں اعتدال پسندی اپنانے پر زور دیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ اپنے زمانے کے سیاستدان اور مدبر تھے وہ ہندوستان کی سیاست سے پوری طرح واقف تھے۔ شاہ ولی اللہ نے بنیادی حقوق اور معاشی توازن کے بارے میں اپنے جامع نظریات پیش کیے۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر ۲: پنجاب اور سرحد سے معاشرتی برائیوں کو مٹانے کے لئے سید احمد شہید کی جدو جہد بیان کیجئے۔ سید احمد شہید بریلوی کی تحریک کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟ برصغیر میں معاشرتی برائیوں کے خاتمہ کے لئے مجاہدین کا کردار بیان کیجئے۔

جواب: سید احمد شہید بریلوی :

سید احمد شہید 29نومبر 1786ء کو رائے بریلی میں پیدا ہوئے اٹھارہ برس کی عمر میں دہلی وائے اور شاہ عبد العزیز کے مرید بن گئے دہلی میں قیام کے دوران انہوں نے ضروری تعلیم حاصل کی اور فارسی زبان پر عبور حاصل کر لیا۔ 1812ء میں انہوں نے راجستھان میں ٹونک کے نواب امیر خان کی فوج میں ملازمت کر لی۔ 1821ء میں وہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ چلے گئے اور دو سال تک وہیں مقیم رہے جہاں انہوں نے کئی دانشوروں سے ملاقاتیں کیں اور عالم اسلام کی کئی تحریکوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ فکر و نظر کے اس نئے نظام سے بہت متاثر ہوئے۔ 6اگست 1823ء کو ہندوستان سے واپسی پر انہوں نے اپنے آپ کو مذہبی کے لئے اصلاح کے لئے اور جہاد کی تیاری کے لئے وقف کر دیا۔ 6مئی 1831ء کو سکھوں کی لڑائی کے دوران انہیں شہید کر دیا گیا۔

تحریک مجاہدین :

سید احمد شہید بریلوی نے شمال ہندوستان میں ایک عظیم تحریک کا آغاز کیا اس تحریک کو تاریخ میں "تحریک مجاہدین" یا "تحریک جہاد" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ایک عظیم تحریک تھی جس نے بعد میں آنے والی تحریکوں کو متاثر کیا اور مسلمانوں میں جدو جہد آزادی کی ایک ایسی روح پھونکی جس سے ہندوستان کے مسلمانوں میں اپنی بقا کے لئے مشترکہ جدو جہد کو جذبہ پوری طرح پیدا ہو گیا۔

تحریک کا پس منظر :

سید احمد شہید بریلوی نے اپنے عہد میں برصغیر کے حالات کو نہایت مایوس کن پایا ان دنوں مسلمانوں میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا تھا۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں کوئی طاقت نہیں تھی جو غیر اسلامی طاقتوں کے عروج کو روک سکتی تھی اس تاریکی میں شاہ عبد العزیز نے امید کی ایک نئی شمع روشن کی اور سید احمد بریلوی نے مسلمانوں کو قیادت بخشی ۔ سید احمد شہید نے اپنے پیر و مرشد شاہ عبد العزیز کے حکم پر اپنے لئے ایک مخصوص راہ عمل اختیار کر لی اور جہاد کی تیاریوں میں مصروف ہوگئے اس مقصد کے لئے انہوں نے عوامی تحریک کا آغاز 1818ء میں کیا 1831ء میں حج سے واپسی پر اس تحریک کو تحریک مجاہدین کے طور پر منظم کیا۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

تحریک مجاہدین کے مقاصد :

سید احمد شہید بریلوی کے نزدیک برصغیر جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے لئے پیدا ہونے والی مشکلات کا سبب اسلام سے دوری تھی ان کے دور میں مسلمانوں میں خدا کے دین کی سربلندی کے لئے کوئی تڑپ باقی نہ رہی تھی اور ان کے دل جہاد کے جذبہ سے خالی ہوگئے تھے اس لئے سید احمد شہید بریلوی نے احیائے اسلام پر اپنی دعوت کی بنیاد رکھی وہ مسلمانوں کو اسلام کے سچے شیدائی بنانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے جو تحریک مجاہدین شروع کی تھی اس کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت کو عام کرنا۔

(۲) مسلمانوں کو غیر اللہ کی عبادت سے بچانا۔

(۳) مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنا اور لوگوں کو اسلام کی بتائی ہوئی سیدھی سادھی زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرنا۔

(۴) مسلمانوں کو اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کی ضرورت اور اہمیت سے آگاہ کرنا۔

اسلامی اقدار اور روایات کی احیاء کے لئے سید احمد شہید پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبے سے سکھوں کا اقتدار ختم کرنا چاہتے تھے انہوں نے پنجاب اور سرحد میں جہاد کا آغاز کر دیا۔ بدی کی قوتوں کے خلاف جہاد میں شاہ اسماعیل شہید اپنے چھ ہزار پیروکاروں کے ساتھ سید احمد شریک ہو گئے۔ سید احمد نے دہلی اور پنجاب کے کئی علاقوں کا دورہ کیا جہاں ایک کثیر تعداد میں ان کے پیروکار ان کے ساتھ شامل ہوتے گئے۔

تحریک مجاہدین کی جدو جہد :

تحریک مجاہدین سکھوں کے خلاف چلائی گئی تھی جنہوں نے دو تین مساجد پر اذان کی پابندی عائد کر دی تھی ضروری مجاہدین کی جماعت لے کر سید احمد بریلوی رائے بریلی سے روانہ ہوئے وہ 1832ء میں سندھ آئے اور پیر پگارو کو مدد کے لئے درخواست کی جس نے اپنے جاں نثار مریدوں کو ان کے لشکر میں شامل ہونے کا حکم دیا جنہیں 'حر' کہتے ہیں۔ سید احمد بریلوی اپنے اہل و عیال کو پیر پگارو کی حفاظت اور سپردگی میں دے کو خود جہاد پر روانہ ہو گئے۔

سید احمد بریلوی اس طرح افغانستان درہ خیبر اور پشاور سے ہوتے ہوئے دسمبر 1826ء میں نوشہرہ پہنچے اور یہاں اپنا مرکز اور صدر مقام بنا لیا۔ سکھوں کے خلاف پہلی جنگ 21دسمبر 1826ء میں اکوڑہ کے قریب لڑی گئی جس میں سکھوں کو شکست ہوگئی۔ سکھوں کے خلاف دوسری جنگ حضرو کے مقام پر لڑی گئی اس میں بھی مسلمان فتحیاب رہے ان فتوحات سے پٹھانوں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہوئی اور وہ بھی تحریک جہاد میں شامل ہو گئے۔ مجاہدین کی تعداد اسی ہزار تک پہنچ گئی اور سید احمد بریلوی کو "امیر المومنین" کا منصب دے دیا گیا اور سید احمد نے فتح کئے ہوئے علاقوں پر اسلامی قوانین نافذ کر دیئے۔

آغاز میں تحریک مجاہدین کو بہت کامیابی حاصل ہوئی لیکن کچھ عرصہ بعد سید احمد شہید کے خلاف سازشیں شروع ہو گئیں۔ کچھ قبائل سرداروں نے انہیں زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح مہاراجہ رنجیت سنگھ(1839-1780)نے سردار

WWW.USMANWEB.COM

یار محمد اور اس کے بھائی سلطان محمد خان کو رشوت دی کہ وہ سید احمد بریلوی کے خلاف سازشیں کریں۔ سرداروں کی نافرمانیوں کی وجہ سے سید احمد بہت مایوس ہوگئے اور انہوں نے بالا کوٹ میں اپنا نیا صدر مقام بنا لیا پھر انہوں نے مظفر آباد سے اپنی جدو جہد کا آغاز کیا۔ وہاں مجاہدین اور سکھوں کے درمیان زبردست معرکہ آرائی ہوئی۔ مسلمان بڑی بہادری سے لڑے لیکن 6 مئی 1831ء کو سید احمد بریلوی اور ان کے جانثاروں کو شہید کر دیا گیا۔

مختصر یہ کہ سید احمد شہید بریلوی کی تحریک کو بالا کوٹ میں شکست ہوئی لیکن سید احمد بریلوی کے سیاسی کام کو پٹنہ کے ولایت علی نے جاری رکھا اور جب پنجاب پر انگریزوں کا قبضہ ہوگیا تو مجاہدین کا براہ راست ان سے مقابلہ ہوا اس طرح کئی جنگوں کے بعد بالآخر سید احمد شہید بریلوی کی تحریک جہاد کا خاتمہ ہوگیا۔

سوال نمبر۳: فرائضی تحریک کے کیا مقاصد تھے؟بیان کیجئے ۔ حاجی شریعت اللہ کی فرائضی تحریک کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ برصغیر جنوبی ایشیا،بنگال میں حاجی شریعت اللہ نے جو خدمات پیش کیں ان کا جائزہ پیش کیجئے۔

جواب: حاجی شریعت اللہ:

حاجی شریعت اللہ مسلم بنگال کے ایک ضلع فرید پور میں 1761ء میں پیدا ہوئے ۔ بچپن سے ہی انہیں اسلامی احکامات کی پیروی کا بہت شوق تھا جوانی میں حج کی ادائیگی کے لئے مکہ تشریف لے گئے اور بیس سال تک وہیں قیام فرمایا اور وہاں کے علماء کرام سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مکہ میں اپنے قیام کے دوران محمد بن عبد الوہاب کی تحریک سے بہت متاثر ہوئے اور آخر کار 1803 میں اپنے آبائی وطن واپس آگئے۔ مکہ میں رہ کر انہیں عربی زبان پر عبور حاصل ہوگیا تھا۔ واپس آکر گاؤں میں لوگوں کو درس دینا شروع کیا انہوں نے مسلمانوں کو صحیح راہ عمل کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی اور بنگال کے مسلمانوں کو غیر مسلم رسول و رواج سے چھٹکارا پانے کو مشورہ دیا اور لوگوں کو اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت اور اہمیت سے آگاہ کیا اور انہوں سے اسلامی احکامات کو فرائض کا نام دیا۔ 1840ء میں ان کا انتقال ہوگیا اور ان کے انتقال کے بعد ان کے فرزند محمد محسن عرف دو دو میاں فرائضی تحریک کے رہنما بن گئے۔

فرائضی تحریک:

برصغیر جنوبی ایشیاءمیں حاجی شریعت اللہ نے بنگال میں ایک اصلاحی تحریک 1803ء میں شروع کی جسے فرائضی تحریک کے نام سے جانا جاتا ہے اس تحریک کے حامیوں نے سب زیادہ فرائض کی سختی سے پابندی کرنے پر زور دیا اور تحریک کا نعرہ تھا"زمین اللہ کی ہے" اس تحریک کے تمام مسلمان کاشتکاروں کو متاثر کیا جس کی وجہ سے یہ تحریک گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ پھیل گئی اور مسلمان جوق در جوق اس میں شامل ہونے لگے۔

WWW.USMANWEB.COM

فرائضی تحریک کے مقاصد :

ابتداء میں فرائضی تحریک کا مقصد عقائد کی اصلاح تھا اور ہندوؤانہ رسوم سے اجتناب کی تعلیم دینا تھا مگر ہندو جاگیر داروں کے مظالم کے رویوں سے مجبور ہو کر حاجی شریعت اللہ اور ان کے بیٹے محمد محسن نے اسے سیاسی رنگ دے دیا انہوں نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا اور فرید پور کے کچھ علاقے پر 1847ء میں قبضہ کر لیا اور اپنے ماننے والوں کو ہدایت کی کہ وہ زمینداروں کو ٹیکس نہ دیں فرائضی تحریک کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) معاشرہ کو ہندوؤانہ رسومات سے پاک کرنا۔
(۲) مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کرنا اور انہیں شرک و بدعت سے روکنا۔
(۳) مسلمانوں سے فرائض کی پابندی کرانا اور انہیں اسلامی تعلیمات سے آراستہ کرنا۔
(۴) مسلمان کاشت کاروں کی حالت سدھارنا اور ان میں جرات اور دلیری پیدا کرنا۔
(۵) مسلمانوں میں برابری اور مساوات قائم کرنا۔

فرائضی تحریک کے نتائج اور اہمیت :

حاجی شریعت اللہ کی زندگی خلوص اور تقویٰ کے لحاظ سے مثالی تھی اس لئے فرائضی تحریک کو بہت کامیابی ملی اور بنگال میں مذہبی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو گیا اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ حاجی شریعت اللہ کی فرائضی تحریکی بنگال کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۱) فرائضی تحریک نے بنگال کو خاص طور پر پورے برصغیر کو مذہبی لحاظ سے بہت متاثر کیا۔
(۲) اس تحریک کی بدولت مسلمانوں کو اپنے عقائد درست کرنے میں مدد ملی۔
(۳) فرائضی تحریک نے بنگال کے مسلمان کاشتکاروں میں محبت ، اخوت ، مساوات اور بھائی چارے کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔
(۴) اس تحریک کی بدولت بنگال کے مسلمانوں میں انسانیت کے احترام کو فروغ حاصل ہوا۔
(۵) اس تحریک کی بدولت معاشرے میں پھیلی ہوئی ہندوؤانہ اور مشرکانہ رسومات کا خاتمہ ہوا۔

مختصر یہ کہ فرائضی تحریک ایک ایسی اصلاحی تحریک ہے جس نے ہندوستان کے مسلمانوں میں جذبہ خود اعتمادی پیدا کیا اور ان کے لئے باہمی تعاون اور اتحاد کی راہیں کھول دی تحریک کی بدولت مسلمان اپنے حقوق اور مسائل سے آگاہ ہوئے اور اس طرح انہیں ایک قوم کی حیثیت سے متحد ہونے کے مواقع حاصل ہو گئے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر ۴: علی گڑھ تحریک کے کارنامے بیان کیجئے۔ علی گڑھ تحریک کے علمی اور معاشرتی پہلوؤں کی وضاحت کیجئے۔ قیام پاکستان میں علی گڑھ تحریک کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بحث کیجئے۔ علی گڑھ تحریک کے حوالے سے سر سید احمد خان کی تعلیمی اور معاشرتی خدمات کو بیان کیجئے۔ علی گڑھ تحریک کے مقاصد اور تعلیمی اور سماجی سرگرمیاں بیان کیجئے۔

جواب: سر سید احمد خان:

سر سید احمد خان 17اکتوبر 1817ء کو دہلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے انہوں نے شاہ غلام علی سے تعلیم حاصل کی اور ریاستی معاملات میں اور مغربی تہذیب میں وہ اپنے نانا فرید الدین کے توسط سے متعارف ہوئے۔ 21سال کی عمر میں انہوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ 1876ء میں ملازمت سے سبکدوشی کے بعد گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہے۔ 1888ء میں برطانوی حکومت نے انہیں "سر" کا خطاب دیا۔ 27مارچ 1898ء میں 81سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد جب مسلمانوں کی معاشی ، سیاسی ، مذہبی اور تعلیمی حالت بری طرح متاثر ہوئی تو سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا اور مسلمانوں کی رہنمائی اور قومی تشخص اجاگر کرنے کے لئے عملی اقدامات کا ایک جامع پروگرام ترتیب دیا جسے تاریخ میں علی گڑھ تحریک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

علی گڑھ تحریک کے مقاصد:

علی گڑھ تحریک ایک عوامی اور اصلاحی تحریک تھی جس نے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور مسلمانوں کو بدلتے ہوئے حالات سے روشناس کرانے کی کوشش کی اور انہیں جدید علوم کے حصول کی طرف راغب کیا ان میں سیاسی بصیرت پیدا کرنے کی کوشش کی اور بدلتے ہوئے حالات کے تحت خود کو بدلنے کا ہنر سکھایا۔ علی گڑھ تحریک کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) عوامی بیداری اور شعور
(۲) انگریزوں کے ساتھ خیر سگالی تعلقات کا قیام
(۳) جدید تعلیم کے لئے ترغیب و تحریک
(۴) غیر متنازع اور عدم تشدد کی سیاست

۱۔ عوامی بیداری اور شعور:

سر سید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ جان لیں کہ ان کا سنہرا دور گزر چکا ہے اور اب ان پر انگریز حکومت کر رہے ہیں اس لئے انہیں بدلتے ہوئے حالات کو محسوس کرتے ہوئے خود کا بدلنا چاہئے اور حال پر نظر رکھتے ہوئے ایسی کوششیں کرنی چاہئے جن سے ان کے حالات بہتر ہو سکیں اور انہیں مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کرنی چاہئے اس طرح سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی اجتماعی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۲۔ انگریزوں کے ساتھ خیر سگالی تعلقات کا قیام :

سر سید احمد خان نے انگریزوں کے ساتھ خیر سگالی اور دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا انہوں نے انگریزوں کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ 1857ء کی جنگ کے صرف مسلمان ہی ذمہ دار نہیں بلکہ ہندوؤں اور دوسری اقوام نے بھی اسی جنگ میں حصہ لیا تھا انگریزوں کے ذہن سے مسلمانوں کے بارے میں شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے سر سید احمد خان نے کتابچہ "اسباب بغاوت ہند" کے نام سے تحریر کیا اس میں انہوں نے 1857 کی جنگ کی مندرجہ ذیل حقیقی وجوہات کی نشاندہی کی۔

(الف) برطانوی حکومت کی کارکردگی عوام کی توقعات سے بہت پست تھی اور اس وجہ سے عوام سخت برہم تھے۔

(ب) حکومت عوام کے مسائل سمجھنے میں ناکام ہو گئی تھی کیوں کہ حکمرانوں اور محکوموں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں تھا۔

(ج) حکومت کے پاس عوام کی فلاح و بہبود کا کوئی پروگرام نہیں تھا عوام عام طور پر اور مسلمان خاص طور پر بہت زیادہ غریب ہو گئے تھے۔

(د) حکومت نے ایسے قوانین اور ضوابط نافذ کر دیئے تھے جو برصغیر کے عوام کے رسوم و روایات کے منافی تھے۔

(ہ) حکومت کے انتظامی نظام میں سماج دشمن اور ناپسندیدہ عناصر موجود تھے اور ان عناصر نے عوام میں بے چینی پیدا کر دی تھی۔ اپنے ذاتی مفاد کیلئے ان کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے عوام اور انگریزوں کے درمیان تصادم کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

۳۔ جدید تعلیم کے لئے ترغیب و تحریک :

سر سید احمد خان کو پورا یقین تھا کہ جب تک برصغیر کے مسلمان تعلیم حاصل نہیں کریں گے اور سائنسی علوم نہیں سیکھیں گے اس وقت تک وہ پسماندہ رہیں گے اور برصغیر کی دیگر غیر مسلم اقوام سے مقابلہ نہیں کر سکیں گے انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ انگریزی زبان سیکھنے میں دلچسپی ظاہر کریں تا کہ سائنسی علوم سے فیض یاب ہو سکیں۔

۴۔ غیر متنازع اور عدم تشدد کی سیاست :

سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ خود کو اس وقت تک سیاست سے علیحدہ رکھیں جب تک مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم نہیں ہو جاتے اور تعلیم کے حصول کے بعد انہیں تمام سیاسی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور حقوق و فرائض کا تعین کرنے کے بعد سیاست میں حصہ لینا چاہئے۔

WWW.USMANWEB.COM

علی گڑھ تحریک کی خدمات :

قیام پاکستان کے سلسلہ میں علی گڑھ تحریک کی خدمات اور اس کے علمی اور سیاسی پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ علی گڑھ تحریک کے زیر اثر سر سید احمد خان کی قیادت میں مسلمانوں کو دوبارہ ایک قوم کی صورت میں متحد ہونے کے مواقع حاصل ہوئے علی گڑھ تحریک مسلمانوں کی بہتری کے لئے سر سید احمد خان کی وہ منصوبہ بندی تھی جس نے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اگرچہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے باقاعدہ طور پر سر سید احمد خان کے خلاف مہم چلائی لیکن سر سید احمد خان کی علی گڑھ تحریک کامیاب رہی۔ علی گڑھ تحریک برصغیر میں جلد ہی ایک جامع اور مربوط تحریک بن گئی جہاں سے برصغیر کے مسلمانوں میں بیداری کا آغاز ہوا۔ بے شمار اہم شخصیات مثلاً نواب محسن الملک ، نواب وقار الملک ، مولانا شبلی نعمانی ، مولانا الطاف حسین حالی، مولوی چراغ دین، مولوی نذیر احمد، مولوی محمد سمیع اللہ خان وغیرہ نے علی گڑھ تحریک کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ علی گڑھ تحریک کی خدمات کا جائزہ مختصراً اس طرح پیش کیا جاسکتا ہے۔

علی گڑھ تحریک کی تعلیمی سرگرمیاں :

سر سید احمد خان اس نظریہ کے حامی تھے کہ جدید تعلیم کا حصول ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اس لئے انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ جدید علوم سیکھیں۔انہوں نے علی گڑھ تحریک کو منظم کرتے ہوئے برصغیر میں مختلف مقامات پر تعلیمی ادارے قائم کئے جن میں جدید علوم کے علاوہ انگریزی ، اردو، عربی اور سنسکرت پڑھانے کا بندوبست کیا گیا۔ان اداروں میں فارسی مدرسہ مرادآباد وکٹوریہ اسکول غازی پور اہم ہیں۔ سر سید احمد خان 1862ء میں غازی پور میں ایک سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی تاکہ جدید سائنسی علوم کے تراجم کئے جا سکیں اور کتابوں کی طباعت ہو سکے۔ اس کے علاوہ سر سید احمد خان نے کیمبرج یونیورسٹی انگلینڈ کی طرز پر علی گڑھ میں ایک اسکول قائم کیا جس کو بعد میں کالج کی سطح تک بڑھا دیا اور اس کا نام محمڈن اینگلو اورینٹل کالج (ایم اے او کالج) رکھا گیا۔ سر سید احمد خان نے نوجوان مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ انگریزی زبان سیکھیں تاکہ جدید سائنسی علوم کا حصول آسان ہو جائے اس کالج سے اردو زبان کو بھی بہت فروغ حاصل ہوا۔

علی گڑھ تحریک کی سماجی سرگرمیاں :

سر سید احمد خان نے سماجی خدمات کے طور پر مرادآباد میں ایک یتیم خانہ اور ایک مدرسہ قائم کیا انہوں نے عورتوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو واضح کیا انہوں نے جہالت، تقلید، خوشامد پسندی، تعصب ، نمود و نمائش ، ماضی پرستی اجداد پر بے جا غرور اور دیگر بری عادتوں کے نقصان پر کئی مضامین تحریر کیئے انہوں نے معاشرتی اصلاح کے لئے یورپی تہذیب اپنانے پر زور دیا ۔ مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح کے لئے انہوں نے رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا اس رسالہ کی وجہ سے مسلمانوں میں قومی ہمدردی اور اپنی مدد آپ کا جذبہ پیدا ہوا اور اس کی بدولت مسلمان جدید علوم کے حصول کی طرف مائل ہوئے۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے لئے ناقابل بیان نفرتوں ، انتظامی کاروائیوں اور اذیتوں کا سلسلہ شروع

WWW.USMANWEB.COM

ہوگیا تھا جس سے مسلمانوں کو معاشی اور اقتصادی طور پر سخت نقصان پہنچا ان کو ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا مسلمانوں کے منصب اور اعلیٰ مقام کو واپس دلانے کے لئے سر سید احمد خان نے درج ذیل اقدامات کئے۔

(۱) "اسباب بغاوت ہند" اور "ہندوستان کے وفادار مسلمان" نامی کتابچہ تحریر کئے اور اس طرح مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان خیر سگالی کی فضاء قائم کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف انتقامی اقدامات میں کمی آگئی۔

(۲) مسلمانوں پر ملازمتوں کی پابندیاں نرم کردی گئیں۔

(۳) جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کی جو جائیدادیں اور ملکیتیں چھین لی گئی تھیں وہ انہیں واپس لوٹا دی گئیں۔

(۴) ترقی اور فروغ کے مختلف پروگراموں میں مسلمانوں کو بھی شامل کیا گیا۔

مختصراً یہ کہ سر سید احمد خان نے علی گڑھ تحریک کے ذریعے مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کی۔ مسلمان 1857ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد تعصب کا شکار ہو گئے ان میں تقلید پرستی عام ہوگئی تھی اور وہ ایک پسماندہ قوم بن گئے تھے وہ ہندوؤں اور انگریزوں پر بھروسہ نہیں کر سکتے کیوں کہ ان دونوں قوموں نے انہیں تباہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی مجموعی طور پر پورے ہندوستان میں مسلمان سخت مایوسی اور نا امیدی کے ماحول میں زندگی گزاررہے تھے ان کی آنکھوں کے سامنے ہندو ترقی کے دور میں آگے نکل گئے تھے۔ ان حالات میں سر سید احمد خان نے قوم کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا انہوں نے مسلمانوں کا دفاع کیا اور انہیں بحیثیت قوم متحد کرنے کے لئے عملی اقدامات شروع کیئے اس طرح علی گڑھ تحریک برصغیر کے مسلمانوں کے لئے طاقت اور قوت کا ذریعہ بن گئی اور اسی نے دو قومی نظریہ کی بنیاد فراہم کی۔

سوال نمبر۵: نظریہ کی تعریف کیجئے۔ دو قومی نظریہ کیا ہے ؟ اس نظریہ نے قیام پاکستان میں کیا کردار ادا کیا ؟کیا یہ درست ہے کہ دو قومی نظریہ پاکستان کی اساس ہے قیام پاکستان کے سلسلہ میں دوقومی نظریہ کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب : نظـــریہ :

تصورات ، انداز فکر اور زندگی گزارنے کے اصولوں کا وہ مجموعہ جس پر کوئی قوم اپنی تہذیب اور طرز معاشرت کو قائم کرے نظریہ کہلاتا ہے ۔ یہ تہذیبی ، سیاسی اور معاشرتی زندگی کا وہ مخصوص لائحہ عمل ہوتا ہے جو واقعات اور حقائق کی روشنی میں کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جاتا ہے۔

دو قومی نظریہ:

برصغیر میں جنوبی ایشیاء میں حالات اور واقعات کی بنیاد پر پیدا ہونے والا وہ نظریہ جس میں برصغیر میں دو بڑی قوموں کے آباد ہونے کے بارے میں دلائل دیئے گئے ہیں۔دو قومی نظریہ کہلاتا ہے اس نظریہ کے مطابق ہندوستان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں جن کے مذہب ، تہذیب ، رواج، سیاسی نظریات ، سماجی طرز عمل ، ثقافت اور روایات و اقدار میں مکمل طور پر اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ دونوں قومیں ایک وحدت کی تشکیل نہیں کر سکتیں۔

دو قومی نظریہ کی وضاحت مندرجہ ذیل نظریات کا تقابلی جائزہ لینے سے واضح ہو جاتی ہے۔

(۱) اسلامی نظریہ:

اسلام کا اپنا علیحدہ فلسفہ حیات ہے جس کی بنیاد اخلاقیات ، سماجی قوانین اور مابعد للطبعاتی مسائل پر رکھی گئی ہے اسلام میں عبادات کا ایک واضح نظام اور فلسفہ حیات ہے جو پیروں کاروں کو ایک قوم کی صورت میں متحد کر دیتا ہے اس لحاظ سے برصغیر کے مسلمان بھی نظریہ حیات کے حامل تھے اس لئے انہیں ایک علیحدہ تشخص حاصل تھا جو کسی دوسری قوم کے ساتھ مدغم نہیں ہو سکتا تھا اس لئے اسلامی نظریہ نے برصغیر کے مسلمانوں کو عظیم مقصد اور حیات کی تشکیل کے اصول فراہم کر دیئے تھے۔

(۲) قرآن مجید کا نظریہ:

مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن مجید میں ان کے فلسفہ حیات ، طرز معاشرت سیاسی اور سماجی نظریات کی بنیاد پر انہیں دیگر اقوام میں علیحدہ اور نمایاں مقام دیا گیا تھا جس میں عبادت کا مخصوص طریقہ کار، مالیاتی اور وراثتی نظام کی تشکیل کے قوانین اور بین الاقوامی اتحاد کا درس موجود ہے اس لئے قرآن مجید کے بیان کردہ نظریہ کے مطابق برصغیر کے مسلمانوں کی زندگی اسلامی عقائد کے مطاق بسر ہو رہی تھی اس لئے وہ ایک نمایاں قوم کی حیثیت سے نمودار ہو گئے۔

(۳) سر سید احمد خان کا نظریہ:

سر سید احمد خان برصغیر کے پہلے رہنما تھے جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے "قوم" کا لفظ استعمال کیا۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمان انگریزوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے پھر ہندوؤں نے انگریزوں سے گٹھ جوڑ کر لیا اس طرح مسلمان سیاست ، تعلیم و تجارت اور ہر شعبہ زندگی میں پیچھے رہ گئے ایسے میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو اپنا تشخص قائم کرنے کا مشورہ دیا تاکہ بحیثیت قوم اور تصورات کی حفاظت کے لئے جدوجہد کا آغاز کر سکیں اس طرح برصغیر کے مسلمان ایک قوم کی حیثیت سے سیاسی شعور اور سماجی قوانین کی تشکیل میں مصروف ہو گئے۔

WWW.USMANWEB.COM

(۴) علامہ اقبال کا نظریہ:

علامہ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں ایک وحدت کا شعور اجاگر کیا انہوں نے مسلمانوں کو مذہب اسلام کی قوت کا احساس دلایا اور انہیں ایک خاص انداز فکر کی دعوت دی جس میں اسلامی نظریہ حیات ، فلسفہ عبادت اور معاشرتی زندگی کی بنیاد پر انہیں ایک علیحدہ تشخص کا احساس دلایا گیا جس کی وجہ سے برصغیر کے مسلمانوں میں اتحاد ملت کا شعور بیدار ہو گیا۔

(۵) ہندوؤں کا نظریہ:

ہندوؤں نے اس قوم پرستی کی بنیاد پر ایک نظریہ قائم کیا جس کی بنیاد پر ہندوستان کی مملکت کے حوالہ سے رکھی گئی اور جس میں یہ کہا گیا کہ ہندوستان میں رہنے والا ہر فرد ہندو کہلائے گا اور اس کے مطابق ہندوستان میں دو قومیں نہیں بلکہ صرف ایک قوم آباد ہے جسے "ہندو قوم" کہا جاسکتا ہے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو اور مہاتما گاندھی ہندوؤں کے بڑے لیڈر تھے پنڈت نہرو نے یہ دعویٰ پیش کیا کہ ہندوستان میں صرف دو طاقتیں ایک کانگریس اور دوسری حکمران جماعت انگریز اسی طرح مہاتما گاندھی نے ہندوؤں کی قوم پرستی کی حمایت میں کہا کہ ہندوستان ایک گاؤ ماتا ہے جس کے دو ٹکڑے نہیں ہوسکتے۔

(۶) قائد اعظم کا نظریہ:

قائد اعظم محمد علی جناح نے اسلامی نظریہ حیت کے حوالہ سے مسلمانوں کا ایک علیحدہ تشخص برصغیر میں قائم کیا انہوں نے پنڈت نہرو کے چیلنج کا جواب دیتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ ہندوستان میں دو طاقتوں کے علاوہ ایک تیسری طاقت بھی ہے اور وہ مسلمان ہیں انہوں نے دلائل سے واضح کیا کہ مسلمان تمدن، زبان، لباس، تاریخ غرضیکہ ہر اعتبار سے ہندوؤں سے علیحدہ قوم ہیں۔

دو قومی نظریہ کا ارتقاء :

سرسید احمد خان پہلے مسلمان رہنما تھے جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے "قوم" کی اصطلاح استعمال کی۔ سرسید احمد خان کے بعد برصغیر کے کئی رہنما مثلاً مولانا عبدالحلیم شرر، مولانا محمد علی جوہر، چوہدری رحمت علی، علامہ اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح نے واضح طور پر یہ اعلان کیا کہ مسلمان علیحدہ قوم ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے بے شمار تقاریر اور بیانات میں اس امر پر زور دیا گیا کہ مسلمانوں کو اقلیت نہ سمجھا جائے ان کا اصرار تھا کہ برصغیر کے سیاسی تعطل کا منصفانہ حل یہ ہے کہ مسلمانوں کو بحیثیت قوم تسلیم کیا جائے۔ دسمبر 1858 میں ایک انگریز اے او ہیوم نے انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے ایک سیاسی پارٹی تشکیل دی ابتداء میں مسلمانوں نے بھی اس پارٹی میں شمولیت اختیار کی لیکن جب انہیں یہ احساس ہوا کہ یہ ایک ہندو نواز جماعت ہے تو انہوں نے اپنی علیحدہ سیاسی پارٹی مسلم لیگ کے نام سے بنائی۔

دو قومی نظریہ کی اہمیت :

قیام پاکستان کے سلسلہ میں دو قومی نظریہ کو بہت اہمیت حاصل ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ دو قومی نظریہ پاکستان کی اساس بنا تھا تو غلط نہ ہوگا۔ ہندوستان میں دو قومی نظریہ کیا بنیاد پر برصغیر جنوبی ایشیاءکے مسلمان ایک علیحدہ قوم کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آئے اور انہوں نے اپنے لئے ایک الگ وطن کی جدو جہد کے لئے آغاز کیا۔ قیام پاکستان کے سلسلہ میں دو قومی نظریہ کی اہمیت کو اس طرح واضح کیا جا سکتا ہے۔

(۱) دو قومی نظریئے کے شعور نے ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو دو بڑی قوموں کی صورت میں اجاگر کر دیا۔

(۲) ہندوؤں نے کانگریس میں دو قومی نظریہ کی بنیاد پر شمولیت اختیار کی اور کانگریس ہندوؤں کی جماعت بن گئی۔

(۳) دو قومی نظریئے کی بنیاد پر برصغیر میں کانگریس کی مخالفت میں اپنی ایک علیحدہ سیاسی پارٹی تشکیل دی جس میں مسلمانوں کے سیاسی لائحہ عمل کا آغاز کیا گیا۔

(۴) دو قومی نظریہ کی بنیاد پر مسلمان برصغیر میں ایک متحد قوم کی حیثیت سے جلوہ گر ہوئے اور اپنی کوششوں سے انہوں نے یہ تسلیم کرایا کہ وہ ایک واضح فکر اور عظیم مقاصد کے حامل ہیں۔

(۵) برصغیر میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے اپنی اپنی سیاسی جدو جہد کا آغاز دو قومی نظریہ کی بنیاد پر کیا اور انہوں نے انگریزوں کی حکومت سے آزادی کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔

(۶) دو قومی نظریہ نے برصغیر کے سیاسی حالات میں کئی اہم تبدیلیاں پیدا کر دیں جس کی وجہ سے ہندوستان میں دو بڑی قوموں کا تصور عام ہو گیا اور مسلمانوں نے اپنے عقائد اصول زندگی کے عملی مظاہرے کے لئے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا اور اس طرح دو قومی نظریہ تشکیل پاکستان کی اساس بن گیا۔

سوال نمبر۶: جدو جہد پاکستان میں مسلم لیگ کے کردار پر روشنی ڈالیئے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد کیوں رکھی گئی؟ آل انڈیا مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد بیان کیجئے؟ تشکیل پاکستان کے سلسلہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کردار کو واضح کیجئے۔

جواب : آل انڈیا مسلم لیگ :

برصغیر میں مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور ان کے مفادات اور مطالبات کو پورا کرنے کے لئے 1906ء میں جو سیاسی پارٹی تشکیل دی گئی اسے برصغیر کی تاریخ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی پارٹی تھی جس نے نہ صرف مسلمانوں کو متحد کیا بلکہ انہیں سیاسی طور پر عملی جدوجہد کی طرف راغب کیا اسی سیاسی پارٹی کی بدولت مسلمان اپنے مطالبات کو واضح کرنے میں کامیاب ہوئے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام :

جب نواب محسن الملک کا انفرادی انتخاب کے مطالبہ کا تصور تسلیم کر لیا گیا تو مسلمانوں کو سیاسی لائحہ عمل مرتب کرنے میں بہت مدد ملی اور انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک سیاسی تنظیم کے قیام کا منصوبہ بنایا اس سلسلہ میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس سر سلیم اللہ کی صدارت میں شاہ باغ ڈھاکہ میں ہوا اس اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ سیاسی تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ اس اجلاس میں تقسیم بنگال 1905ء کے خلاف چلائی گئی ہندوؤں کی تحریک کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا گیا اس اجلاس کی صدارت میں نواب وقارالملک نے تقریر کی اور مولانا ظفر علی خان ، حکیم اجمل خان اور دیگر علماء اور رہنماؤں نے اس اجلاس میں شرکت کی چنانچہ اس طے شدہ پروگرام کے تحت 30 دسمبر 1906ء کو ایک سیاسی جماعت "آل انڈیا مسلم لیگ" کے نام سے تشکیل دے دی گئی ۔ علی گڑھ کو اس کا صدر مقام بنایا گیا اور جلد ہی سر آغا خان سوم کو آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر اور سید علی حسن بلگرامی کو مسلم لیگ کا جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔

مسلم لیگ کے قیام کے اسباب :

برصغیر جنوبی ایشیاء میں مسلم لیگ کے قیام کے مندرجہ ذیل اسباب تھے۔

(۱) مارچ 1898ء میں سر سید احمد خان کی وفات کے بعد مسلمانوں نے محسوس کیا کہ انہیں اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے عملی طور پر متحد ہو کر کوششیں کرنا چاہئیں۔

(۲) 1905ء مین تقسیم بنگال کے ایجی ٹیشن اور شملہ وفد کی کامیابی کے بعد مسلمانوں نے سیاسی طور پر متحد ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

(۳) نواب محسن الملک کا پیش کردہ جداگانہ انتخابات کا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا جس سے مسلمانوں کے سیاسی شعور میں پختگی آگئی۔

(۴) مسلمانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے اتحاد اور تنظیم کی ضرورت کو شدت سے محسوس کر لیا۔

(۵) شملہ وفد کے اراکین نے باہمی صلاح و مشورہ سے مسلمانوں کے سیاسی اجتماع کی ضرورت پر زور دیا۔

مندرجہ بالا اسباب نے مسلم لیگ کے قیام کے لئے راہیں ہموار کر دیں اور برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی ایک سیاسی پارٹی 1906ء میں تشکیل دی۔ جس نے عملی طور پر حصول پاکستان کے لئے جدو جہد کی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد :

آل انڈیا مسلم لیگ کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد تھے جنہوں نے مسلمانوں کے سیاسی شعور کا ابھارنے اور انہیں عملی سیاست میں حصہ لینے پر آمادہ کیا۔

WWW.USMANWEB.COM

(۱) برطانوی حکومت اور مسلمانوں کے درمیان خیر سگالی کے جذبات اور دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور انگریزوں کے ذہن سے مسلمانوں کے خلاف شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا۔

(۲) مشترکہ فلاح و بہبود کے لئے برصغیر کی دوسری اقوام اور سیاسی جماعتوں سے تعلقات استوار کرنا۔

(۳) حکومت اور دیگر سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

(۴) مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنا اور ان کی ضروریات سے حکومت کو آگاہ کرنا۔

(۵) مسلمانوں کے اتحاد کے لئے عملی کوششیں کرنا تاکہ ہر مسلمان ایک قوم کی حیثیت سے مضبوط حیثیت کے مالک بن جائیں۔

(۶) مسلمانوں کے سیاسی نظریات اور سماجی طرز عمل کو ایک منظم انداز سے تشکیل دینا۔

جدوجہد پاکستان میں مسلم لیگ کا کردار :

آل انڈیا مسلم لیگ برصغیر میں ایک سیاسی پارٹی کے طور پر سامنے آگئی جس نے مسلمانوں کی سیاسی جدو جہد کو عملی شکل دی اور ان میں اتحاد کو فروغ دیا اور ان کے سماجی حقوق کے تحفظ کے لئے انہیں خاص مکتبہ فکر کے مطابق کام کرنے کی طرف راغب کی جس کی وجہ سے مطالبہ پاکستان کو جواز پیدا ہو گیا اور مسلم لیگ نے جدو جہد پاکستان میں ایک مثالی کردار ادا کیا۔جدو جہد پاکستان مسلم لیگ کے کردار کو اس طرح واضح کیا جا سکتا ہے۔

(۱) حقوق کا تحفظ :

ایک نمائندہ سیاسی جماعت کے طور پر مسلم لیگ نے برصغیر کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے اقدامات شروع کردیئے اس نے حکومت کو مسلمانو کے مسائل سے آگاہ کرنا شروع کیا۔ ایک طرف مسلم لیگ نے انگریزوں کو برصغیر سے نکالنے کے لئے ہندوؤں سے تعاون کیا اور دوسری طرف اس نے مسلمانوں اور برطانوی حکومت کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کی۔

(۲) کانگریس کے ساتھ سیاسی سمجھوتہ :

قائد اعظم محمد علی جناح نے اکتوبر 1913ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی ان کی کوششوں سے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان دسمبر 1916ء میں ایک سمجھوتہ طے پا یا جو "میثاق لکھنو" کے نام مشہور ہے اس معاہدے کی رو سے کانگریس نے مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم کر لیا اور ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک جداگانہ انتخاب کے مطالبہ کو بھی تسلیم کر لیا گیا۔

WWW.USMANWEB.COM

(۳) مسلمانوں کی تعداد :

مسلم لیگ کی کوششوں سے مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی تعداد مخصوص کر دی گئی اور مرکزی اسمبلی میں مسلمان اراکین کی تعداد ایک تہائی مقرر ہوگئی اس طرح مسلم لیگ کی کوششوں س مسلمانوں کو اسمبلی میں پہنچ کر اپنے مطالبات منوانے کا حق حاصل ہو گیا۔

(۴) مسلم نشستیں :

مسلم لیگ کی کوششوں سے مسلمانوں کی مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں نشستیں مخصوص ہو گئیں اور انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ ان کے پاس فلاں اسمبلی میں اتنی نشستیں ضرور ہوں گی۔ مسلم اکثریت کے دونوں صوبوں یعنی بنگال اور پنجاب کی قانون ساز اسمبلیوں میں مسلمانوں کی اکثریت مسلم لیگ کی کوششوں سے مستحکم ہو گئی۔

(۵) متناسب نمائندگی :

مسلم لیگ کی کوششوں سے توازن نمائندگی کے اصول کو تسلیم کر لیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں مسلمانوں کو آبادی کے تناسب سے کم نشستیں ملیں گی اور وہاں کے غیر مسلموں کو اپنی آبادی کے تناسب سے قدرے زیادہ نشستیں ملیں گی اس طرح مسلم اقلیتی صوبوں میں ہندوؤں کو اپنی آبادی کے تناسب سے کم اور مسلمانوں کو اپنی آبادی کے تناسب سے زیادہ نشستیں ملیں گی۔ اس طرح ان صوبوں میں بھی جہاں مسلمان اقلیت میں موجود تھے وہاں ان کی نمائندگی ان کے آبادی کے تناسب سے زیادہ ہوگئی۔

اس طرح مسلم لیگ کی سیاسی کوششوں اور ایک مضبوط سیاسی پارٹی کے طور پر لائحہ عمل نے مسلمانوں کو برصغیر میں عملی جدو جہد کے لئے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا جس کی وجہ سے مسلمانون کا مطالبہ پاکستان اور تقسیم ہند کا طریقہ کار پورا ہوا اور 14اگست 1974ء کو مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ریاست پاکستان وجود میں آگئی۔

سوال نمبر۷: **نہرو پورٹ کے خاص حوالہ سے قائد اعظم محمد علی جناح کے چودہ نکات تحریر کیجئے؟**

جواب : 1926ء میں برطانوی حکومت کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ کوئی متفقہ دستور پیش کیا جائے اس پر کانگریس نے برصغیر کی تمام سیاسی جماعتوں کی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ 1926ء میں آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اس پر موتی لعل نہرو کی سرکردگی میں ایک کمیٹی قائم ہوئی تاکہ کوئی متفقہ دستوری خاکہ تیار کیا جائے اس کمیٹی نے 1928ء میں جو رپورٹ پیش کی اسے نہرو رپورٹ کہا جاتا ہے اس میں تجاویز عملی کو مسترد کر دیا گیا جنھیں مسلمان اکابرین نے قائد اعظم کی رہنمائی میں مرتب کیا تھا نیز مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب کے حق کو جسے میثاق لکھنو

WWW.USMANWEB.COM

1916ء میں کانگریس نے خود تسلیم کیا تھا رد کرنے کی سفارش پیش کی گئی قائد اعظم محمد علی جناح نے نہرو رپورٹ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

قائد اعظم کے چودہ نکات :

1928ء میں نہرو رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد مسلمانوں کے خلاف کانگریس کے متعصبانہ رویہ واضح ہو گیا اور ہندوؤں کی مسلمان دشمنی نمایاں ہو گئی اس رپورٹ میں میثاق لکھنو 1916ء کی ان شقوں کو رد کر دیا گیا تھا جو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے منظور کی گئی تھیں۔ نہرو رپورٹ نے جداگانہ انتخاب کے اصول کو رد کرتے ہوئے ان تمام تحفظات کو مسترد کر دیا جو مسلمان اپنے علیحدہ قومی تشخص کی بقاء کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے نہرو رپورٹ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور 1929ء مین انہوں نے رہنما اصولوں کا ایک خاکہ تیار کیا جو چودہ نکات پر مشتمل ہے یہ رہنما اصول تاریخ میں قائد اعظم کے چودہ نکات کے نام سے مشہور ہوئے۔

چودہ نکات کا خلاصہ :

قائد اعظم محمد علی جناح کے چودہ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) آئندہ وفاق طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے۔

(۲) تمام صوبوں کو یکساں نوعیت کی خود مختاری عطا کی جائے۔

(۳) تمام مجالس قانون سازی میں اور دیگر منتخب اداروں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ کوئی اکثریت اقلیت میں نہ بدلی جائے۔

(۴) مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

(۵) جداگانہ انتخاب کو برقرار رکھا جائے اور ہر فرقہ کو اختیار ہو کہ وہ اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکے۔

(۶) صوبوں کی حدود میں تبدیلی ے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس تبدیلی کا اثر مسلم اکثریت والے صوبوں یعنی پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبے پر نہ پڑے۔

(۷) تمام فرقوں کو پوری مذہبی آزادی کی ضمانت دی جائے۔

(۸) اگر کسی مسودہ قانون کے خلاف کسی قوم کے تین چوتھائی ارکان رائے دیں تو اسے مسترد کر دیا جائے۔

(۹) سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر کے ایک الگ صوبہ بنا دیا جائے۔

(۱۰) صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں بھی دوسرے صوبوں کی طر اصلاحات نافذ کی جائیں۔

WWW.USMANWEB.COM

(۱۱) آئین میں یہ بات واضح کر دی جائے کہ مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

(۱۲) مسلمانوں کو ہر قسم کا مذہبی اور ثقافتی تحفظ دیا جائے۔

(۱۳) صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

(۱۴) وفاق میں شامل صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی ردو بدل نہ کیا جائے۔

چودہ نکات کی اہمیت :

قائد اعظم محمد علی جناح ایک عظیم لیڈر تھے وہ برصغیر کے سیاسی حالات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ان کی ولولہ انگیز قیادت کی وجہ سے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک سیاسی پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا موقع ملا تھا انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی جدو جہد میں ان کا ساتھ دیا اور ان کے حقوق کے حصول کے لئے جدو جہد کی۔ قائد اعظم کی ولولہ انگیز قیادت کے بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا۔

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے
(علامہ اقبال)

جدو جہد پاکستان کے سلسلہ میں قائد اعظم محمد علی جناح کے چودہ نکات بہت اہمیت رکھتے ہیں نہرو رپورٹ میں ہندوؤں کے مفادات اور حقوق کو پیش کیا گیا۔جبکہ ان چودہ نکات میں مسلمانوں کے حقوق کو پیش کیا گیا اور تمام فرقوں کی آزادی کی بات کی گئی لیکن پھر بھی کانگریس نے ان نکات کو مسترد کر دیا۔ ہندو مہاسبھا کے لیڈر ڈاکٹر مونجے نے ان نکات کو ہندوستانی قومیت کی روح کے منافی اور سندھ کی علیحدگی کو عیاشی قرار دیا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے چودہ نکات بلا شبہ دونوں قوموں کے درمیان علیحدگی کا نقطہ آغاز تھے۔

(۱) قائداعظم محمد علی جناح کے چودہ نکات ان کی سیاسی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(۲) ان نکات کے ذریعے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کی بات کی گئی۔

(۳) قائد اعظم کے چودہ نکات میں ہندستان کی تمام اقلیتوں کے تحفظ کی وضاحت کی گئی۔

(۴) قائد اعظم کے چودہ نکات میں سندھ کی ترقی اور نظم و نسق کے لئے بہترین مشورہ دیا گیا۔

(۵) ان نکات میں مسلمانوں کے مذہبی تحفظ کی بات کی گئی بلکہ تمام فرقوں کو مذہبی تحفظ فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

(۶) ان نکات میں ہندوستان کے لئے بہترین نظام حکومت تجویز کیا گیا۔

WWW.USMANWEB.COM

(۷) ان نکات میں برصغیر میں انتخاب کے اصول کی بھی تشریح کی گئی

(۸) ان نکات میں صوبہ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں بھی یکساں ترقی کے لئے اقدامات کرنے کے لئے مشورہ دیا گیا۔

پاکستان کے سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے اپنی کتاب "ظہور پاکستان" میں قائد اعظم کے چودہ نکات کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھا

کہ "ماضی پر تبصرہ کرتے ہوئے ہر صاحب فکر ہند حیرت زدہ ہوگا کہ اس قدر معقول اور معتدل مطالبات بھی ہندو لیڈروں نے مسترد کردیئے تھے" (چوہدری محمد علی)

سوال نمبر۸: علامہ اقبال کا مشہور کا خطبہ الہٰ آباد 1930ء سیاسی کشمکش میں نشان راہ ثابت ہوا وضاحت کیجئے؟

جواب: علامہ محمد اقبال:

علامہ اقبال 9 نومبر 1877ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مولوی سید میر حسن سے حاصل کی اور ان سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد مشن اسکول میں داخل ہوئے جہاں سے 1893ء میں میٹرک اور 1895ء میں انٹر کا امتحان پاس کیا اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا جہاں سے 1897 میں بی اے اور 1899ء میں فلسفہ میں ایم اے کے امتحان پاس کیئے ایم اے کرنے کے بعد کچھ عرصہ اورنٹیل کالج لاہور میں ملازمت کی اور پھر پروفیسر تھامس آرنلڈ کے مشورے پر اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ چلے گئے کیمبرج یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ جولائی 1908ء میں وطن واپس آکر وکالت کا پیشہ اختیار کیا پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں بحیثیت پروفیسر ملازمت اختیار کرلی۔ 1911ء میں سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اس کے بعد برصغیر کی سیاست میں عملی طور پر شامل ہوگئے۔ یکم جنوری 1933ء میں انگریز حکومت نے انہیں "سر" کا خطاب دیا۔ 21 اپریل 1938 کو علامہ اقبال کا انتقال ہوگیا۔

علامہ اقبال کا خطبہ صدارت الہٰ آباد:

ڈاکٹر علامہ اقبال نے 29 دسمبر 1930ء کو مسلم لیگ کے اکیسویں سالانہ اجلاس میں الہ آباد کے مقام پر ایک خطبہ دیا جو علامہ اقبال کا خطبہ صدارت الہٰ آباد 1930ء کہلاتا ہے اس خطبہ میں علامہ اقبال نے مسلمانوں کا بہتر مستقبل حاصل کرنے کے لئے ان کے سیاسی اور معاشرتی تحفظ کے حصول پر زور دیا اور ان کے لئے علیحدہ مسلم مملکت کا تصور پیش کیا اس خطبہ کو برصغیر کی تاریخ میں علامہ اقبال کا خطبہ صدارت کہا جاتا ہے ۔ علامہ اقبال کا خطبہ الہٰ آباد برصغیر کی سیاسی تاریخ میں ایک نشان راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

خطبہ الہٰ آباد کے اہم نکات :

علامہ اقبال نے خطبہ صدارت الہٰ آباد 1930 کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) علامہ اقبال نے واضح کیا کہ یورپ کے مطابق مذہب ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے لیکن اسلام میں خدا کا کائنات روح مادہ اور سیاست میں علیحدگی ممکن نہیں ہے۔

(۲) اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں رہنمائی موجود ہے اس لئے اگر مسلمان اسلام کے اصولوں کے مطابق عمل کریں تو اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) ہندو اور مسلمان دو علیحدہ قومیں ہیں اور ان میں کوئی چیز بھی مشترک نہیں ان دونوں قوموں کے نظریات نمایاں فرق ہے اس لئے ہندوستان کی سیاسی کشمکش کا حل اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ ہر جماعت کو اپنی اپنی مخصوص قومی اور تہذیبی بنیادوں پر آزادانہ انتخاب کا حق ملنا چاہئے۔

(۴) ہندوستان کسی واحد قوم کا وطن نہیں بلکہ مختلف مذاہب اور اقوام کا وطن ہے۔

(۵) ہندوستان کا مسئلہ جو فرقہ واریت سے متعلق ہے قومی نہیں بلکہ بین الاقوامی نوعیت کا ہے اس لئے اسے بین الاقوامی مسئلہ کے طور پر ہی حل کیا جانا چاہئے۔

(۶) علامہ اقبال نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ پنجاب ، سرحد، سندھ، اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے خواہ ہندوستان برطانوی سلطنت کے اندر رہ کر آزادی حاصل کرے مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام مسلمانوں یا کم از کم شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں کا مقدر نظر آتا ہے۔

(۷) علامہ اقبال نے خطبہ الہٰ آباد میں مذہبی ریاست کی تشکیل کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوؤں کو یہ اندیشہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہندوستان کی حدود میں ایک خود مختار مسلم ریاست مذہبی ہوگی کیوں کہ اسلام میں مذہبی ریاست کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(۸) ہندوستان دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ اسلام ایک تمدنی قوت کی حیثیت سے زندہ رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک مخصوص علاقے میں مرکزیت قائم ہو اس لئے مسلم ریاست کی تشکیل ہندوستان اور اسلام دونوں کے لئے بہتر ہے۔

خطبہ الہٰ آباد کی اہمیت :

قیام پاکستان کے سلسلہ میں علامہ اقبال کے خطبہ الہٰ آباد کو بہت اہمیت حاصل ہے اس لئے انہیں مصور پاکستان بھی کہا جاتا ہے ہے کیوں کہ انہیں پہلی مرتبہ پاکستان کا تصور واضح الفاظ میں پیش کیا تھا جسے قائد اعظم محمد علی جناح نے عملی جامہ پہنایا اس خطبہ میں علامہ اقبال نے واضح طور پر علیحدہ مسلم ریاست کی تشکیل پر زور دیا۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سرِ آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی

(علامہ اقبال)

علامہ اقبال نے اپنے خطبہ الہٰ آباد میں واضح طور پر یہ کہہ دیا کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ریاست کی تشکیل ہی سیاسی مسائل کا حل ہے اس کے علاوہ انہوں نے مسلمانوں پر یہ بھی واضح کر دیا کہ ان کی جمعیت اور ان کی قومیت ایک علیحدہ مقام رکھتی ہے اور مسلمانوں کی مذہبی طاقت ان میں قومی یکجہتی پیدا کر سکتی ہے۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

(علامہ اقبال)

علامہ اقبال نے اپنا نظریہ چند سالوں یعنی 1930ء سے لیکر 1938ء کے درمیان مکمل کیا انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے واضح کیا کہ مسلمانوں کے مسائل کا حل صرف اسلامی قانون کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے انہوں نے واضح کیا کہ اسلامی قوانین اور شریعت کے مطالعہ سے انہیں پتہ چلا ہے کہ مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے ایک علیحدہ ریاست کا قیام ضروری ہے اور اب اس کا وقت آگیا ہے۔

سوال نمبر9: قانون ہند مجریہ 1935ء یا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کے اہم نکات تحریر کیجئے؟

جواب: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ :

اپریل 1933ء میں برطانوی حکومت نے نیا ایکٹ بنانے کے لئے لارڈ لن لتھ کی سربراہی میں ایک پارلیمنٹری جوائنٹ کمیٹی قائم کی جس نے اٹھارہ ماہ مختلف یادداشتوں سفارشات اور ہندوستانی رہنماؤں سے گفتگو کے بعد ایک آئینی فارمولہ مرتب کیا جو کیم فروری 1935 کو پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا اور پالیمنٹ س منظوری کے بعد اس پر بادشاہ کے دستخط ہوئے اور اس طرح یہ مسورہ ایک قانون کی حیثیت اختیار کر گیا جسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کہا گیا۔

WWW.USMANWEB.COM

اہم نکات :

(۱) یہ برطانوی پارلیمان کی تاریخ میں ایک طویل اور پیچیدہ قانون تھا جسے ہندوستان کے آئین کی حیثیت حاصل تھی۔

(۲) اس قانون کے تحت ہندوستان کو وفاقی مملکت قرار دے دیا گیا تھا۔

(۳) اس قانون میں نظریہ اختیارات کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

(۴) اس قانون کے تحت دو ایوانی مقننہ قائم کی گئی تھی۔

(۵) وفاقی مقننہ کے قانون سازی کے اختیارات محدود کر کے قانون سازی کا اختیار برطانوی پارلیمان کو دے دیا گیا۔

(۶) اس قانون کے تحت گورنر جنرل کو انتظامی اور قانون سازی کے وسیع اختیارات دیئے گئے تھے۔

آل انڈیا مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگریس دونوں نے اس ایکٹ پر عدم اطمنان کا اظہار کیا اس لئے ہندوستانیوں کی مخالفت کی وجہ سے 1935ءایکٹ مکمل طور پر نافذ نہیں ہوسکا البتہ اس کا صوبائی کیم اپریل 1937 کو صوبائی انتخابات کے بعد عملاً نافذ کر دیا گیا۔

1935 کا ایکٹ اور صوبائی خود مختاری :

1935ءمیں برطانوی حکومت نے برصغیر میں ایک نیا آئین متعارف کرایا جس میں صوبائی خومختاری کو اولیت دی گئی اور اس آئین کے تحت 1937ءانتخابات کرائے گئے جس میں کانگریس نے واضح اکثریت سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد کانگریس نے مسلمانوں کے تشخص کے خاتمے کا پروگرام بنایا۔ برصغیر کے سات صوبوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے غرور میں مسلم ثقافت مسخ کرنا شروع کر دی۔ہندوؤں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں کے مذہب پر پابندی لگانے کی کوشش کی۔ مسجدوں کے باہر شور و غل کرنا شروع کیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کرادیئے۔اسکولوں میں اردو کی جگہ ہندی کو رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔ گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر زور دیا گیا۔ مسلمان بچوں کو ماتھوں پر تلک لگانے کو کہا جانے لگا۔ بندے ماترم کا ترانہ گانے کے لئے مجبور کیا گیا۔ جس میں مسلمانوں کے خالف ابھارا گیا تھا اس رویہ کو دیکھ کر مسلمانوں میں ایک وطن کے مطالبہ کی شدت اور بھی بڑھی گئی ۔1938ءمیں محمد علی جناح پٹنہ اجلاس میں قائد اعظم کے خطاب سے نوازے گئے اور 1939ءمیں جب کانگریس وزارتوں کا خاتمہ ہوا تو قائد اعظم نے 22دسمبر 1939ءکو مسلمانوں کو یوم نجات منانے کا مشورہ دی۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر۱۰: قرار داد پاکستان یا قرارداد لاہور 1940ء جدو جہد آزادی کا نقطہ آغاز تھا بیان کیجئے۔ جدو جہد پاکستان کے حوالہ سے قرار داد پاکستان کی اہمیت تحریر کیجئے۔

جواب: قرار داد پاکستان یا قرارداد لاہور :

آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے ستائیسویں اجلاس میں بر صغیر کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے مطالبہ کے لئے دو قومی نظریہ کیا بنیاد پر ایک قرار داد 23مارچ 1940ء کو لاہور کے منٹو پارک میں پیش کی گئی جسے تاریخ میں قرار داد پاکستان یا قرارداد لاہور کے نام سے جانا جاتا ہے یہ قرارداد بنگال کے وزیر اعلیٰ مولوی اے کے فضل الحق نے پیش کی اور چودھری خلیق الزماں نے اسکی تائید کی اور پھر دوسرے بہت سے نمایاں قائدین نے اس کی حمایت کی جن کا تعلق مختلف صوبوں سے تھا۔ یہ قرارداد 24مارچ1940ء کو منظور ہوگئی۔

قرارداد پاکستان کا خلاصہ :

مسلم لیگ نے اس اجلاس میں اپنے مطالبات کو حتمی شکل دے دی اور ہندوستان میں کی جانے والے اصلاحات کے سلسلے میں اپنے رد عمل کا ایک پروگرام ترتیب دیا جس کی وضاحت مندرجہ ذیل نکات سے کی جا سکتی ہے۔

(۱) جغرافیائی طور پر بٹے ہوئے علاقوں کو اس طرح متحد کیا جائے کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے جیسا کہ برصغیر کے شمال مغربی اور مشرقی حصوں انہیں آزاد مملکت کے طور پر اکٹھا کر دیا جائے جن کے اندر شامل ہونے والی تمام اکائیاں خود مختار حاکمیت کی حامل ہوں۔

(۲) ان اکائیوں اور علاقوں کے دساتیر میں اقلیتوں کے مذہبی ، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور انتظامی حقوق اور مفادات کے لئے ان کے مشورہ سے موثر اقدامات کئے جائیں اس طرح کے اقدامات کے ذریعے ہندوستان کے ان حصوں میں بھی جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔

(۳) وہ وفاقی اسکیم جس کا اظہار گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء میں کیا گیا ہے اس ملک کے خاص حالات کی وجہ سے تقریباً غیر موزوں اور ناقابل عمل ہے اور مسلم ہند کے لئے کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں۔

(۴) مسلم ورکنگ کمیٹی کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ بنیادی اصولوں کے مطابق ایک ایسی آئینی اسکیم مرتب کرے جس میں مجوزہ مسلم مملکتیں فوی طور پر نہیں بلکہ بالآخر اپنے اپنے علاقوں میں دفاع امور خارجہ ، مواصلات، کسٹم اور دیگر امور کے لئے اپنے اختیارات خود سنبھال سکیں۔

WWW.USMANWEB.COM

قرارداد پاکستان کی اہمیت :

قرارداد پاکستان جدو جہد آزادی کا نقطہ آغاز تھا کیوں کہ اس میں دو قومی نظریہ کی بنیاد پر نہ صرف مسلمانوں کو ایک عظیم مقاصد رکھنے والی قوم ثابت کر دیا گیا تھا بلکہ ان کے اکثریتی علاقوں میں بھی ایک جیسی دستوری اصلاحات نافذ کرنے کی بات کی گئی تھی اس کے بعد قیام پاکستان کے لئے مکمل طور پر راہ ہموار ہوگئی کیوں کہ مسلمانوں کے سماجی قوانین اور سیاست میں سوجھ بوجھ نکھر کر سامنے آنے لگی جس کی بنیاد پر مسلم لیگ ایک فعال جماعت میں تبدیل ہوگئی اور اس نے متفقہ طور پر ایک مقصد کے لئے حصول جدو جہد کا آغاز کر دیا۔ قرارداد پاکستان میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسلمان ہرگز کسی ایسی تجویز کو قبول نہیں کریں گے جو انہیں برصغیر کے ان علاقوں میں خود مختاری نہ دے جہاں وہ ہندوؤں کے مقابلہ میں اکثریت میں آباد ہیں۔ جیسا کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصوں میں ہے۔ قرارداد پاکستان کے بعد آزادی کی جدو جہد میں تیزی آئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) 1942ء میں کرپس تجاویز پیش کی گئی جس میں کہا گیا کہ جنگ کے خاتمہ پر جنوبی ایشیاء کو آزادی دے دی جائیگی نیا آئین وفاقی طرز کا ہوگا جس میں اقلیتوں کے حقوق کی نگہداشت کی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی صوبوں کو خود مختاری دے دی جائیگی ان تجاویز کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا گیا تھا۔

(۲) کرپس کی واپسی پر کانگریس کی طرف "ہندوستان چھوڑدو" کی تحریک چلائی گئی جس میں سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا گیا اور ہنگامہ آرائی کی گئی مسلم لیگ نے کانگریس کا ساتھ نہیں دیا۔ قائد اعظم نے نعرے میں "تقسیم کرو اور چھوڑ دو" کا اضافہ کیا جس کی وجہ سے برصغیر کی تقسیم کا خیال برطانوی حکومت کے سامنے واضح ہوگیا۔

(۳) جون 1945ء میں شملہ کانفرنس ہوئی جس میں پانچ مسلم اراکین شامل کرنے کی تجویز تھی کانگریس کا اصرار تھا کہ ان میں سے کم از کم نمائندہ کانگریس نامزد کرے گی مگر قائداعظم نے واضح کر دیا کہ پانچوں مسلم ارکان کو صرف مسلم لیگ ہی نامزد کر سکتی ہے کیوں کہ وہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اس نکتہ پر یہ کانفرنس ناکام ہوگئی۔

(۴) اپریل 1946ء میں دہلی کنونشن میں قائد اعظم کی موجودگی میں حسین سہروردی نے ایک قرار داد پیش کی جس کی رو سے شمال مغرب اور شمال مشرق کے مسلم اکثریتی علاقوں میں ایک آزاد مملکت کے قیام کا مطالبہ کیا گیا۔

(۵) 1942ء کے انتخاب میں مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی کے تمام مسلم نشستیں جیت لیں اور انتخابات نے ثابت کر دیا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور ایک متحد مملکت کا مطالبہ مسلمانوں کا مطالبہ بن گیا جس کا پھل 14 اگست 1947ء کو پاکستان کی صورت میں حاصل ہوا۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر ۱۱: مندرجہ زیل پر نوٹ لکھئے؟

(۱) کرپس مشن 1942ء (۲) شملہ کانفرنس 1945ء

جواب: کرپس مشن 1942ء (آئین اور دستوری تجاویز) :

29 مارچ 1942ء کو کرپس مشن نے سر اسٹیفورڈ کرپس کی صدارت میں ہندوستان کے سیاسی معاملات پر غور کرنے کے بعد کچھ سفارشات پیش کیں جو ہندوستا کے آئین سے متعلق تھیں ان تجاویز کو کرپس تجاویز کہا جاتا ہے کرپس مشن نے کانگریس، مسلم لیگ اور ہندوستان کی دیگر اقلیتی جماعتوں سے ایک ہفتے تک گفت و شنید کی اور پھر آئینی اور دستوری تجاویز کا اعلان کر دیا۔

کرپس تجاویز :

کرپس مشن کی پیش کردہ تجاویز مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر ہندوستان میں ایک دستور ساز اسمبلی قائم کی جائے گی لیکن جنگ کے دوران ہندوستان پر برطانیہ کا قبضہ رہے گا۔

(۲) مجوزہ دستور وفاقی طرز کا ہو گا جس میں تمام صوبے اور ریاستیں شریک ہوں گی۔

(۳) وفاقی دستور میں کسی بھی آئینی صوبے یا وفاق کی ریاست کو یہ حق دیا جائے گا کہ وہ دس سال بعد بطور وفاقی اکائی علیحدگی اختیار کر لے اور جو اکائیاں علیحدگی اختیار کر لیں گی وہ اپنا وفاق بنا سکیں گے۔

(۴) ہندوستان کو ڈومینین کا درجہ دیا جائے گا اور اسے برطانوی دولت مشترکہ میں رہنے یا نہ رہنے کا اختیار ہو گا۔

(۵) جنگ کے دوران اور نئے دستور کی منظوری تک برطانوی حکومت ہندوستان کے دفاع کی ذمہ دار ہو گی۔

(۶) وائسرائے کی انتظامی کونسل سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو گی۔

کرپس تجاویز اور مسلم لیگ :

کرپس تجاویز میں اگر چہ مطالبہ پاکستان کو تسلیم کر لیا گیا تھا لیکن اس کا مقصد ہندوستان میں ایک ڈومنین قائم کرنا تھا قائد اعظم محمد علی جناح نے ان تجاویز کو غیر اطمینان بخش قرار دیا اور اس طرح مسلم لیگ نے قائد اعظم کی قیادت میں کرپس تجاویز کو مسترد کر دیا۔

کرپس تجاویز اور کانگریس :

کرپس تجاویز میں چوں کہ ہندوستان کی تقسیم کو مد نظر رکھا گیا ہے اس لئے کانگریس نے بھی اسے مسترد کر دیا کانگریس کی یہ خواہش تھی کہ محکمہ دفاع فوری طور پر ہندوستانیوں کو سونپ دیا جائے۔ گاندھی جی نے کرپس تجاویز کو مسترد کر دیا۔کانگریس رہنماؤں میں صرف گوپال اچاری نے کرپس تجاویز سے اتفاق کیا اور ایک قومی محاذ کی تشکیل کی۔

شملہ کانفرنس :

1945ءمیں ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ویول (Lord Wavell)نے اعلان کیا کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل ہندوستانی اراکین پر مشتمل ہوگی اور اس میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے مخصوص تناسب سے شامل ہوں گے۔ اور اس مقصد کے لئے 1945ء کو لارڈ ویول نے شملہ میں واقع اپنی کوٹھی پر ہندوستانی لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی جس میں کل 21لیڈروں کو مدعو کیا گیا اس کانفرنس کو تاریخ میں شملہ کانفرنس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کانفرنس مسلم لیگ کی قیادت قائد اعظم محمد علی جناح اور کانگریس کی قیادت ابو الکلام آزاد نے کی۔

کانفرنس کے اہم نکات :

شملہ کانفرنس 1845ءکے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اس کانفرنس میں اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ کونسل میں مسلمانوں اور اونچی ذات کے ہندوؤں کی تعداد برابر ہو۔

(۲) قائد اعظم نے اس کانفرنس میں اس بات پر اصرار کیا کہ تمام مسلمان ممبروں کی نامزدگی کا حق مسلم لیگ کو ملنا چاہئے۔

(۳) لارڈویول کا خیال تھا کہ پانچ وزراء مسلمانوں میں سے اور پانچ وزراءہندوؤں میں سے اور تین وزراءاقلیتوں میں سے لئے جائیں گے۔

(۴) کانگریس کا خیال تھا کہ صرف ایک مسلم وزیر نامزد کیا جائے اور اس کی نامزدگی کا حق بھی کانگریس کو دیا جائے۔

(۵) کانفرنس میں اختلافات کی بنیاد پر قائد اعظم نے ہندوستان میں عام انتخابات کرنے کا مطالبہ کر دیا تاکہ یہ فیصلہ ہو سکے تاکہ ہندوستان میں مختلف سیاسی جماعتوں کی نمائندہ حیثیت سامنے آسکے۔

(۶) کانگریس کے علاوہ کانفرنس میں شامل تمام ارکان نے عام انتخابات کے مطالبہ کی حمایت کر دی۔

شملہ کانفرنس 25جون1945ءکو شروع ہوئی اور 14جولائی1945ءتک جاری رہی لیکن کانگریس اور مسلم لیگ کی باہمی کھینچا تانی کی وجہ سے وائسرائے لارڈویول نے کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کر دیا۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر۱۲: عام انتخابات 1945-46میں مسلم لیگ کی کامیابی کو بیان کیجئے؟

جواب: عام انتخابات 1945-46ء:

دسمبر 1945ءمیں اور فروری 1946ءمیں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے باقاعدہ انتخابات ہوئے جنھیں تاریک میں عام انتخابات 1945-46کہا جاتا ہے ان انتخابات یں مسلمانوں کی اکثریت نے مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی اور سندھ پنجاب اور بنگال میں مسلم لیگ کو واضح اکثریت سے کامیابی حاصل ہوگئی۔

انتخابات کا تاریخی پس منظر :

23 مارچ 1940ءکو قرارداد پاکستان منظور ہوئی اس کے بعد مسلم لیگ نے پاکستان کے حصول کے لئے جدوجہد تیز کردی ان دونوں دوسری عالمی جنگ 1939-1949ءجاری تھی اور برطانوی حکومت کو ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کا تعاون درکار تھا اس لئے برطانوی حکومت نے کرپس مشن کو ہندوستان بھیجا کرپس تجاویز میں مطالبہ پاکستان کو کسی حد تک تسلیم کر لیا گیا لیکن اس میں ہندوستان کو ڈومینین کا درجہ دے دیا گیا اس لئے کرپس تجاویز کو مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے مسترد کر دیا۔ جنگ کے خاتمہ کے بعد 1945میں شملہ کانفرنس ہوئی جو 14جولائی تک جاری رہی لیکن یہ کانفرنس ناکام ہوگئی اس کانفرنس میں قائد اعظم محمد علی جناح نے عام انتخابات کا نکتہ اٹھایا۔

عام انتخابات کا اعلان :

شملہ کانفرنس ناکام ہو جانے کے بعد قائد اعظم نے 12جولائی 1945ءکو واضح طور پ نئے انتخابات کا مطالبہ کر دیا۔ اس سے پہلے مرکزی اسمبلی کے انتخابات 1934ءاور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات 1937ءمیں ہوئے تھے اور اس کے بعد برصغیر کی سیاست میں کئی تبدیلیاں آئی تھیں اسی وجہ سے ہندوستان کے وائسرائے لارڈویول نے 21اگست 1945ءکو اعلان کر دیا کہ موسم سرما میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوں گے۔

عام انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی :

عام انتخابات 1945ءواضح طور پر پارٹی منشور کے تحت لڑے گئے۔ دسمب 1945ءمیں مرکزی اسمبلی کے انتخابات ہوئے مرکزی اسمبلی کی کل 102نشتوں میں 30نشتیں مسلمانوں کے لئے مخصوص تھیں مسلم لیگ نے ہر نشست پر کامیابی حاصل کی۔ فروری 1946ءمیں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے جن میں کانگریس نے 930نشتیں حاصل کی جبکہ مسلم لیگ نے 492میں سے 427نشتیں حاصل کیں اس طرح مسلم لیگ نے ثابت کر دیا کہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر ۱۳ : 3جون کو منصوبہ کیا تھا؟ 3جون کے منصوبہ کے اہم نکات تحریر کیجئے اور بتایئے کہ اس منصوبہ کے تحت ہندوستان کی تقسیم کا فیصلہ کس طرح کیا گیا؟

جواب: **3جون کا منصوبہ :**

23مارچ 1947ء کو لارڈویول کی جگہ لارڈماؤنٹ بیٹن نے ہندوستان کے وائسرائے کا عہدہ سنبھالا تقرر کے وقت اس کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ ہندوستان کا تصفیہ کابینہ مشن پلان کی بنیاد پر کرے۔ ماؤنٹ بیٹن تقریباً ایک ماہ تک ہندو مسلم اور سکھ رہنماؤں سے ملاقاتیں کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ کابینہ مشن کی بنیاد پر اس مسئلہ کو حل نہیں کیا جاسکتا اور ہندوستان کی تقسیم ضروری ہو گئی ہے اس کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستان کی آزادی کا ایک پلان بنایا جس کی منظوری کے بعد 3جون 1947ء کو اس کا اعلان کر دیا گیا تاریخ میں اسے 3جون کا منصوبہ کہا جاتا ہے۔

منصوبہ اہم نکات :

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے 3جون کے منصوبہ کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک ہندو اکثریت کا علاقہ ہوگا اور دوسرا مسلم اکثریت کا دونوں ممالک اپنے اپنے آئین تشکیل دیں گے۔

(۲) برصغیر کے وہ علاقے جن کی موجودہ ساز اسمبلی میں نمائندگی نہ ہو انہیں فوری فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ان کا آئین موجودہ قانون ساز اسمبلی تیار کرے گی یا نئی قانون ساز اسمبلی کو یہ اختیار حاصل ہوگا۔

(۳) پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے ہندو اور مسلمان اراکین کے الگ الگ اجلاس ہوں گے اور ہر حصہ کو اکثریتی بنیاد پر یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ ان صوبوں کی تقسیم ہونا چاہئے یا نہیں۔

(۴) صوبوں کی تقسیم پر بھی اس تجویز پر عمل کیا جائے گا اور صوبوں کو حد بندی ایک کمیشن کرے گا۔

(۵) سندھ کی قانون ساز اسمبلی اکثریتی رائے سے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔

(۶) صوبہ سرحد ، سلہٹ اور آسام ضلع کے عوام استصواب رائے سے پاکستان یا بھارت میں شمولیت کا فیصلہ کریں گے۔

(۷) بلوچستان کا شاہی جرگہ اور میونسپل کمیٹیوں کے ارکان بلوچستان کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔

(۸) جب تک ہندوستان اور پاکستان اپنا اپنا دستور نہیں بنا لیتے دونوں ممالک میں 1935ء کا ایکٹ نافذ رہے گا۔

3جون کے منصوبہ کا نفاذ :

بنگال اور پنجاب کی صوبائی اسمبلیوں نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا اس کے بعد مسلم اکثریتی اضلاع کے نمائندوں کے الگ الگ اجلاس ہوئے۔ دونوں صوبون کے مسلم اقلیتی اضلاع کے نمائندوں نے صوبوں کی تقسیم کے حق میں

WWW.USMANWEB.COM

رائے دی جس سے بنگال اور پنجاب تقسیم کر دیئے گئے سندھ اسمبلی نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا بلوچستان میں صوبائی اسمبلی نہیں تھی اس لئے شاہی جرگہ اور میونسپل کمیٹیوں کے غیر سرکاری ارکان نے پاکستان کے حق میں رائے دی۔ رائے شماری سے سرحد میں بھی پاکستان کے حق میں فیصلہ ہوا۔

سوال نمبر۱۴: قانون آزادی ہند 1947ء کے اہم نکات تحریر کیجئے اس قانون نے کس طرح پاکستان کے قیام اور اس کے آئینی ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا بیان کیجئے۔

جواب: قانون آزادی ہند:

حکومت برطانیہ جب برصغیر جنوبی ایشیاء کو اپنی محکومی میں رکھنے میں مکمل طور پر ناکام ہو گئی تو اس نے برصغیر کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا برطانوی ماہرین نے برصغیر کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اسے تقسیم کر دینے کا ایک منصوبہ تیار کیا جو 3 جون کا منصوبہ کہلاتا ہے اس منصوبہ کو برطانوی وزیر اعظم اٹیلی (Ateele) نے 14 جولائی کو برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا۔ 18 جولائی 1947ء کو برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان کی تقسیم کے منصوبہ کو منظور کرنے کے بعد اسے ایک قانون کی شکل دے دی جو قانون آزادی ہند 1947 کہلاتا ہے اس قانون کی رو سے 15 اگست 1947ء کو برصغیر میں دو بڑی آزاد مملکتیں پاکستان اور بھارت قائم ہو جائیں گی اور برطانوی ہند پر برطانوی راج ختم ہو جائے گا۔

قانون آزادی ہند کی اہم دفعات:

قانون آزادی ہند کی اہم دفعات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) برطانوی ہند کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے گا یہ دو خود مختار ریاستیں پاکستان اور بھارت 15 اگست 1947ء کو قائم کر دی جائیں گی۔

(۲) ان دونوں ممالک کے کسی حصے اور کسی معاملہ پر برطانوی حکومت کی عملداری نہیں رہے گی۔

(۳) دونوں ممالک میں قانون ساز اداروں کو قانون سازی کے مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۴) جب تک دونوں ممالک اپنے آئین تشکیل نہیں دیتے دونوں ممالک کا نظام قانون ہند مجریہ 1935ء کے تحت چلایا جائے گا جس میں قانون ہند 1947 کے تحت ضروری ترامیم کی جا سکتی ہیں۔

(۵) تاج برطانیہ کو یہ حق نہیں ہوگا کہ بھارت یا پاکستان کی اسمبلیوں کے منظور کردہ قوانین کو نا منظور کر دے یہ اختیار صرف متعلقہ گورنر جنرل کو ہوگا۔

(۶) برطانیہ کے بادشاہ کے خطابات سے "شہنشاہ ہند" کا خطاب ختم کر دیا جائے گا۔

(۷) صوبہ سرحد کے قبائل سے آئندہ بننے والی حکومتیں معاہدہ کریں گی۔

WWW.USMANWEB.COM

(۸) جن صوبوں کو تقسیم کیا جائے گا وائسرائے ان کے لئے باؤنڈری کمیشن مقرر کریں گے اور کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حد بندی کی جائے گی۔

قانون آزادی ہند کا نفاذ :

20جولائی 1947ء کو پاکستان اور ہندوستان کی عارضی حکومتوں نے کام کرنا شروع کر دیا۔ 11اگست 1947ء کو کراچی میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں قائد اعظم کو دستور ساز اسمبلی کا صدر چنا گیا۔14اگست 1947ء کو دستور ساز اسمبلی کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اسمبلی سے خطاب کیا اس نے پاکستان کے قیام کا باقاعدہ اعلان کیا اور آزادی کی دستاویزات قائد اعظم کے حوالے کیں اس دن برطانوی یونین جیک اتار دیا گیا اور رات کو چراغاں کیا گیا۔ یہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات تھی۔ اگلی صبح جمعتہ المبارک کا بابرکت دن طلوع ہوا اس دن بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے گورنر جنرل کا منصب سنبھالا اور نوابزادہ لیاقت علی خان نے وزیر اعظم پاکستان کا حلف اٹھایا اسی روز ستارہ ہلال والا سبز پرچم ایک مملکت کے نشان کے طور پر لہرادیا گیا۔

سوال نمبر ۱۵: ریڈ کلف ایوارڈ کیا تھا؟ ریڈ کلف ایوارڈ کا تقسیم کے حوالہ سے ناقدانہ جائزہ پیش کیجیے۔

جواب : ریڈ کلف ایوارڈ :

3جون 1947ء کو تقسیم ہند کے اعلان کے ساتھ گورنرجنرل کی طرف سے ایک باؤنڈری کمیشن کی تقرری کا بھی اعلان کیاماؤنٹ بیٹن نے سرحدوں کے تعین کے لئے سر ریڈ کلف کا انتخاب کیا اور 30جون کو پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے لئے دو کمیشن مقرر کئے گئے دونوں کمیشنوں کا سربراہ ریڈ کلف تھا۔ آزادی کے تین دن بعد 17 اگست 1947ء کو فیصلہ سنایا گیا اسے تاریخ میں ریڈ کلف ایوارڈ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ریڈ کلف کی بے انصافی :

کمیشن کے اراکین میں سرحدوں کے تعین میں اختلاف رائے پایا جاتا تھا اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ کسی اختلاف پر چیئر مین کے فیصلہ کو حتمی سمجھا جائے گا۔ کمیشن کا سربراہ ریڈ کلف بھارت کے حق میں اور پاکستان کے خلاف تھا فیصلے صادر کیے ماؤنٹ بیٹن سے رابطہ کر کے ریڈ کلف نے پاکستان کے مزید علاقوں کو کاٹ کر انہیں ہندوؤں کے حوالہ کر دیا۔ گورداسپور کی تحصیل پٹھانکوٹ میں مسلمانوں کی آبادی 70فیصد تھی اس کی سرحدیں پاکستان سے ملتی تھیں اور اس ضلع کو عیسائیوں اور نچلی ذات کے ہندوؤں نے بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا تھا لیکن ریڈ کلف نے بدنیتی سے کام لیتے ہوئے گورداسپور کو بھارت کے حوالہ کر دیا۔ صوبہ بنگال میں سب سے اہم مسئلہ کلکتہ کا تھا کلکتہ کی آبادی کا ایک چوتھائی حصہ مسلمانوں پر مشتمل تھا ریڈ کلف نے نہ صرف کلکتہ ہندوستان کے حوالہ کر دیا بلکہ اس کے ساتھ مسلم اکثریتی ضلع مرشد آباد بھی ہندوستان کے

حوالہ کر دیا۔ پنجاب کی حد بندی کے لئے پاکستان کے نمائندے جسٹس منیر اور جسٹس منیر اور جسٹس دین محمد جبکہ بھارت کے نمائندے مہر چاند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے ۔ بنگال کی حد بندی کے لئے پاکستان کی طرف سے جسٹس ابو صالح محمد، ایس اے رحمان محمد اکرم جبکہ بھارت کی طرف سے سی سی بسواس اور پی کے مکر جی تھے۔ تقسیم کے وقت وائسرائے اور ان کے عملہ نے کانگریس سے گٹھ جوڑ کر کے حد بندی کا فیصلہ کر لیا۔ تقسیم میں ریڈ کلف نے مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت میں شامل کر کے ایک طرف پاکستان کو ستلج ، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا جبکہ دوسری جانب بھارت کی سرحد کو کشمیر کے ساتھ ملا دیا۔

غیر منصفانہ تقسیم کے اثرات :

پاکستان اور بھارت کی غیر منصفانہ تقسیم سے نفرتوں کی دیواریں اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئیں اور دونوں قوموں کے درمیان انتقامی جذبات پروان چڑھنے لگے۔ قیام پاکستان کے بعد برصغیر فرقہ وارانہ فسادات کی لپیٹ میں آگیا۔ پنجاب دہلی اور بہار میں وسیع پیمانے پر فسادات ہوئے جن میں پندرہ لاکھ افراد قتل ہوئے اور تقریباً پچاس ہزار خواتین کو اغوا کیا گیا اور ایک کروڑ سے زائد افراد کو ترک وطن ہونا پڑا۔

نو زائیدہ مملکت میں اتنی بڑی تعداد میں مہاجرین کو سنبھالنا ایک مشکل کام تھا۔ کشمیر کو عوام کی مرضی کے خلاف بھارت میں شامل کر لیا گیا جبکہ جوناگڑھ اور مناوادر کی دو ریاستوں کو طاقت کے بل بوتے پر قبضہ میں لے لیا گیا۔ آزادی کے وقت برصغیر میں تقریباً ساڑھے چار سو کے قریب نیم خود مختار ریاستیں تھیں جن کو کہا گیا تھا کہ وہ آزاد رہ سکتی ہیں یا پاکستان اور بھارت دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ شامل ہو سکتی ہیں۔ کشمیر اور حیدرآباد کی ریاستوں نے آزاد رہنے کا فیصلہ کیا۔ پاکستان بننے کے بعد مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان تین جنگیں ہو چکی ہیں بھارت اس مسئلہ کو خود اقوام متحدہ میں لے گیا جہاں ابھی تک یہ مسئلہ حل طلب ہے۔

سوال نمبر۱۶: جدو جہد پاکستان میں صوبوں نے کیا کردار ادا کیا تھا؟ تحریک پاکستان کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل صوبوں کے کردار کا جائزہ پیش کیجئے۔

(۱) صوبہ پنجاب　　(۲) صوبہ سندھ

(۳) صوبہ بلوچستان　　(۴) صوبہ سرحد

جواب : تحریک پاکستان اور صوبہ پنجاب :

پنجاب پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اس کا دارلحکومت لاہور ہے جو ایک تاریخی شہر ہے پنجاب شروع ہی سے سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے اور تحریک پاکستان میں صوبہ پنجاب نے اہم کردار ادا کیا۔ پنجاب میں

WWW.USMANWEB.COM

ہمیشہ مطالبہ پاکستان کی حمایت کی گئی پنجاب میں تحریک پاکستان نہایت شدت سے جاری رہی۔ قائد اعظم محمد علی جناب لاہور کو پاکستان کا دل کہا کرتے تھے۔پنجاب کے لفظی معنی پانچ دریاؤں کی سر زمین ہے۔

صوبہ پنجاب کی اہم شخصیات :

صوبہ پنجاب کی اہم شخصیتوں کا ایک مختصر جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) علامہ اقبال صوبہ پنجاب کی سب سے اہم شخصیت تھے انہیں مصور پاکستان کہا جاتا ہے انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں ملی جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی اور عملی سیاست میں بھی حصہ لیا۔ 30دسمبر میں الہٰ آباد میں اپنے خطبہ صدارت میں انہوں نے ایک علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔

(۲) مولانا ظفر علی خان کا تعلق بھی صوبہ پنجاب سے تھا انہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا انہوں نے برصغیر میں ایک مشہور اخبار "زمیندار" بھی نکالا اور اپنی شاعری سے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔

(۳) چودھری رحمت علی کا تعلق بھی صوبہ پنجاب سے تھا۔ انہوں نے 1933ءمیں پاکستان کا نام تجویز کیا انہوں نے ایک پمفلٹ اب یا کبھی نہیں شائع کیا جس میں مطالبہ پاکستان کے لئے مسلمانوں کو ابھارا گیا تھا۔

ان اہم شخصیات کے علاوہ صوبہ پنجاب میں تحریک پاکستان کی مندرجہ ذیل شخصیات بھی اہم ہیں۔

(۱) نواب افتخار حسین ممدوٹ　(۲) میاں ممتاز احمد خان دولتانہ　(۳) میں افتخار الدین

(۴) میاں امیر الدین راجہ　(۵) راجہ غضنفر علی خان　(۶) محترمہ صغریٰ فاطمہ

تحریک پاکستان میں پنجاب کا کردار :

تحریک پاکستان کے حوالہ سے پنجاب میں مسلم لیگ کی کامیابی کے حوالہ سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں اگر چہ پنجاب کی چند مقامی اور صوبائی سیاسی جماعتوں نے مسلم لیگ کی مخالفت کی مگر پھر بھی وقت گزرنے کے ساتھ قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں پنجاب میں مسلم لیگ مضبوط جماعت بن کر ابھری۔23مارچ 1940ءکو لاہور میں قرار داد پاکستان منظور کی گئی۔ 1945-46 کے انتخابات میں مسلم لیگ نے پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں نوے فیصد نشستوں پر کامیابی حاصل کی ۔ پنجاب کے علماءاور مذہبی عمائدین نے پنجاب کی عوام کو آزادی کے لئے آمادہ کیا۔ پنجاب میں مسلم لیگ کے ساتھ کئی چھوٹی تنظیموں نے مل کر بھی پاکستان کے حصول کے لئے جدو جہد کی جس میں مسلم اسٹوڈینٹس فیڈریشن قابل ذکر ہے۔ پنجاب کی خواتین نے بھی تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پنجاب میں سول نافرمانی کی تحریک کے دوران ایک

WWW.USMANWEB.COM

بہادر خاتون محترمہ صغرا فاطمہ پنجاب سیکرٹیریٹ سے برطانوی جھنڈا یونین جیک اتار کر وہاں مسلم لیگ کا جھنڈا لہرایا۔ آزادی کے بعد مہاجرین کی آباد کاری اور ان کی امداد میں بھی صوبہ پنجاب کے مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(۲) تحریک پاکستان اور صوبہ سندھ :

سندھ پاکستان کا اہم صوبہ ہے سندھ کا علاقہ سب سے پہلے محمد بن قاسم کی سندھ کی فتح کے بعد اسلامی حکومت کا حصہ بنا اس لئے سندھ کو "باب اسلام" بھی کہا جاتا ہے۔ کراچی جو پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے صوبہ سندھ میں واقع ہے کراچی پہلے پاکستان کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ دریائے سندھ کو پاکستان کے اہم دریاؤں میں شمار کیا جاتا ہے صوبہ سندھ نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

صوبہ سندھ کی اہم شخصیات :

صوبہ سندھ کی سب سے اہم شخصیت قائد اعظم محمد علی جناح ہیں جو کراچی میں پیدا ہوئے انہوں نے مسلمانوں کے مقصد کے حصول کے لئے مسلم لیگ کو فعال بنایا اور انہی کی کوششوں کی وجہ سے پاکستان 14اگست 1947ء کو قائم ہوا صوبہ سندھ کی دیگر اہم شخصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سید صبغت اللہ شاہ پیر پگارو
(۲) سر عبداللہ ہارون
(۳) محمد ایوب کھوڑو
(۴) قاضی فضل اللہ
(۵) شیخ عبدالمجید سندھی
(۶) سر غلام حسین ہدایت اللہ
(۷) پیر الٰہی بخش
(۸) غلام علی الانا
(۹) قاضی محمد اکبر
(۱۰) میر جعفر خان

تحریک پاکستان میں سندھ کا کردار :

انگریزوں کے دور حکومت میں سندھ کو بمبئی کا حصہ بنا دیا گیا تھا جس کی وجہ سے سندھ کی معاشرتی ، معاشی اور تعلیمی ترقی کی طرف کوئی توجہ نہ دی جاسکی۔ قائد اعظم کے چودہ نکات میں سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور اس طرح 1935ءمیں سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ کا درجہ دے دیا گیا۔ مسلم لیگ کو سندھ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔1938ءمیں سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے اپنی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں کے مسلمانوں کی علیحدہ حکومت قائم کی جائے سندھ میں حصول پاکستان کی جدو جہد کو تیز کرنے کے لئے قائد اعظم نے ایک کمیٹی بنائی جس میں سر عبداللہ ہارون شامل تھے۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران سندھ میں سید سبغت اللہ شاہ پیر پگارو نے انگریز حکومت کے خلاف جدو جہد شروع کی یہ جدو جہد "حر تحریک" کے نام سے مشہور ہوئی اس جدو جہد میں پیر پگاروشہید ہو گئے لیکن اس جدو جہد سے تحریک پاکستان کو بہت تقویت حاصل ہوئی۔ فروری 1942ء کے انتخاب میں مسلم لیگ کے رہنما سر غلام حسین ہدایت اللہ کی قیادت میں وزارت قائم ہوئی تقسیم برصغیر کے بعد 3جون 1947ء کے منصوبہ کے مطابق سندھ کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس نے کثرت رائے سے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

(۳) تحریک پاکستان اور صوبہ بلوچستان:

بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اس کا صدر مقام کوئٹہ ہے یہ صوبہ قدرتی اور معدنی وسائل سے مالا مال ہے سوئی گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ بلوچستان میں ہے۔ برطانوی دور حکومت میں بلوچستان کو صوبہ کا درجہ حاصل نہیں تھا اور اسے سیاسی اصلاحات سے ایک حد تک محروم رکھا گیا تھا اس لئے معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے یہ ایک پسماندہ صوبہ تھا۔ 1947ء میں تجاویز دہلی اور 1929ء میں قائد اعظم کے چودہ نکات میں صوبہ بلوچستان کی ترقی کا مطالبہ کیا گیا۔

صوبہ بلوچستان کی اہم شخصیات:

صوبہ بلوچستان کی سب سے نمایاں ترین شخصیت قاضی محمد عیسیٰ تھے جو 1939ء میں مسلم لیگ کی مجلس عاملہ میں شامل ہوئے انہوں نے بلوچستان میں مسلم لیگ قائم کی جس میں بعد میں کئی قبائل زعما شامل ہو گئے۔ بلوچستان کی دیگر اہم شخصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) میر جعفر خان جمالی (۲) میر قادر بخش زہری (۳) سردار باز خان (۴) نواب محمد خان جوگیزئی
(۵) میر الٰہی بخش زہری (۶) غلام محمد خان ترین (۷) خان جان محمد (۸) شیخ میر محمد اعظم
(۹) سردار عثمان جوگیزئی (۱۰) صلاح الدین

تحریک پاکستان میں بلوچستان کا کردار:

بلوچستان میں سیاسی بیداری کا عمل دیر سے شروع ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ بلوچستان کا رابطہ ملک کے دوسرے حصوں سے نہ ہونے کے برابر تھا اور یہ علاقہ تعلیمی طور پر بھی بہت پسماندہ تھا۔ علامہ اقبال مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان اور قائداعظم کے افکار اور نظریات نے بلوچستان کے پڑھے لکھے لوگوں کو متاثر کیا اور اس طرح بلوچستان کے قاضی محمد عیسیٰ 1939ء میں مسلم لیگ کی مجلس عاملہ میں شامل ہو گئے انہوں نے بلوچستان میں مسلم لیگ قائم کی اور اس میں کئی قبائل زعما بھی شامل ہوگئے اس طرح جلد ہی مسلم لیگ صوبہ بلوچستان کی فعال جماعت بن گئی مختلف رہنماؤں نے بلوچستان

میں مختلف مقامات پر مسلم لیگ کے اجلاس منعقد کئے اور عوام تک قائد اعظم محمد علی جناح کا پیغام پہنچایا۔ خان آف قلات میر احمد یار خان نے تحریک پاکستان کی حمایت کی۔ 23مارچ 1941ء کو کوئٹہ میں یوم پاکستان منایا گیا جس میں قاضی محمد عیسیٰ کی قیادت میں لوگوں نے ایک بڑی ریلی نکالی۔ 1943ء میں بلوچستان میں مسلم اسٹوڈینٹس فیڈریشن قائم ہوئی۔ 3جون 1947ء کے منصوبہ میں بلوچستان کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بلوچ قبائلیوں کا شاہی جرگہ اور کوئٹہ شہر کی میونسپل کمیٹیوں کے ارکان فیصلہ کریں گے اور مسلم لیگی رہنماؤں کی انتھک کوششوں کی وجہ سے بلوچستان کے شاہی جرگہ اور میونسپل کمیٹیوں کے ارکان نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا۔

(۴) تحریک پاکستان اور صوبہ خیبر پختون خواہ :

شمال مغربی سرحدی صوبہ جسے پاکستان میں صوبہ خیبر پختون خواہ کے نام سے جانا جاتا ہے پاکستان کا اہم صوبہ ہے اس کا دارلحکومت پشاور ہے برصغیر کا مشہور درہ خیبر اسی صوبے میں واقع ہے غیر ملکی حملہ آور اور فاتح اسی درے سے برصغیر میں داخل ہوئے صوبہ خیبر پختون خواہ کے غیور پٹھانوں نے انگریزوں کے خلاف جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا انہوں نے کئی مرتبہ اس ریلوے لائن کو تباہ کیا جہاں سے ریل کے ذریعے انگریزیوں کو اسلحہ سپلائی کیا جاتا تھا صوبہ خیبر پختون خواہ قبائلی علاقوں پر مشتمل ایک صوبہ ہے۔

صوبہ خیبر پختون خواہ کی اہم شخصیات :

صوبہ خیبر پختون خواہ میں سب سے اہم ترین شخصیت خان عبد القیوم خان کی ہے جنہیں سرحد کے مرد آہن کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے انہوں نے صوبہ خیبر پختون خواہ میں مسلم لیگ کو مضبوط اور فعال جماعت بنانے میں اہم کردار ادا کیاہے۔ صوبہ خیبر پختون خواہ کی دیگر اہم شخصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سردار اورنگزیب خان
(۲) جسٹس سجاد احمد خان
(۳) خان بہادر اسد اللہ خان
(۴) خان عباس خان
(۵) پیر صاحب زکوڑی شریف
(۶) پیر صاحب مانکی شریف
(۷) خان قلی خان
(۸) میاں ضیاءالدین

تحریک پاکستان صوبہ خیبر پختون خواہ کا کردار :

صوبہ خیبر پختون خواہ کے عوام اپنی بہادری اور مذہبی ذہنیت کی وجہ سے پورے برصغیر میں مشہور تھے لیکن انگریزوں کی پالیسی کی وجہ سے اس صوبہ میں کوئی حقیقی دستور رائج نہیں تھا۔ تجاویز دہلی 1927ء میں صوبہ خیبر پختون خواہ میں اصلاحات نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ صوبہ خیبر پختون خواہ میں خدائی خدمت گار تحریک کے رہنما کانگریس کے زیر اثر

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

تھے اور کانگریس کو خان عبد الغفار خان جنہیں سرحدی گاندھی کہا جاتا ہے ان کی اور ڈاکٹر خان کی حمایت حاصل تھی صوبے میں پہلے انتخابات میں کانگریس نے اپنی وزارت بنا لی اور ڈاکٹر خان صاحب صوبہ خیبر پختون خواہ کے وزیر اعلیٰ بن گئے اس کے بعد صوبہ خیبر پختون خواہ میں مسلم لیگ کی تنظیم کا آغاز کیا گیا۔ صوبہ خیبر پختون خواہ کے رہنماؤں کی کوششوں سے 1939ء میں ایبٹ آباد میں مسلم لیگ کانفرنس کا انعقاد ہوا یہ کانفرنس سرحد کے مسلمانوں میں تحریک آزادی کی روح پھونکنے کا آلہ کار ثابت ہوئی اس کے بعد کئی اضلاع میں مسلم لیگ کے دفاتر کھولے گئے اور اس طرح صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کے عروج سے کانگریس کے اثرات کم ہونا شروع ہو گئے ۔ مسلم لیگ کی اس کامیابی پر صوبہ خیبر پختون خواہ میں کانگریس نے مسلم لیگ کے قائدین اور کارکنوں پر دباؤ بڑھانا شروع کیا۔ جب مسلم لیگ نے 1947ء میں صوبے میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کی تو مسلم لیگ کے کارکنان کی ایک بڑی تعداد کو بے بنیاد جھوٹے مقدمات میں ملوث کر دیا گیا تقریباً آٹھ ہزار کارکنوں کو گھروں میں نظر بند کر دیا گیا۔مذہبی رہنماؤں نے بھی مسلم لیگ کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔اسلامیہ کالج پشاور اور ایڈورڈ کالج پشاور کے طلباء بھی تحریک پاکستان میں پیش پیش رہے۔ مسلم لیگ کو فعال بنانے کے لئے ایک اخبار کیا گیا اس کے علاوہ ایک ریڈیو اسٹیشن بھی قائم کیا گیا جس سے تحریک پاکستان صوبہ سرحد میں زور پکڑتی چلی گئی۔

3جون 1947ء کے منصوبہ کے مطابق مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو تسلیم کر لیا گیا اور یہ طے کیا گیا کہ صوبہ خیبر پختون خواہ کے مستقبل کا فیصلہ عوامی استصواب رائے سے کیا جائے گا اس وقت صوبہ خیبر پختون خواہ میں کرنگریس اور اس کے حمایتی پٹھانوں نے صوبہ خیبر پختون خواہ میں قیام پاکستان کی سخت مخالفت کی اور ایک سازش کے تحت "آزاد پختونستان" کا نعرہ لگایا مگر جب رائے شماری کرائی گئی تو سرحد کے غیور مسلمانوں نے بھاری اکثریت کے ساتھ پاکستان میں شامل ہونے کے حق میں ووٹ دیا اور اس طرح صوبہ خیبر پختون خواہ پاکستان میں شامل ہوکر آزادی سے ہمکنار ہوا۔

سوال نمبر۱۷: نظریاتی ریاست سے کیا مراد ہے؟ ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟ قائد اعظم محمد علی جناح کی تقریر کے خصوصی حوالہ کے ساتھ بیان کیجئے۔

جواب: نظـریاتی ریاست :

ایک ایسی ریاست جس کی بنیاد کسی خاص نظریہ کے اصولوں کو سامنے رکھ کر قائم کی جائے نظریاتی ریاست کہلاتی ہے نظریاتی ریاست سے تعلق رکھنے والے تمام افراد ایک خاص مکتب فکر سے تعلق رکھنے والی قوم بن جاتے ہیں اور ان کا اتحاد اور یک جہتی مثالی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا ایک علیحدہ قومی تشخص قائم ہو جاتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

قائد اعظم اور نظریاتی ریاست :

قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کو اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد پر حاصل کیا تھا اس لئے وہ چاہتے تھے کہ پاکستان میں اسلامی نظریہ حیات کی پوری طرح تشکیل ممکن ہو سکے اور پاکستان کے عوام مکمل طور پر قومی یک جہتی کا مظاہرہ کریں تاکہ پاکستان کو ایک مثالی ریاست بنانے میں مدد مل سکے یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد 15 جون 1947 کو قائد اعظم محمد علی جناح نے قوم سے خطاب کیا اور انہیں آپس میں اتحاد قائم رکھنے اور قوت عمل کو فروغ دینے کی تلقین کی اس کے علاوہ انہوں نے قوم کو صوبائیت اور نسل پرستی کے خطرات سے آگاہ کیا۔

"اب ہم بلوچی، پٹھان، سندھی اور بنگالی کے بجائے صرف پاکستانی ہیں ہماری سوچ اور فعل و عمل ایک پاکستانی کے شایان شان ہونے چاہئے اور ہمیں اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہونا چاہئے" (قائد اعظم محمد علی جناح قوم سے خطاب جون 1947)

نظریاتی ریاست کے شہریوں کی ذمہ داریاں :

جدو جہد پاکستان کے پس منظر میں یہ فکر و فلسفہ کار فرما تھا کہ ایک اسلامی ریاست قائم کی جائے جہاں مسلمانان اسلام کے ابدی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں اس پس منظر میں پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور اس وجہ سے پاکستان کے شہریوں کی کچھ ذمہ داریاں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) اسلامی تعلیمات :

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اس لئے یہاں کے تمام افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کریں اور اپنی طرز زندگی کو اسلامی شریعت کے مطابق ڈھالیں تاکہ پوری قوم میں اسلامی تعلیمات کی جھلک نمایاں طور پر دکھائی دے سکیں۔

(۲) جمہوری نظام :

پاکستان کے شہریوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان میں جمہوری نظام کے قیام کے لئے کوششیں کریں اور ایسا جمہوری نظام قائم کرنے کی کوشش کریں جو اسلامی جمہوریت کے اصولوں کے عین مطابق ہو مغربی طرز کا جمہوری نظام پاکستان کے لئے مناسب نہیں ہے بلکہ سب کے لئے آزادی ، احترام ، عزت و تکریم اور مساوات کا جمہوری اصول ہی زندگی گزارنے کا واحد مناسب طریقہ ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

(۳) مساوات :

اسلامی معاشرے کا بنیادی اصول مساوات ہے اس لئے پاکستان کے شہریوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان میں مساوات کو قائم کرنے کے لئے عملی جدو جہد کریں تاکہ پورے پاکستان میں مساوات کو فروغ حاصل ہو سکے اور ہر شخص کو اس کے بنیادی حقوق کا تحفظ دیا جا سکے۔

(۴) وفاداری :

ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی ریاست سے وفا داری کا پورا ثبوت دیں اور وطن پر کوئی مشکل آنے پر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں اس کے علاوہ انہیں ان تمام کوششوں سے بھی وفا داری کرنی چاہئے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کی جائیں۔

(۵) کسب حلال :

ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کی یہ ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ حلال رزق کے حصول کے لئے جدو جہد کریں کیونکہ حلال رزق کا حصول عبادت کا درجہ رکھتا ہے اس لئے کسی بھی شہری کو فراڈ دھوکہ دہی یا ایسی دوسری سرگرمیوں میں ملوث ہو کر رزق کے حصول سے گریز کرنا چاہئے۔

(۶) تہذیب یافتہ رویہ :

ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کو تہذیب یافتہ برتاؤ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اس کے لئے تعلیم کا حصول بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس لئے تمام شہریوں کو تعلیم کے حصول کی جانب خصوصی توجہ دینی چاہئے تاکہ پوری قوم کا شمار دنیا کی تہذیب یافتہ اقوام میں ہو سکے۔

(۷) قانون کا احترام :

ایک نظریاتی ریاست کے شہری ریاست کے تمام قوانین کا احترام کرتے ہیں قانون نافذ کرنے والے اداروں کا رویہ بھی شائستہ ہوتا ہے اور اس طرح قانون کا نفاذ شہریوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی باہمی تعاون سے کیا جاتا ہے۔

(۸) تخریبی کارروائیوں سے گریز :

ایک نظریاتی ریاست کے شہری ہمیشہ تخریبی کاروائیوں تشدد کی سیاست، جلاؤ گھیراؤ توڑ پھوڑ سے گریز کرتے ہیں وہ ایسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں جو قومی یک جہتی وقار اور قومی ترقی کو فروغ دیتی ہوں اس کے علاوہ نظریاتی ریاست کے شہری سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں کے خلاف حکومت کی مدد کرتے ہیں۔

WWW.USMANWEB.COM

(۹) باہمی تعاون :

ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کا اولین فرض ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں وہ ہمیشہ ریاست کی فلاح کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور باقاعدگی سے ملکی ترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

(۱۰) محنت اور مشقت :

ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ محنت اور مشقت کو اپنی مستقل عادت بنا لیتے ہیں اور ہمیشہ محنت اور مشقت کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ ملکی ترقی اور فلاح و بہبود میں اضافہ ہو سکے۔

(۱۱) فرائض کی ادائیگی :

ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے فرائض دیانت داری اور لگن اور خلوص کے ساتھ پوری طرح ادا کریں تاکہ ہر شخص کی انفرادی کوشش سے پوری قوم اور ملک کو فائدہ حاصل ہوسکے ۔ تمام شہریوں کو اپنے ٹیکس باقاعدگی سے ادا کرنے چاہئیں اور ریاست کے فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

(۱۲) مسلم اخوت :

پاکستان ایک نظریاری ریاست ہے اس لئے یہاں کے شہریوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان میں مسلم اخوت اور انسانی عظمت کے فروغ کے لئے کام کریں تاکہ پاکستان کو بین الاقوامی طور پر ایک مثالی مملکت کا درجہ حاصل ہو سکے اور یہاں کی قوم کے اتحاد کی مثال دنیا میں قائم ہو جائے۔

سوال نمبر ۱۸: قائد اعظم محمد علی جناح کے کردار کی وہ نمایاں صفات بیان کیجئے جو انہیں دوسروں کے لئے نمونہ بناتی ہیں؟

جواب: قائد اعظم محمد علی جناح :

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح 25دسمبر 1876ءکو کراچی میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام جناح پونجا تھا جو چمڑے یعنی کھالوں کی تجارت کرتے تھے قائد اعظم کا خاندان گجرات سے کراچی میں کھارادر کے محلہ میں آکر آباد ہوا تھا۔ قائد اعظم کی والدہ کا نام شریں بی بی شریں بی بی عرف مٹھی بائی تھا جو آغا خان کے وزیر موسیٰ جمعہ کی صاحبزادی تھیں۔ قائد اعظم نے ابتدائی دینی تعلیم اوکھائی میمن مسجد کھارا در سے حاصل کی اس کے بعد چرچ مشن ہائی اسکول میں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد سندھ مدرستہ الاسلام کراچی سے تعلیم حاصل اس کے بعد انہیں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلینڈ

بھیجا گیا جہاں انہوں نے لنکنزان نامی ادارے سے قانون کی تعلیم حاصل کی۔ اپریل1986 میں انہوں نے 19 سال کی عمر میں بیرسٹر کا امتحان پاس کر لیا۔ بیرسٹر کا امتحان پاس کرنے کے بعد انہوں نے بمبئی میں وکالت کا آغاز کیا۔ 1906ء میں انہوں نے برصغیر کی عملی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ 1910ء میں بمبئی کے مسلم حلقہ نیابت سے مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے ابتداء میں قائد اعظم نے پہلے کانگریس میں شمولیت اختیار کی پھر 1913ء میں مسلم لیگ میں شامل ہو کر مسلمانوں کے حقوق کے لئے جدو جہد کا آغاز کیا ان کی کوششوں سے مسلمان 14 اگست 1947ء کو اپنے لئے ایک علیحدہ وطن کے حصول میں کامیاب ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے 11 ستمبر 1947ء کو قائد اعظم کا انتقال ہوا۔

قائد اعظم محمد علی جناح کے کردار کی نمایاں خصوصیات :

قائد اعظم محمد علی جناح ایک مضبوط شخصیت کے مالک تھے ان کی شخصیت میں ایک خاص قسم کا ٹھہراؤ پایا جاتا ہے ظاہری طور پر ان کی شخصیت میں ایک رعب و دبدبہ پایا جاتا تھا۔ لیکن قائد اعظم حقیقت میں بہت نرم دل رکھنے والے انسان تھے لیکن ان کی شخصیت بہت با اصول تھی۔ بحیثیت گورنر جنرل قائد اعظم کا کرداران کی ذاتی شخصیت ، پاکستان سے محبت ، قربانی وابستگی اور عہد ار بے لوث صفات کی روشنی میں دیکھا اور پرکھا جا تا ہے وہ ایک حقیقی معنوں میں سیاسی قائد اور رہنما تھے قائد اعظم کے کردار کی وہ نمایاں صفات جو انہیں دوسروں کے لئے نمونہ بناتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اصول پسندی :

قائد اعظم محمد علی جناح ایک اصول پسند شخص تھے انہوں نے ہمیشہ اصول پسندی کی سیاست کی اور زندگی میں بھی اصولوں کو اپنایا ان کی ذاتی زندگی بھی اصولوں کا مجموعہ تھی اور سیاست میں بھی انہوں نے اصولوں کی پاسداری کا پورا خیال رکھا۔انہوں نے ہمیشہ اپنے قول اور وعدہ کو نبھایا۔

(۲) ذہانت :

قائد اعظم محمد علی جناح ایک ذہین سیاسی رہنما تھے ان کی ذات میں ہمہ جہت صفات جمع ہوگئی تھیں وہ تدبر بلند حوصلہ ، جرات مندی ، احساس ذمہ داری ، وقار ، عظمت ، پاسداری راست گوئی اور مقصدیت سے خلوص جیسی عظیم صفات کے مالک تھے۔

WWW.USMANWEB.COM

(۳) ایمانداری:

قائد اعظم محمد علی جناح کے کردار کی ایک نمایاں صفت ان کی ایمانداری تھی۔ وہ ایک ایماندار دیانت دار اور جرات مند شخص تھے اور وہ ہمیشہ ایمانداری سے ہر فیصلہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کے مفاد میں جو کچھ بھی ہوتا تھا قائد اعظم نے اس پر بات کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے۔

(۴) جاذب نظر شخصیت:

قائد اعظم محمد علی جناح ایک دلفریب اور انتہائی جاذب نظر شخصیت کے مالک تھے ان کا لباس بے داغ ہوا کرتا تھا اور ان کے انداز اور طور طریقے انتہائی سلجھے ہوئے تھے مجالس میں ان کی موجودگی دوسروں کے لئے کشش کا باعث ہوتی تھی۔

(۵) مضبوط کردار:

قائد اعظم محمد علی جناح انتہائی مضبوط کردار کے مالک انسان تھے انہوں نے کبھی اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا انتہائی مشکل حالات میں بھی انہوں نے ثابت قدری کا مظاہرہ کیا اور مسلسل جدو جہد کو جاری رکھا انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے مفاد اور پاکستان کے حصول کے لئے انتہائی سخت ترین جدو جہد کی اور اپنی بیماری کے باوجود اس جدو جہد کو جاری رکھا۔

(۶) مستقل مزاجی:

قائد اعظم محمد علی جناح کی شخصیت میں مستقل مزاجی پائی جاتی تھی وہ ایک پر عزم، مستقل مزاج اور قوی الارادہ شخص تھے انہوں نے کبھی متغیر خیالات کا اظہار نہیں کیا ان کے خیالات مستقل نوعیت کے تھے وہ ہمیشہ اپنے قول پر قائم رہتے تھے ان کی تمام تقاریر سے ان کی مستقل مزاجی کا اظہار ہوتا ہے۔

(۷) وابستگی:

قائد اعظم محمد علی جناح ایک بامقصد زندگی گزارنے کے قائل تھے انہوں نے برصغیر کی سیاست میں قدم رکھا تو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کو اپنا مقصد بنا لیا اور اپنی پوری زندگی پاکستان کے حصول کے لئے وقف کر دی یہ ان کی وسعت نظر جرات بے لوث خدمت اور وابستگی ہی تھی جس کی بدولت وہ دینا کے نقشہ پر ظاہر ہونے کے فوراً بعد پاکستان کے بڑے بڑے مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

(۸) نوجوانوں کی حمایت :

قائد اعظم محمد علی جناح کے کردار کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی تھی کہ انہوں نے ہمیشہ نوجوان نسل کی حمایت کی وہ طلباء کو مستقبل کے معمار کہا کرتے تھے انہوں نے نوجوانوں کو ہمت اور حوصلہ قائم کرنے کا مشورہ دیا اس کے علاوہ نوجوان نسل کو تعلیم کے حصول اور سیاست میں حصہ لینے اور نمایاں کام سر انجام دینے کا کہا کرتے تھے۔

مختصر یہ کہ قائد اعظم محمد علی جناح ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے جس میں عزم ارادہ اور قوت حوصلہ کی بہتات دکھائی دیتی ہے وہ ایک اصول پسند انسان تھے انہوں نے کبھی اپنے قول سے انحراف ظاہر نہیں کیا اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی ہمیشہ کوشش کی وہ ایک حساس طبیعت انسان تھے لیکن وہ اپنی مضبوط قوت ارادی کی وجہ سے اپنے احساسات کسی پر ظاہر نہ ہونے دیتے تھے۔ سنجیدگی ان کی طبیعت کا حصہ تھی جس کے باعث ظاہری طور پر انہیں سخت مزاج سمجھا جاتا تھا لیکن وہ ایک نرم دل رکھنے والے انسان تھے اس لئے انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے حقوق کے لئے عملی جدو جہد کی اورانہی کی کوششوں سے مسلمان متحد ہو گئے اور انہوں نے اپنے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کر لیا۔

سوال نمبر۱۹: بحیثیت گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کے کردار کا جائزہ لیجیے۔ پاکستان کے ابتدائی مشکل سال میں گورنر جنرل کی حیثیت سے قائد اعظم محمد علی جناح کے کردار کو بیان کیجیے۔

جواب: قائد اعظم :

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح 25دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام جناح پونجا تھا جو چمڑے یعنی کھالوں کی تجارت کرتے تھے قائد اعظم کا خاندان گجرات سے کراچی میں کھارادر کے محلہ میں آکر آباد ہوا تھا۔ قائد اعظم کی والدہ کا نام شریں بی بی شریں بی بی عرف مٹھی بائی تھا جو آغا خان کے وزیر موسیٰ جمعہ کی صاحبزادی تھیں۔ قائد اعظم نے ابتدائی دینی تعلیم اوکھائی میمن مسجد کھارا در سے حاصل کی اس کے بعد چرچ مشن ہائی اسکول میں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد سندھ مدرستہ الاسلام کراچی سے تعلیم حاصل اس کے بعد انہیں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلینڈ بھیجا گیا جہاں انہوں نے لنکنز ان نامی ادارے سے قانون کی تعلیم حاصل کی۔ اپریل1986میں انہوں نے 19سال کی عمر میں بیرسٹر کا امتحان پاس کر لیا۔ بیرسٹر کا امتحان پاس کرنے کے بعد انہوں نے انہوں نے بمبئی میں وکالت کا آغاز کیا۔ 1906ء میں انہوں نے برصغیر کی عملی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ 1910ء میں بمبئی کے مسلم حلقہ نیابت سے مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے ابتداء میں قائد اعظم نے پہلے کانگریس میں شمولیت اختیار کی پھر 1913ء میں مسلم لیگ میں شامل ہو کر مسلمانوں کے حقوق کے لئے جدو جہد کا آغاز کیا ان کی کوششوں سے مسلمان 14اگست 1947ء کو اپنے لئے ایک علیحدہ وطن کے حصول میں کامیاب ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ انہوں نے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے ابتدائی سال مین پاکستان کے لئے بے شمار خدمات انجام دیں انہوں نے اپنی شدید بیماری کے باوجود پاکستان کو

WWW.USMANWEB.COM

مستحکم کرنے کے لئے انتھک جدو جہد کی لیکن زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا اسطرح 11 ستمبر 1947ء کو قائد اعظم کا انتقال ہوا۔انہیں کراچی میں دفن کیا گیا۔

یوں دی ہمیں آزادی کی دنیا ہوئی حیران
اے قائد اعظم تیرا احسان ہے احسان
(جمیل الدین عالی)

بحیثیت گورنر جنرل قائد اعظم جناح کی خدمات اور کردار:

قیام پاکستان کے بعد قائد اعظم کو ورثہ میں بے شمار مسائل ملے ان بڑے مسائل میں بھارت سے آئے ہوئے مہاجرین کو بحالی پاکستان اور بھارت کے درمیان اثاثوں اور واجبات کی تقسیم ، نہری پانی کا تنازعہ اور کشمیر کا مسئلہ شامل تھے۔ گورنر جنرل کی حیثیت سے قائد اعظم محمد علی جناح نے ان مسائل پر قابو پانے کی پوری کوشش کی لیکن وہ زندگی کی انتھک جدو جہد نے انہیں بہت تھکا دیا تھا انہیں کشمیر کی پاکستان سے علیحدگی کا بہت دکھ ہوا جو پاکستان میں ایک حرف K ہے لیکن قائد اعظم اپنی بڑھتی ہوئی بیماری سے بہت پریشان تھےے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس نوزائیدہ مملکت کے مسائل کو حل کرنے کی پوری کوشش کی گورنر جنرل کی حیثیت سے قائد اعظم کے کردار اور خدمات کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۱) قومی یک جہتی:

پاکستان کے ابتدائی مسائل کا تقاضا تھا کہ اس نئی مملکت میں عوام کے درمیان قومی یک جہتی اور بھرپور تعاون کا جذبہ پروان چڑھے۔ بھارت نے کبھی دل سے پاکستان کو تسلیم نہیں کیا تھا اور ہندورہنماؤں کا خیال تھا کہ پاکستان کا وجود ختم ہو جائے گا اور بر صغیر پھر متحد ہو جائے گا۔ لیکن یہ قائد اعظم کی ذہانت اور لیاقت تھی کہ انہوں نے خلوص محنت اور پاکستان سے محبت کی بدولت یہاں کے لوگوں میں قومی روح و جذبہ اور حب الوطنی کا جذبہ پیدا کیا۔ قومی اتحاد اور اتفاق نے فروغ پایا اور پاکستان ایک حقیقت بن گیا۔

(۲) مہاجرین کی بحالی:

تقسیم ہند کے نتیجہ میں 25لاکھ مہاجرین مسلمان بے گھر کر دیئے گئے اور انہیں پاکستان ہجرت کرنے اور پناہ لینے پر مجبور کر دیا گیا ان کی بحالی ایک انتہائی مشکل کام تھا۔ قائد اعظم نے ان مہاجروں کی فوری بحالی پر توجہ دی اور ایک "قائد اعظم" ریلیف فنڈ قائم کر دیا گیا۔ انہوں نے لوگوں سے عطیات جمع کرانے کی اپیل کی۔ قائد اعظم ذاتی طور پر اکتوبر 1947 کو لاہور تشریف لے گئے تاکہ مشرقی پنجاب سے ترک وطن کرنے مہاجرین کے مسائل کا جائزہ لے سکیں انہوں نے وہاں مہاجرین کی خوراک اور رہائش کے انتظامات کا جائزہ لیا انہوں نے 30اکتوبر 1947 کو لاہور میں ایک بڑے جلسہ عام سے

خطاب کیا اور یہ اعلان کیا کہ تمام پاکستانیوں کی ذمہ درای ہے کہ وہ ان مہاجرین کی ہر ممکن مدد کرکریں جنھوں نے پاکستان کی خاطر اپنے گھروں کو چھوڑا ہے اور جنھیں ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

(۳) سرکاری افسران کو مشورہ :

قائد اعظم نے سرکاری افسران کو مشورہ دیا کہ وہ خود کو عوام کا خادم ثابت کریں۔ 25مارچ 1947ء کو قائد اعظم نے سرکاری ملازمین سے خطاب کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ سیاسی یا گروہی وابستگی سے بلند تر ہو کر عوام کے خادمین کی حیثیت سے اپنے فرائض ایمانداری اور دیانت داری سے سر انجام دیں اس سے عوام کی نظر میں ان کا وقار بلند ہوگا قائد اعظم کی ہدایات نے سرکاری ملازمین میں ایک قومی روح اور جذبہ پھونک دیا۔

(۴) صوبائی اور نسلی امتیاز کی نفی :

قائد اعظم نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ خود کو پاکستانی کہلوانے پر فخر کریں اور ہر قسم کے نسلی امتیازات اور علاقائی تعصبات سے خود کو علیحدہ رکھیں انہوں نے تمام صوبوں کا دورہ کیا اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی آزاد قبائلی علاقہ کی وزیرستان ایجنسی سے مسلح افواج کا ہٹا لیا گیا اس سے علاقے کو یہ پیغام دینا مقصود تھا کہ وہ بھی پاکستان کا حصہ ہیں مختلف آزاد ریاستوں کو پاکستان میں شامل کیا گیا اور کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔

(۵) پاکستانی معیشت کے رہنما اصول :

یکم جولائی 1948ء کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا کہ پاکستان کے لئے مغربی معاشی اور اقتصادی نظام غیر مناسب ہے اور اس سے ملک کے عوام میں خوشحالی نہیں آسکتی اس لئے پاکستان میں ایسا نظام تشکیل دیا جانا چاہئے جس کی بنیاد مساوات اور عدل پر قائم ہوا اس طرح دنیا میں ہمیں ایک سماجی نظام متعارف کرانے میں مدد ملے گی۔

(۶) خارجہ پالیسی :

آزادی کے فوراً بعد قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے لئے اپنی توجہ مرکوز کردی ان کی رہنمائی میں بہت جلدی ہی بے شمار ممالک سے پاکستان کے سفارتی تعلقات قائم ہوگئے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ تمام ممالک کے ساتھ اور خاص طور پر قریبی ہمسایہ ممالک اور اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھے جائیں اس سلسلے میں قائد اعظم کا کردار ایک انتہائی محب وطن اور مخلص شخص کا تھا۔ قائد اعظم کو بھارت کے ساتھ بھی

WWW.USMANWEB.COM

دوستانہ تعلقات کی ضرورت کا احساس تھا اس لئے انہوں نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ کچھ قومیں بڑی تعداد میں ایک دوسرے کا قتل عام کرتی ہیں لیکن آج کا دشمن کل کا دوست ہو سکتا ہے۔

(۷) طلبہ کو ہدایات:

قائد اعظم اس نظریئے کے حامی تھے کہ پاکستان کے نوجوان ہی پاکستان کے مستقبل کا قیمتی اثاثہ ہیں انہوں نے طلباء کو ہدایت کی کہ وہ پوری توجہ سے اپنی تعلیم کو مکمل کریں انہوں نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں بھی طلباء کے کردار کو سراہا لیکن انہیں ہدایت کی اب وہ وقت آگیا ہے کہ وہ خود کو سیاست سے اس وقت تک علیحدہ رکھیں جب تک ان کی تعلیم مکمل نہ ہو جائے۔

(۸) پاسداری اور وابستگی:

14اگست 1947، کو پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد قائد اعظم سخت بیمار تھے ان کی زندگی کی انتھک جدو جہد میں ان میں کمزوری اور تھکاوٹ کا احساس پیدا کر دیا تھا ان کی عمر ستر سال سے تجاوز کر چکی تھی لیکن نوزائیدہ مملکت کے عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے وہ شب و روز محنت کرتے رہے اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک انہوں نے اپنی کوششیں پاکستان کے استحکام اور سالمیت کے لئے مرکوز کر دیں اس لئے انہیں بابائے قوم کے نام سے جانا جاتاہے۔

سوال نمبر ۲۰: برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی اشاعت کا سہرا بزرگان دین اور صوفیائے کرام کے سر ہے بیان کیجئے۔ جنوبی ایشیاء میں اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں صوفیائے کرام اور علمائے کرام کے کردار پر روشنی ڈالئے۔

جواب: برصغیر میں مسلم معاشرے کی تشکیل:

برصغیر میں مسلم معاشرے کا آغاز تو مسلمانوں کی فتوحات اور عربوں کے حملہ سے ہوا لیکن مسلمانوں کے معاشرے میں عقائد کی درستگی اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے علماء کرام اور صوفیائے کرام نے اہم کردار ادا کیا۔ علمائے کرام اور صوفیائے کرام کی کوششوں کی وجہ سے برصغیر جنوبی ایشیاء میں اسلامی معاشرہ مستحکم ہوا اور یہاں اسلامی تعلیمات کے مطابق طرز زندگی کا آغاز ہوا۔ برصغیر میں مسلم معاشرہ کے قیام کے لئے کئی علماء کرام اور صوفیائے کرام نے حصہ لیا ان کے حسن اخلاق سے لوگوں کے گروہ کے گروہ متاثر ہو کر دائرے اسلام میں شامل ہونے لگے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

برصغیر کے اہم علماء کرام اور صوفیائے کرام :

برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے لئے جن علماءاور صوفیائے کرام نے حصہ لیا ان کی تعداد بے شمار ہے لیکن ان میں سے چند اہم اور مشہور علماء کرام اور صوفیائے کرام کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شیخ اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	(۲) داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
(۳) شیخ احمد سرہندی مدد الف ثانیرحمۃ اللہ علیہ	(۴) شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ
(۵) ملا نظام الدین سلجوق رحمۃ اللہ علیہ	(۶) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(۷) حاجی شریعت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	(۸) سید احمد شہد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
(۹) تیتو میر رحمۃ اللہ علیہ	(۱۰) مولانا عبید اللہ سندھیؒ
(۱۱) مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	(۱۲) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ملتانیؒ	(۱۴) خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ
(۱۵) خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ	(۱۶) نظام الدین اولیاءرحمۃ اللہ علیہ
(۱۷) خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	(۱۸) بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ
(۱۹) بندہ نواز گیسو درازؒ	(۲۰) سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) علماء کرام کی خدمات اور کردار :

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی حکومت کے قیام کے ساتھ ہی وسطی ایشیاءکی مسلم ریاستوں سے علماءاور مشائخ کی ایک بڑی تعداد یہاں آکر آباد ہوگئی سندھ مین دیبل اور صفورہ ، پنجاب میں لاہور اور ملتان شمالی ہند میں دہلی اور اجمیر اسلام کے علمی اور ثقافتی مرکز بن گئے۔ سلاطین دہلی کے دور میں شیخ اسماعیل بخاریؒ نے سب سے پہلے تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ غزنوی دور کے سب سے اہم بزرگ داتا گنج بخش علی ہجویریؒ 1851میں جب مغل بادشاہ اکبر نے "دین الہیٰ" کے نام سے ایک نئے عقیدے کا پرچار کیا تو علمائے حق مجدد الف ثانیؒ اور شیخ عبدا لحق محدث دہلویؒ نے دین الہیٰ کے خلاف تحریک چلائی۔ دربار اکبری سے وابستہ علماء کرام اور اراکین کو خطوط لکھ کر ان کے فرائض یاد دلائے جس کے نتیجہ میں جہانگیر کے عہد میں دین الہیٰ کا خاتمہ ہوگیا۔

اورنگزیب عالمگیر کے دور میں حکومت میں علماء کرام کو بہت عروج حاصل ہوا بادشاہ خود بھی شریعت کا پابند تھا اس کے دور میں ملا نظام الدین سلجوقؒ نے ہندوستان میں درس نظامیہ کی بنیاد ڈالی۔ درس نظامیہ میں قرآن مجید ، علم حدیث ، اصول فقہ اور ریاضی شامل تھے اورنگزیب کے انتقال کے بعد جب مسلم معاشرہ بتدریج زوال کی طرف گامزن ہوا تو ان

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

حالات میں شاہ ولی اللہ ؒ نے مسلمانوں کے اصلاح کو کوشش کی انہوں نے دین کی ترویج کے لئے اصلاحی تحریک چلائی۔ 1957ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد انگریز حکومت نے مسلم معاشرے کو کمزور کرنے کے لئے کوششیں شروع کر دیں اس سلسلہ میں ایک نیا یورپی اسکول نظام بھی متعارف کرایا گیا ایسے وقت میں علماء کرام اور بزرگان دین نے کوششیں کر کے دارالعلوم دیو بند ایم اے او اسکول مدرسہ منظر اسلام بریلی وغیرہ قائم کئے۔ برصغیر میں اسلام کی اشاعت اور اسے مستحکم کرنے کے لئے جن علماء کرام نے حصہ لیا ان میں مولانا حسین احمد مدنی ؒ، مولانا عبیداللہ ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سر سید احمد خان ، مولوی سمیع اللہ، مولانا چراغ علی، مولوی مہدی علی خان ، وقارالملک ، مولوی مشتاق حسین اور مولانا الطاف حسین حالی شامل ہیں۔ بریلوی مسلک سے وابستہ علماء کرام میں مولانا شبلی نعمانی، سید سلمان ندوی، احمد رضا خان بریلوی، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا ظہور الحسن فاروقی وغیرہ شامل تھے، ان تمام علماء کرام نے مسلم معاشرہ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کام کیا اور جب بعد میں تحریک پاکستان شروع ہوئی تو نشاۃ ثانیہ کی تمام تر کوششیں تحریک پاکستان کے لئے وقف ہو گئیں اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ نشاۃ ثانیہ کے عہد میں پاکستان کا قیام برصغیر میں علماء کرام کی تحریک کا نتیجہ ہے۔

(۲) صوفیائے کرام کی خدمات اور کردار :

اسلام میں تصوف کی تاریخ بہت قدیم ہے اس کا آغاز اسلام کے آغاز کے ساتھ ہوا۔ روحانیت اور پاکبازی کے حصول کے طریقہ کار کو تصوف کہا جاتا ہے اور جو لوگ اس طریقہ کار کی پیروی کرتے ہیں انہیں صوفیائے کرام کہا جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں تصوف کا آغاز گیارہویں صدی میں ہوا برصغیر میں صوفیائے کرام کے سلسلہ کا پہلا نام حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ کا ہے جنہوں نے لاہور میں اپنی تعلیمات کی ابتدا کی ان کی رشد و ہدایت کی وجہ سے لاہور اور اس کے قرب و جوار کے علاقے میں اسلام کی تیزی سے اشاعت ہوئی داتا گنج بخش ؒ نے کئی کتابیں لکھیں جن میں کشف المحجوب ان کی اہم ترین کتاب ہے۔ برصغیر میں صوفیائے کرام کے چار بڑے سلسلہ ہیں۔

(۱) قادریہ سلسلہ جس کی بنیاد شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ(1088–1188) نے رکھی مغربی ایشیاء سلسلہ بہت مستحکم ہوا۔
(۲) نقشبندیہ سلسلہ جس کی بنیاد خواجہ بہاءالدین نقشبندی ؒ(1317–1377) نے رکھی۔
(۳) چشتیہ سلسلہ جس کی بنیاد برصغیر میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ(1141–1235) نے رکھی۔
(۴) سہروردیہ سلسلہ جس کی بنیاد برصغیر میں بہاءالدین ذکریا ملتانی ؒ(1097 – 1160) نے متعارف کرایا۔

خواجہ معین الدین چشتی ؒ نے برصغیر کے عوام پر گہرے نقوش مرتب کئے ان کی کوششوں کی وجہ سے ہزاروں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا ان کی خانقاہ میں صبح شام غریبوں کے لئے کھانا تقسیم ہوتا تھا اس لئے ان کا لقب خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ ہے اجمیر کے رہنے والے بھی ان کے عقیدت مند اور مرید بن گئے تھے۔ خواجہ معین الدین چشتی ؒ کے دو

WWW.USMANWEB.COM

مریدوں شیخ حمید الدین ناگوریؒ اور شیخ قطب الدین بختیار کاکی ؒ نے چشتیہ سلسلہ کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بابا فرید شکر گنج ؒ نے ملتان میں اسلم کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ شیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی ؒ نے ملتان میں دینی خدمات کے لئے ایک خانقاہ قائم کی اور لوگوں کی کثیر تعداد ان کے حلقہ مریدان میں شامل ہوگئی۔ شیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی ؒ کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے شیخ صدر الدین عارف ؒ جانشین ہوئے ان کے مریدوں میں شیخ رکن الدین عالم ؒ، سید جلال بخاریؒ اور لعل شہباز قلندر ؒ شامل ہیں۔ برصغیر میں نقشبندیہ سلسہ کو متعارف کرنے والے خواجہ باقی اللہ ؒ اور شیخ احمد سرہندیؒ، نے اہم کردار ادا کیا اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والے بزرگوں نے ان مشرکانہ تصورات کا سد باب کرنے کے لئے پوری کوششیں کیں جنھیں جلال الدین اکبر نے دین الٰہی کی صورت میں نافذ کرنے کی کوشش کی تھی۔

مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی عقائد اور اس کے بنیادی ڈھانچہ کو تحفظ فراہم کرنے میں علمائے کرام اور ان کے ساتھ صوفیائے کرام انتہائی اہم کردار ادا کیا بڑے شہروں میں جہاں مسلمان اکابرین اور زعماء رہتے تھے وہاں علماء کرام مذہب کے محافظ تھے جب کہ دور دراز کے علاقں میں عوام کے درمیان رہ کر صوفیائے کرام نے نسل در نسل نہایت ہی موثر انداز میں دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری رکھا انہوں نے نہ صرف مسلمانوں کی باطنی روح کو تحفظ فراہم کی بلکہ ان ہزاروں نو مسلموں کے دل بھی جیت لئے جنھیں ان کے ہم مذہبوں نے بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر رکھا تھا انہیں علماء کرام اور صوفیائے کرام کی عملی کوششوں کے نتیجہ میں نظریہ پاکستان کی بنیاد رکھی گئی اور اس بنیاد پر تحریک پاکستان چلائی گئی اور جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے خود کو ایک قوم کی حیثیت سے تسلیم کرایا اور اپنے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کر لیا۔

سوال نمبر ۲۱: قیام پاکستان کے بعد اس نوزائیدہ مملکت کو جن مسائل کا سامنا کرن پڑا انہیں بیان کیجئے۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کو جو مسائل پیش آئے انہیں تفصیل سے بیان کیجئے۔

جواب : **قیام پاکستان :**

برصغیر جنوبی ایشیاء میں اسلامی تہذیب کے عملی نفاذ کے لئے 14 اگست 1947 کو پاکستان وجود میں آیا۔ انتظامی امور کو چلانے کے لئے 1935ء کے ایکٹ میں ضروری تبدیلیاں کر کے نافذ کر دیا گیا۔ کانگریس نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو پہلا گورنر جنرل مقرر کیا جبکہ مسلمانوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کو گورنر جنرل مقرر کیا وزیر اعظم لیاقت علی خان منتخب کئے گئے۔ مرکزی دستور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر حصے کو آزاد حیثیت دے دی گئی قائد اعظم کی قیادت میں ملت اسلامیہ کا یہ قافلہ تعمیر وطن میں مصروف ہو گیا۔

WWW.USMANWEB.COM

پاکستان کے ابتدائی مسائل :

قیام پاکستان کے بعد اس نئی مملکت کو کئی انتظامی، سیاسی اور بین الاقوامی نوعیت کے مسائل اور خطرات کا سامنا کرنا پڑا جنہیں پاکستان کے ابتدائی مسائل کہا جاتا ہے لیکن قوم کے اتحاد اور حکومت پاکستان کی انتظامی صلاحیتوں سے ان مسائل پر قابو پا لیا گیا اور آج پاکستان کا شمار دنیا کے اہم ممالک میں ہوتا ہے۔ پاکستان کو پیش آنے والے ابتدائی مسائل اور مشکلات کا جائزہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سرحدوں کا غلط تعین:

3جون کے منصوبہ کے مطابق پنجاب او ربنگال کی تقسیم کے لئے دو الگ الگ سرحدی کمیشن مقرر کئے گئے دونوں کا سربراہ ریڈ کلف کو بنایا گیا ۔ ریڈ کلف نے بدیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلم اکثریت کے اہم ترین علاقے مرشدآباد، گورداسپور، پٹیالہ، شکرگڑھ وغیرہ بھارے کے حوالے کر دیئے۔

(۲) ریاستوں کا الحاق :

1946ءمیں کابینہ مشن پلان کے مطابق والیان ریاست کو مشوری دیا گیا تھا کہ وہ اپنی جغرافیائی حیثیت اور رعایا کی خواہشات کے مطابق پاکستان یا بھارت میں شامل ہو سکتے ہیں۔چنانچہ مکران ، بہاولپور، لسبیلہ ، قلات اور صوبہ سرحد کی ریاستیں پاکستان میں شامل ہو گئیں ان کے علاوہ جوناگڑھ مناوا اور منگرول نے بھی پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا مگر بھارے نے ان پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد بھارت نے بیس ہزار فوج جوناگڑھ میں داخل کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ ریاست جموں وکشمیر برصغیر کی تمام شاہی ریاستوں میں نہایت اہم ریاست تھی جس کی ایک ہزار کلو میٹرلمبی سرحد پاکستان سے ملتی تھی۔ 17اکتوبر 1947ءکو کشمیر کے ہندو راجہ نے اس ریاست کا الحاق بھارت کے ساتھ کر دیا حالانکہ وہاں کی رعایا پاکستان سے الحاق چاہتی تھی۔ ریڈ کلف نے انتہائی دھاندلی سے کام لے کر گورداسپور کا علاقہ بھی بھارت کی جھولی میں ڈال دیا۔

(۳) مسلم کش فسادات :

قیام پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی ہندو اکثریت والے علاقوں میں مسلم کش فسادات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پنجاب کا 62فیصد حصہ پاکستان میں شامل ہونے سے سکھ آپے سے باہر ہوگئے اور انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہزاروں کی تعداد میں پاکستان جانے والے قافلے کیمپوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے اس خون کی ہولی میں صرف مشرقی پنجاب میں پانچ لاکھ مسلمان شہید ہوئے۔

WWW.USMANWEB.COM

(۴) مہاجرین کی آباد کاری:

پاکستان میں وسائل کی کمی تھی یہاں تک کہ عام سرکاری کام چلانے میں بھی مشکل کا سامنا تھا اور پاکستان کی حکومت ابھی سنبھلنے نہیں پائی تھی کہ مشرقی پنجاب اور مغربی بنگال کے ہندوؤں، سکھوں نے ایک منصوبہ کے تحت وہاں کی مسلمان آبادی پر حملہ بول دیا اور بے پناہ کشت و خون کے بعد انہیں پاکستان جانے پر مجبور کیا روزانہ لاکھو تباہ حال فاقہ زدہ زخمی مہاجرین بھارت سے پاکستان پہنچ رہے تھے۔ مسلمان مہاجرین کے ان قافلوں کے لئے قیام، خوراک، طبی امداد، تعلیم، روزگار اور مستقل آباد کاری کا انتظام ضروری تھا اور اس کے لئے بے پناہ وسائل کی ضرورت تھی جن سے یہ نوزائیدہ مملکت محروم تھی پاکستان کی انتظامیہ کے لئے مہاجرین کی آباد کاری کا مسئلہ کسی چیلینج سے کم نہ تھا ایک اندازہ کے مطابق 1947ءتک تقریباً سوا کروڑ مہاجرین پاکستان میں داخل ہوئے اور ان کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔

(۵) مالی اثاثوں کی تقسیم:

آزادی کے وقت ہندوستان کا کل اثاثہ 4ارب روپیہ تھا پاکستان نے جب ایک چوتھائی یعنی ایک ارب روپیہ کا مطالبہ کیا تو ہندوستان نے بیس کروڑ روپیہ سے زیادہ دینے سے انکار کر دیا طویل بحث کے بعد پاکستان کا حصہ پچھتر کروڑ روپیہ طے کیا گیا جس میں بیس کروڑ کی ادائیگی کے بعد ہندوستان نے مزید اقساط روک دیں اور کہا کہ باقی اقساط مسئلہ کشمیر کے حل کے بعد ادا کر دی جائیں گی کچھ عرصہ کے بعد سنٹرل بینک آف انڈیا نے پچاس کروڑ کی مزید ادائیگی کر دی لیکن پانچ کروڑ روپے ابھی تک ادا نہیں کئے گئے۔

(۶) دفاعی اثاثوں اور افواج کی تقسیم:

افواج کی تقسیم کے لئے یہ طے کیا گیا تھا کہ پاکستان میں شامل ہونے والے علاقوں کے تمام مسلمان فوجی پاکستان کواور ہندوستان میں شامل ہونے والے تمام علاقوں کے ہندو فوجی ہندوستان کو دے دیئے جائیں گے۔ دفاعی سازو سامان کے سلسلے میں یہ طے کیا گیا تھا کہ متحدہ ہندوستان کے دفاعی ساز و سامان کا ایک تہائی پاکستان کو ملے گا لیکن ہندوستان نے فوجی سازو سامان کی ادائیگی میں پاکستان کو بہت تھوڑا حصہ دیا۔

(۸) نہری پانی کا مسئلہ:

قیام پاکستان کے ابتدائی دور میں نہری پانی کی تقسیم کا تنازعہ بھی پیدا ہوگیا تھا۔ پنجاب کی غیر منصفانہ اور غلط طریقے سے تقسیم کی وجہ سے نہری پانی کا تنازعہ پیدا ہوا۔ ریڈ کلف نے حد بندی کے فیصلے میں دریائے راوی پر مادھو پور کا ہیڈ ورکس اور دریائے ستلج پر فیروز پور کا ہیڈ ورکس بھارت کو دے دیئے۔ اپریل 1947ء میں بھارت نے ان ہیڈ ورکس سے پاکستانی نہروں کا پانی بغیر پیشگی اطلاع کے بند کر دیا اس سے بھارت کا مقصد یہ تھا کہ ان نہروں سے سیراب ہونے والی پنجاب کی

WWW.USMANWEB.COM

زرعی زمین بے آب و گیاہ صحراؤں میں تبدیل ہو جائے چنانچہ پاکستان نے اقوام متحدہ سے رجوع کیا اور طویل مذکرات کے بعد 1960ء میں سندھ طاس معاہدہ طے پایا۔

(۸) انتظامی مسائل :

پاکستان کے قیام کے وقت کوئی مرکزی حکومت نہیں تھی وسائل کی بے انتہا کمی تھی یہاں تک کہ عام سرکاری دفتر کو چلانے کے لئے بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ کراچی کو پاکستان کا دارلحکومت بنایا گیا مرکزی حکومت کے کئی دفاتر سرکاری عمارات نہ ہونے کی وجہ سے پارکوں میں قائم کئے گئے تھے جو سرکاری ملازمین دفتری ریکارڈ کے ساتھ پاکستان آرہے تھے ان پر ہندوؤں نے حملہ کیا تھا جس سے بیش قیمت سرکاری ریکارڈ اور ان گنت قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔

(۹) معاشی مسائل :

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو بہت سے معاشی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا کیونکہ متحدہ ہندوستان میں انگریزوں کی یہ پالیسی رہی تھی کہ مسلم اکثریتی علاقوں کو معاشی لحاظ سے ترقی یافتہ نہ بننے دیا جائے اس لئے تقسیم کے بعد جو علاقے پاکستان کے پاس آئے وہ زرعی اور صنعتی لحاظ سے پسماندہ تھے۔ ذرائع نقل و حمل اور مواصلات کی صورت حال بھی انتہائی خراب تھی ۔ٹیلی فون ایکسچینج اور ریڈیو اسٹیشن ضرورت سے کم تھے۔ بینکوں کی تعداد بھی ضرورت سے بہت کم تھی۔

(۱۰) آئینی مسائل :

قیام پاکستان کے وقت آزادی ہند کے قانون 1947ء کے تحت 1935ء کے انڈیا ایکٹ کو بعض ضروری تبدیلیوں کے ساتھ عبوری آئین کے طور پر نافذ کر دیا گیا تھا۔ایک مستقل آئین کی تیاری کے لئے نئی دستور ساز اسمبلی کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی لیکن آئین کی تشکیل میں پاکستان کو بہت مشکلات پیش آئیں۔ آئین میں اسلامی اصولوں کے نفاذ اختیارات کی تقسیم ، جغرافیائی نمائندگی طرز حکومت قومی زبان اور انتخابات کے طریقہ کار کو طے کرنے میں کافی مشکلات در پیش تھیں اس لئے پاکستان میں دستور سازی کے عمل میں تقریباً نو سال کا عرصہ لگ گیا۔

FOR MORE NOTES, MCQS, ONLINE QUIZZES
ADAMJEECOACHING.BLOGSPOT.COM
WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

Pakistan Studies (Urdu) IX اہم کثیر الانتخابی سوالات اور معروضی سوالات

تشکیل پاکستان

نوٹ ۔ مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے لئے دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کیجئے؟

۱۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے سن ______ میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

ا۔ 1920ء
۲۔ ◆ 1913ء
۳۔ 1914ء
۴۔ 1924ء

۲۔ سر سید احمد خان وہ پہلے مسلمان سیاسی رہنما تھے جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ______ کا لفظ استعمال کیا۔

ا۔ ◆ قوم
۲۔ جماعت
۳۔ گروہ
۴۔ کمیونٹی

۳۔ مسلم لیگ کی بنیاد 1906ء میں ______ میں رکھی گئی۔

ا۔ لکھنو
۲۔ کلکتہ
۳۔ ◆ ڈھاکہ
۴۔ مدراس

۴۔ 1916ء میں قائد اعظم کی کوششوں سے کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ______ کے مقام پر ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے۔

ا۔ مدراس
۲۔ کراچی
۳۔ ◆ لکھنو
۴۔ ڈھاکہ

۵۔ 1930ء کا خطبہ صدارت الہٰ آباد میں ______ نے دیا۔

ا۔ سر سید احمد خان
۲۔ قائد اعظم
۳۔ ◆ علامہ اقبال
۴۔ نواب محسن الملک

۶۔ پاکستان کے صوبہ ______ کو باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔

ا۔ ◆ سندھ
۲۔ بلوچستان
۳۔ پنجاب
۴۔ سرحد

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۷۔ دوسری جنگ عظیم کا آغاز ________ میں ہوا۔

۱۔ 1932ء ۲۔ 1934ء

۳۔ 1937ء ۴۔ ♦ 1939ء

۸۔ دوسری جنگ عظیم کا خاتمہ سن ________ میں ہوا۔

۱۔ ♦ 1945 ۲۔ 1946

۳۔ 1950 ۴۔ 1952

۹۔ نہرو رپورٹ سن ________ میں پیش کی گئی۔

۱۔ ♦ 1928ء ۲۔ 1930ء

۳۔ 1937ء ۴۔ 1939ء

۱۰۔ فرائضی تحریک کے بانی ________ تھے۔

۱۔ ♦ حاجی شریعت اللہ ۲۔ شیخ احمد سرہندی

۳۔ سید احمد شہید بریلوی ۴۔ حاجی شریعت اللہ

۱۱۔ سندھ کو 712ء میں ________ نے فتح کیا۔

۱۔ ظہیر الدین بابر ۲۔ شہاب الدین غوری

۳۔ محمود غزنوی ۴۔ ♦ محمد بن قاسم

۱۲۔ ________ نے قرآن پاک کا فارسی میں پہلی مرتبہ ترجمہ کیا۔

۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد ۲۔ ♦ شاہ ولی اللہؒ

۳۔ شاہ عبد العزیزؒ ۴۔ آخوند عزیز اللہ

۱۳۔ پیر پگارو کی انگریزوں کے خلاف جدو جہد ________ کے نام سے مشہور ہوئی۔

۱۔ تحریک مجاہدین ۲۔ ہندوستان چھوڑو تحریک

۳۔ تحریک ترک موالات ۴۔ ♦ حر تحریک

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۴۔ رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ________ ہے۔

۱۔ سندھ
۲۔ ♦ بلوچستان
۳۔ پنجاب
۴۔ سرحد

۱۵۔ قائد اعظم نے مسلمانوں کو سن ________ میں یوم نجات منانے کا مشورہ دیا۔

۱۔ ♦ 22دسمبر 1939ء
۲۔ مارچ 1940ء
۳۔ فروری 1941ء
۴۔ 29مارچ 1942ء

۱۶۔ 3جون ________ برطانوی حکومت کی طرف سے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا۔

۱۔ 1939ء
۲۔ 1940ء
۳۔ 1942ء
۴۔ ♦ 1947ء

۱۷۔ قرارداد پاکستان کو 23مارچ 1940ء میں ________ نے پیش کیا۔

۱۔ قائد اعظم
۲۔ علامہ اقبال
۳۔ ♦ مولوی اے کے فضل الحق
۴۔ چوہدری خلیق الزماں

۱۸۔ دسمبر 1885ء میں ایک انگریز اے او ہیوم ________ سیاسی پارٹی قائم کی۔

۱۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن
۲۔ ♦ انڈین نیشنل کانگریس
۳۔ یونینسٹ پارٹی
۴۔ مزدور رہنما پارٹی

۱۹۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے پہلے صدر ________ تھے۔

۱۔ نواب وقار الملک
۲۔ نواب محسن الملک
۳۔ مولانا محمد علی جوہر
۴۔ ♦ سر آغا خان

۲۰۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے پہلے جنرل سیکریٹری ________ منتخب ہوئے۔

۱۔ حکیم اجمل خان
۲۔ نواب سلیم اللہ خان
۳۔ ♦ سید علی حسن بلگرامی
۴۔ نواب وقار الملک

WWW.USMANWEB.COM

۲۱۔ قائد اعظم کی کوششوں سے کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ______ میں میثاق لکھنو طے پایا۔

ا۔ ♦ 1912ء ۲۔ 1916ء

۳۔ 1918ء ۴۔ 1920ء

۲۲۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے مشہور چودہ نکات مشہور کانگریسی لیڈر ______ کے جواب میں 1929ء میں پیش کئے۔

ا۔ ♦ پنڈت موتی لعل نہرو ۲۔ جواہر لعل نہرو

۳۔ مہاتما گاندھی ۴۔ مولانا ابوالکلام آزاد

۲۳۔ 1933ء میں چوہدری رحمت علی نے ______ کو تصور پاکستان کا نام دیا۔

ا۔ چوہدری رحمت علی ۲۔ قائد اعظم

۳۔ ♦ علامہ اقبال ۴۔ الطاف حسین حالی

۲۴۔ آزادی کے وقت برصغیر میں تقریباً ______ نیم خود مختار ریاستیں تھی۔

ا۔ 350 ۲۔ 400

۳۔ ♦ 450 ۴۔ 540

۲۵۔ پنجاب میں سول نافرمانی کی تحریک کے دوران ______ نے پنجاب سیکرٹریٹ سے یونین جیک اتار کر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرایا۔

ا۔ محترمہ وقار انساءنون ۲۔ محترمہ فاطمہ جناح

۳۔ ♦ محترمہ صغریٰ فاطمہ ۴۔ محترمہ سلمٰی تصدق حسین

۲۶۔ قیام پاکستان کے وقت فرقہ وارانہ فسادات میں تقریباً ______ لاکھ افراد قتل ہوئے۔

ا۔ بارہ ۲۔ ♦ پندرہ

۳۔ سترہ ۴۔ انیس

۲۷۔ برصغیر کے مسلمان رہنما ______ کے کتابچہ "اسباب بغاوت ہند" تحریر کیا۔

ا۔ مولانا محمد علی جوہر ۲۔ الطاف حسین حالی

۳۔ علامہ اقبال ۴۔ ♦ سر سید احمد خان

۲۸۔ علی گڑھ تحریک کے زیر اثر 1862ء میں غازی پور میں ______ کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۔ یتیم خانہ
۲۔ ◆ سائنٹیفک سوسائٹی
۳۔ اسلامی لائبریری
۴۔ وکٹوریہ اسکول

۲۹۔ برصغیر میں آزادی کی جنگ سن ______ میں لڑی گئی۔

۱۔ 1841ء
۲۔ 1850ء
۳۔ 1853ء
۴۔ ◆ 1857ء

۳۰۔ شاہ ولی اللہ کا اصل نام ______ تھا۔

۱۔ شاہ عبد الرحیم
۲۔ ◆ قطب الدین
۳۔ حفیظ الملک
۴۔ تاج الدین

۳۱۔ پاکستان 30 ستمبر سن ______ کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

۱۔ ◆ 1947ء
۲۔ 1948ء
۳۔ 2949ء
۴۔ 1960ء

۳۲۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے یکم جولائی 1948ء ______ کا افتتاح کیا۔

۱۔ پنجاب یونیورسٹی
۲۔ ◆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان
۳۔ حبیب بینک لمیٹڈ
۴۔ کاٹن ٹیکسٹائل ملز

۳۳۔ کانگریس وزارتیں سن 1937ء میں قائم ہوئیں اور ان کا خاتمہ سن ______ میں ہوا

۱۔ ◆ 1939ء
۲۔ 1940ء
۳۔ 1945ء
۴۔ 1946ء

۳۴۔ پاکستان کو تسلیم کرنے والا پہلا ملک ______ تھا۔

۱۔ ◆ ایران
۲۔ عراق
۳۔ ترکی
۴۔ افغانستان

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۳۵۔ ________ نے لندن سے ایک پمفلٹ اب یا کبھی نہیں (Now or Never) شائع کیا۔

ا۔ ◆ چوہدری رحمت علی ۲۔ مولانا محمد علی جوہر
۳۔ قائد اعظم ۴۔ سر اسٹیفورڈ کرپس

۳۶۔ شاہ ولی اللہ سن ________ میں دہلی کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔

ا۔ ◆ 1703ء ۲۔ 1603ء
۳۔ 1520ء ۴۔ 1423ء

۳۷۔ احمد شاہ ابدالی نے سن ________ میں پانی پت کی تیسری جنگ میں مرہٹوں کو عبرتناک شکست دی۔

ا۔ ◆ 1703ء ۲۔ 1603ء
۳۔ 1520ء ۴۔ 1423ء

۳۸۔ "حجۃ الوداع" ________ علیہ کی مشہور کتاب ہے۔

ا۔ الطاف حسین حالی ۲۔ ◆ شاہ ولی اللہؒ
۳۔ شاہ عبد العزیز ۴۔ علامہ اقبال

۳۹۔ سید احمد شہید بریلوی سن ________ میں رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔

ا۔ 1762ء ۲۔ ◆ 1786ء
۳۔ 1826ء ۴۔ 1831ء

۴۰۔ سید احمد شہید بریلوی نے دینی تعلیم ________ سے حاصل کی۔

ا۔ شاہ ولی اللہ ۲۔ ◆ شاہ عبد العزیز
۳۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۴۔ حاجی شریعت اللہ

۴۱۔ سید احمد شہید بریلوی سن ________ میں سندھ آئے اور پیر پگارو کو مدد کے لئے درخواست کی۔

ا۔ 1786ء ۲۔ ◆ 1826ء
۳۔ 1831ء ۴۔ 1840ء

WWW.USMANWEB.COM

۴۲۔ بدلی کی قوتوں کے خلاف جہاد میں ______ اپنے چھ ہزار پیروکاروں کے ساتھ شہید احمد شہید بریلوی کے ساتھ شریک ہوگئے۔

ا۔ شاہ عبد العزیز
۲۔ ♦ شاہ اسماعیل شہید
۳۔ پیر پگارو
۴۔ حاجی شریعت اللہ

۴۳۔ ______ نے احمد شاہ ابدالی کو خط لکھا اور درخواست کی کہ وہ مرہٹوں کے ظلم و ستم سے ہندوستان کے مسلمانوں کو نجات دلائے۔

ا۔ ♦ شاہ ولی اللہ
۲۔ سید احمد شہید بریلوی
۳۔ شاہ عبد العزیز
۴۔ حاجی شریعت اللہ

۴۴۔ سکھوں کے خلاف جہاد میں ______ کو امیر المومنین کا منصب دیا گیا۔

ا۔ شاہ اسماعیل شہید
۲۔ حاجی شریعت اللہ
۳۔ احمد شاہ ابدالی
۴۔ ♦ سید احمد شہید بریلوی

۴۵۔ مجاہدین اور سکھوں کے درمیان سخت معرکہ آرائی کے بعد سن ______ میں سید احمد شہید بریلوی نے جام شہادت نوش کیا۔

ا۔ 1703ء
۲۔ ♦ 1831ء
۳۔ 1520ء
۴۔ 1423ء

۴۶۔ حاجی شریعت اللہ سن ______ فرید پور (بنگال) میں پیدا ہوئے۔

ا۔ ♦ 1761ء
۲۔ 1786ء
۳۔ 1696ء
۴۔ 1826ء

۴۷۔ ______ کے نتیجہ میں بنگالی مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی حالت بہتر ہوئی اور بڑی حد تک مزارعین کے حقوق کا تحفظ ہوگیا۔

ا۔ تحریک مجاہدین
۲۔ ♦ فرائضی تحریک
۳۔ تحریک ریشمی رومال
۴۔ کسان تحریک

WWW.USMANWEB.COM

۴۸۔ محمد حسین عرف دو دو میاں ________ کے فرزند تھے۔

ا۔ سید احمد شہید بریلوی
۲۔ ◆ حاجی شریعت اللہ
۳۔ شاہ اسماعیل شہید
۴۔ شاہ ولی اللہ

۴۹۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں میں بیداری کے لئے جس تحریک کا آغاز کیا وہ ________ تحریک کہلاتی ہے۔

ا۔ تحریک جہاد
۲۔ علمی تحریک
۳۔ فرائضی تحریک
۴۔ ◆ علی گڑھ تحریک

۵۰۔ کتابچہ "اسباب بغاوت ہند" ________ نے تحریر کیا تھا۔

ا۔ مولانا محمد علی جوہر
۲۔ چوہدری رحمت علی
۳۔ ◆ سر سید احمد خان
۴۔ مولانا شبلی نعمانی

۵۱۔ ________ وہ پہلے مسلمان رہنما تھے جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے "قوم" کی اصلاح استعمال کی۔

ا۔ قائد اعظم
۲۔ مولانا محمد علی جوہر
۳۔ ◆ سر سید احمد خان
۴۔ علامہ اقبال

۵۲۔ دسمبر سن ________ میں ایک انگریز اے او ہیوم نے انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم کی تھی۔

ا۔ 1804ء
۲۔ 1857ء
۳۔ ◆ 1885ء
۴۔ 1890ء

۵۳۔ آل انڈیا مسلم لیگ سن ________ میں قائم ہوئی۔

ا۔ 1903ء
۲۔ ◆ 1906ء
۳۔ 1910ء
۴۔ 1915ء

۵۴۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے پہلے سیکریٹری جنرل ________ تھے۔

ا۔ محسن الملک
۲۔ نواب وقار الملک
۳۔ حکیم اجمل خان
۴۔ ◆ سید علی حسن بلگرامی

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۵۵۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے وقت ________ کو اس کا صدر مقام بنایا گیا۔

۱۔ ڈھاکہ
۲۔ کلکتہ
۳۔ ♦ علی گڑھ
۴۔ لکھنو

۵۶۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ میں شمولیت سن ________ میں اختیار کی۔

۱۔ دسمبر 1906ء
۲۔ اکتوبر 1910ء
۳۔ ♦ اکتوبر 1913ء
۴۔ دسمبر 1916ء

۵۷۔ سر سید احمد خان نے محمڈن اینگلو اورنٹیل کالج ________ میں قائم کیا۔

۱۔ ممبئی
۲۔ بہار
۳۔ ♦ علی گڑھ
۴۔ دہلی

۵۸۔ سن ________ میں سندھ صوبہ بن گیا۔

۱۔ 1925ء
۲۔ 1930ء
۳۔ ♦ 1935ء
۴۔ 1937ء

۵۹۔ قائد اعظم کی کوششوں سے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان سن ________ میں ایک سمجھوتہ طے پایا جو میثاق لکھنو کے نام سے معروف ہے۔

۱۔ 1913ء
۲۔ 1914ء
۳۔ ♦ 1916ء
۴۔ 1920ء

۶۰۔ نہرو رپورٹ سن ________ منظر عام پر آئی۔

۱۔ 1920ء
۲۔ 1925ء
۳۔ ♦ 1928ء
۴۔ 1929ء

۶۱۔ نہرو رپورٹ کے جواب میں قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے چودہ نکات سن ________ میں پیش کئے۔

۱۔ 1920ء
۲۔ 1925ء
۳۔ 1928ء
۴۔ ♦ 1929ء

WWW.USMANWEB.COM

۶۲۔ قائد اعظم کے چودہ نکات میں صوبہ ________ کو ممبئی سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۱۔ ♦ سندھ ۲۔ بنگال

۳۔ بلوچستان ۴۔ پنجاب

۶۳۔ 28جنوری 1933ء میں ________ نے ایک پمفلٹ "اب نہیں تو کبھی نہیں" میں لفظ پاکستان تجویز کیا۔

۱۔ قائد اعظم ۲۔ چوہدری خلیق الزماں

۳۔ ♦ چوہدری رحمت علی ۴۔ مولانا عبد الحلیم شرر

۶۴۔ ________ نے برصغیر پاک و ہند میں قرآن پاک کا پہلی مرتبہ فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔

۱۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ۲۔ ♦ شاہ ولی اللہ

۳۔ خواجہ معین الدین چشتی ۴۔ شیخ احمد سرہندی

۶۵۔ قائد اعظم سن ________ میں آل انڈیا مسلم لیگ مین شامل ہوئے اور سن 1934ء میں وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔

۱۔ ♦ 1913ء ۲۔ 1603ء

۳۔ 1520ء ۴۔ 1423ء

۶۶۔ اردو ہندی تنازعہ سن ________ میں ظاہر ہوا۔

۱۔ ♦ 1967ء ۲۔ 1860ء

۳۔ 1867ء ۴۔ 1880ء

۶۷۔ سر سید احمد خان نے 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ________ شروع کی۔

۱۔ خاکسار تحریک ۲۔ مفاہمت تحریک

۳۔ ♦ علی گڑھ تحریک ۴۔ فرائضی تحریک

۶۸۔ قائد اعظم نے 1905ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی رکنیت اختیار کی اور انہوں نے ________ میں انڈین نیشنل کانگریس کی رکنیت سے استعفیٰ دیا۔

۱۔ 1913ء ۲۔ 1916ء

۳۔ ♦ 1920ء ۴۔ 1928ء

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۶۹۔ سن ______ میں مسلم لیگ کے پٹنہ کے اجلاس میں محمد علی جناح کو قائد اعظم کے خطاب سے نوازا گیا۔

ا۔ 1930ء
۲۔ 1934ء
۳۔ ♦ 1938ء
۴۔ 1940ء

۷۰۔ 22دسمبر ____ کو مسلمانوں نے کانگریس وزارتوں کے استعفوں پر قائد اعظم محمد علی جناح کے مشورے پر یوم نجات منایا۔

ا۔ 1703ء
۲۔ 1603ء
۳۔ ♦ 1939ء
۴۔ 1423ء

۷۱۔ کرپس مشن 23مارچ ______ کو ہندوستان آیا۔

ا۔ 1940ء
۲۔ ♦ 1942ء
۳۔ 1945ء
۴۔ 1946ء

۷۲۔ شملہ کانفرنس کی نمائندگی مولانا ابوالکلام آزاد نے کی جبکہ مسلم لیگ کی نمائندگی ______ نے کی۔

ا۔ ♦ قائداعظم محمد علی جناح
۲۔ لیاقت علی خان
۳۔ سر محمد شفیع
۴۔ نواب افتخار حسین ممدوٹ

۷۳۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ______ کو ہندوستان کا وائسرائے بنایا گیا۔

ا۔ لارڈ کرزن
۲۔ ♦ لارڈویول
۳۔ سر اسٹیفورڈ کرپس
۴۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن

۷۴۔ دسمبر سن ______ کے انتخابات میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی تمام 30کی 30نشستیں جیت لیں۔

ا۔ 1937ء
۲۔ 1938ء
۳۔ ♦ 1945ء
۴۔ 1946ء

۷۵۔ فروری سن 1996ءمیں صوبائی انتخابات میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی 495 نشستوں میں سے ____ پر کامیابی حاصل کی۔

ا۔ 400
۲۔ 410
۳۔ 420
۴۔ ♦ 430

WWW.USMANWEB.COM

۷۶۔ سن 1946ء میں دوبارہ انتخاب ہونے پر مسلم لیگ نے صوبہ ____ میں تمام نشستوں پر کامیابی حاصل کر کے اپنی حکومت بنائی

ا۔ پنجاب ۲۔ بنگال

۳۔ ♦ سندھ ۴۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ

۷۷۔ مارچ 1947ء میں ______ کو ہندوستان کا وائسرائے بنا کر بھیجا گیا۔

ا۔ لارڈ کرزن ۲۔ سر سائرل ریڈ کلف

۳۔ لارڈ ویول ۴۔ ♦ لارڈ ماؤنٹ بیٹن

۷۸۔ برصغیر کی تقسیم کا اعلان سن ______ میں کیا گیا۔

ا۔ فروری 1946ء ۲۔ مارچ 1947ء

۳۔ ♦ 3جون 1947ء ۴۔ 14اگست 1947ء

۷۹۔ برطانوی پارلیمنٹ نے سن ____ میں قانون آزادی ہند منظور کیا۔

ا۔ 15مارچ1946 ۲۔ 7جون 1946

۳۔ 3جون 1947 ۴۔ ♦ 16جولائی1947

۸۰۔ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے لئے قائم کئے گئے حد بندی کمیشن کا سربراہ ______ تھا۔

ا۔ سر جان سائمن ۲۔ سر ایفورڈ کرپس

۳۔ ♦ سر سائرل ریڈ کلف ۴۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن

۸۱۔ قرارداد پاکستان سن ______ کو منظور کی گئی۔

ا۔ 25جنوری 1935 ۲۔ 6جون 1938

۳۔ 23مارچ 1939 ۴۔ ♦ 23مارچ 1940

۸۲۔ سن 1941ء میں ______ نے اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد پاکستان کانفرنس کی صدارت فرمائی۔

ا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن ۲۔ ♦ قائد اعظم محمد علی جناح

۳۔ مولانا ابوالکلام آزاد ۴۔ جسٹس دین محمد

۸۳۔ مسلم لیگ کا پہلا سالانہ اجلاس دسمبر 1907ء کو ________ میں منعقد ہوا۔

ا۔ ◆ کراچی
۲۔ لاہور
۳۔ کوئٹہ
۴۔ پشاور

۸۴۔ ___ پہلا صوبہ تھا جس میں مسلم لیگ نے اکتوبر 1938ء میں ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مسلم اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں کی حکومت قائم کی جائے۔

ا۔ پنجاب
۲۔ بنگال
۳۔ ◆ سندھ
۴۔ بلوچستان

۸۵۔ 23 مارچ 1941ء کو ________ میں یوم پاکستان منایا گیا اور قاضی محمد عیسیٰ کی قیادت میں ایک بڑی ریلی نکالی گئی۔

ا۔ کراچی
۲۔ لاہور
۳۔ فیصل آباد
۴۔ ◆ کوئٹہ

۸۶۔ سن ________ میں بلوچستان مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن قائم ہوئی۔

ا۔ 1939ء
۲۔ 1940ء
۳۔ 1941ء
۴۔ ◆ 1943ء

۸۷۔ قائداعظم محمد علی جناح کے مطالبہ پر 1927ء میں ________ میں دستوری اصلاحات کا آغاز ہوا۔

ا۔ صوبہ سندھ
۲۔ صوبہ پنجاب
۳۔ صوبہ بلوچستان
۴۔ ◆ شمال مغربی سرحدی صوبہ

۸۸۔ ________ نے بلوچستان میں مسلم لیگ قائم کی۔

ا۔ میر جعفر خان جمالی
۲۔ ◆ قاضی محمد عیسیٰ
۳۔ سردار باز خان
۴۔ نواب محمد خان جوگیزئی

۸۹۔ صوبہ سرحد سے ________ نے قرارداد پاکستان کی تائید و توثیق کی۔

ا۔ خان عبد الغفار خان
۲۔ میر احمد یار خان
۳۔ ◆ سردار اورنگزیب
۴۔ جسٹس اورنگزیب

WWW.USMANWEB.COM

۹۰۔ 1945ءتک پاکستان کے ______ میں مسلم لیگ کو منظم نہیں کیا جاسکا تھا۔

ا۔ صوبہ پنجاب ۲۔ صوبہ سندھ

۳۔ صوبہ بلوچستان ۴۔ ◆ شمال مغربی سرحدی صوبہ

۹۱۔ سن 1939ء میں ______ میں ایبٹ آباد کے مقام پر مسلم لیگ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

ا۔ صوبہ بنگال ۲۔ صوبہ پنجاب

۳۔ ◆ شمال مغربی سرحدی صوبہ ۴۔ صوبہ بلوچستان

۹۲۔ مسلم لیگ نے سن 1947ء میں ______ میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔

ا۔ صوبہ سندھ ۲۔ صوبہ پنجاب

۳۔ ◆ شمال مغربی سرحدی صوبہ ۴۔ صوبہ بلوچستان

۹۳۔ ______ نے 15جون 1948ءکو قوم سے خطاب کیا اور انہیں صوبائیت اور نسل پرستی کے خطرات سے آگاہ کیا۔

ا۔ لیاقت علی خان ۲۔ قاضی محمد عیسیٰ

۳۔ سردار عبد الرب نشتر ۴۔ ◆ قائد اعظم محمد علی جناح

۹۴۔ تقسیم ہند کے نتیجہ میں تقریباً ______ مسلمان بے گھر کر دیئے گئے اور انہیں پاکستان ہجرت کر کے پناہ لینے پر مجبور کر دیا گیا۔

ا۔ 30لاکھ ۲۔ 45لاکھ

۳۔ ◆ 65لاکھ ۴۔ 80لاکھ

۹۵۔ 30اکتوبر 1947ءکو ______ نے لاہور میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا اور یہ اعلان کیا کہ تمام پاکستانیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مہاجرین کی ہر ممکن مدد کریں۔

ا۔ لیاقت علی خان ۲۔ راجہ غضنفر علی خان

۳۔ میاں ممتاز احمد خان دولتانہ ۴۔ ◆ قائد اعظم

WWW.USMANWEB.COM

۹۶۔ سن ______ میں قائد اعظم محمد علی جناح نے سرکاری ملازمین سے خطاب کیا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ خود کو عوام کا خادم ثابت کریں۔

ا۔ 30جولائی1947ء ۲۔ 30اکتوبر 1947ء

۳۔ ♦ 25مارچ 1948ء ۴۔ 15جون1948ء

۹۷۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح سن ______ میں کیا۔

ا۔ 15 ستمبر 1947ء ۲۔ 30اکتوبر1947ء

۳۔ 15جون 1948ء ۴۔ ♦ یکم جولائی 1948ء

۹۸۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران صوبہ سندھ میں ______ نے مسلح جدوجہد شروع کی۔

ا۔ حاجی شریعت اللہ ۲۔ سید احمد شہید بریلوی

۳۔ ♦ سید صبغت اللہ پیر پگارو ۴۔ شیخ عبد الحمید سندھی

۹۹۔ تقسیم بنگال ______ میں وائسرائے لارڈ کرزن کے عہد میں ہوئی۔

ا۔ 15مارچ 1901ء ۲۔ 20فروری 1902ء

۳۔ ♦ 16اکتوبر 1905ء ۴۔ 15نومبر 1906ء

۱۰۰۔ تقسیم بنگال کی تنسیخ ______ میں ہوئی۔

ا۔ 18نومبر 1906ء ۲۔ 4اپریل 1908ء

۳۔ 30نومبر 1910ء ۴۔ ♦ 12 نومبر 1911ء

۱۰۱۔ سندھ مسلم لیگ سن ______ میں کراچی میں قائم ہوئی۔

ا۔ 1906ء ۲۔ ♦ 1907ء

۳۔ 1908ء ۴۔ 1912ء

۱۰۲۔ شملہ وفد 35ارکان پر مشتمل تھا اس وفد نے ______ کی قیادت میں ہندوستان کے وائسرائے سے ملاقات کی۔

ا۔ نواب محسن الملک ۲۔ ♦ سر آغا خان

۳۔ سید علی حسن بلگرامی ۴۔ قائد اعظم

WWW.USMANWEB.COM

۱۰۳۔ کابینہ مشن ہندوستان میں ______ میں آیا۔

ا۔ 12فروری 1940ء
۲۔ 23مارچ 1942ء
۳۔ 15جولائی 1945ء
۴۔ ♦ 24مارچ 1946ء

۱۰۴۔ عظیم فلسفی شاعر علامہ اقبال ______ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔

ا۔ 6ستمبر 1867ء
۲۔ 8جولائی 1872ء
۳۔ ♦ 9نومبر 1877ء
۴۔ 25دسمبر 1876ء

۱۰۵۔ سن 1937ء کے انتخابات کے بعد کانگریس وزارتیں ______ صوبوں میں قائم ہوئیں۔

ا۔ پانچ
۲۔ چھ
۳۔ ♦ آٹھ
۴۔ دس

۱۰۶۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن آخری وائسرائے ہند کی حیثیت سے ______ میں ہندوستان آیا۔

ا۔ 12مارچ 1945ء
۲۔ 25فروری 1946ء
۳۔ ♦ 22مارچ 1947ء
۴۔ 14اگست 1947ء

۱۰۷۔ ______ کو مسز سروجنی نائیڈو نے "ہند مسلم اتحاد کا سفیر" قرار دیا۔

ا۔ پنڈت موتی لعل نہرو
۲۔ مہاتما گاندھی
۳۔ ڈبلیو سی بینر جی
۴۔ ♦ قائد اعظم محمد علی جناح

۱۰۸۔ ______ برصغیر میں آخری مغل بادشاہ تھا۔

ا۔ جلال الدین اکبر
۲۔ محمد شاہ رنگیلا
۳۔ اورنگزیب عالمگیر
۴۔ ♦ بہادر شاہ ظفر

۱۰۹۔ ______ 1946ء کو عبوری حکومت کے وزیر خزانہ تھے۔

ا۔ پنڈت موتی لعل نہرو
۲۔ سر محمد شفیع
۳۔ ♦ لیاقت علی خان
۴۔ خواجہ ناظم الدین

WWW.USMANWEB.COM

۱۱۰۔ برصغیر "زمیندار" اخبار ________ نے جاری کیا۔

۱۔ مولانا عبد الحلیم شرر ۲۔ مولانا عبد الحمید سالک

۳۔ مولانا حسرت موہانی ۴۔ ♦ مولانا ظفر علی خان

۱۱۱۔ قرار داد پاکستان کی 23مارچ 1940ء میں منظور ہوئی اسے ________ نے پیش کیا۔

۱۔ قائد اعظم محمد علی جناح ۲۔ ♦ مولوی اے کے فضل الحق

۳۔ سر آغا خان ۴۔ چوہدری خلیق الزماں

۱۱۲۔ قرار داد پاکستان کی 23مارچ 1940ء میں منظوری کے بعد سب سے پہلے اس کی تائید ________ نے کی۔

۱۔ چوہدری رحمت علی ۲۔ ♦ چوہدری خلیق الزماں

۳۔ سر آغا خان ۴۔ سید علی حسن بلگرامی

۱۱۳۔ 3جون 1947ء کے منصوبہ کا اعلان ________ نے کیا۔

۱۔ جواہر لعل نہرو ۲۔ لارڈ منٹو

۳۔ لارڈ ویول ۴۔ ♦ لارڈ ماؤنٹ بیٹن

۱۱۴۔ سن 1712ء میں سندھ کی فتح کے وقت سندھ پر ________ کی حکومت تھی۔

۱۔ راجا موہن رائے ۲۔ راجا اشوک چند

۳۔ پرتھوی راج چوہان ۴۔ ♦ رجا داہر

۱۱۵۔ کانگریس نے عدم تعاون کی تحریک سن ________ میں شروع کی۔

۱۔ مارچ 1918ء ۲۔ اپریل 1919ء

۳۔ ستمبر 1920ء ۴۔ ♦ دسمبر 1921ء

۱۱۶۔ 3جون کے منصوبہ کے مطابق ہندوستان پر برطانوی راج کا خاتمہ سن ________ میں طے ہونا طے پایا

۱۔ 6مئی 1946ء ۲۔ 14اگست 1946ء

۳۔ ♦ 14اگست 1947ء ۴۔ 8جون 1949

WWW.USMANWEB.COM

۱۱۷۔ ______ کی بدولت گورنمنٹ اوف انڈیا ایکٹ 1935ء کے تحت صوبہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر دیا گیا۔

۱۔ شملہ وفد
۲۔ تحریک خلافت
۳۔ عدم تعاون کی تحریک
۴۔ ♦ سائمن کمیشن رپورٹ

۱۱۸۔ مارچ 1707ء میں ______ کے انتقال کے بعد برصغیر طوائف الملوکی اور افرا تفری کا شکار ہو گیا۔

۱۔ جلال الدین اکبر
۲۔ نور الدین جہانگیر
۳۔ ♦ اورنگزیب عالمگیر
۴۔ بہادر شاہ ظفر

۱۱۹۔ سید احمد شہید بریلوی کی جدو جہد کی مہم ______ کے نام سے مشہور و معروف۔

۱۔ مزدور رہنما تحریک
۲۔ خاکسار تحریک
۳۔ ♦ تحریک مجاہدین
۴۔ فرائضی تحریک

۱۲۰۔ ______ نے برصغیر میں بت پرستی اور شرک کے خلاف ایک زبردست مہم کا آغاز کیا اور مسلمانوں کو اللہ کی توحید کا درس دیا۔

۱۔ ♦ سید احمد شہید بریلوی
۲۔ حاجی شریعت اللہ
۳۔ شاہ ولی اللہ
۴۔ شاہ عبد العزیز

۱۲۱۔ ______ نے سردار یار محمد اور اس کے بھائی سلطان محمد خان کو سید احمد شہید بریلوی کے خلاف سازش کرنے کے لئے رشوت دی۔

۱۔ مہاراجہ پھول سنگھ
۲۔ راجا داہر
۳۔ ♦ مہاراجہ رنجیت سنگھ
۴۔ راجا گنپت رائے

۱۲۲۔ ______ کا بنیادی مقصد ان غیر اسلامی رسوم و رواج کو مٹانا تھا جو بنگالی مسلمانوں میں سرائیت کر گئی تھی۔

۱۔ کسان تحریک
۲۔ تحریک ریشمی رومال
۳۔ ♦ فرائضی تحریک
۴۔ تحریک مجاہدین

۱۲۳۔ ______ بنگال کے مسلمان مزارعین کے حقوق کے عظیم علمبردار بن گئے۔

۱۔ سید احمد شہید بریلوی
۲۔ حاجی شریعت اللہ
۳۔ ♦ محمد محسن عرف دو دومیاں
۴۔ سر سید احمد خان

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۲۴۔ "اسباب بغاوت ہند" اور "ہندوستان کے وفادار مسلمان" نامی کتابچے ______ نے تحریر کیے۔

ا۔ مولانا ظفر علی خان
۲۔ مولانا عبد الحلیم شرر
۳۔ ◆ سر سید احمد خان
۴۔ مولانا حسرت موہانی

۱۲۵۔ ______ نے مسلمانوں کو کانگریس سے علیحدہ رہنے کا مشورہ دیا کیونکہ وہ ہندوؤں کے خود غرضانہ عزائم سے آگاہ ہو گئے تھے۔

ا۔ علامہ اقبال
۲۔ قائد اعظم محمد علی جناح
۳۔ ◆ سر سید احمد خان
۴۔ نواب سلیم اللہ خان

۱۲۶۔ میثاق لکھنو کے تحت مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلم اراکین کی تعداد ______ طے پائی۔

ا۔ نصف
۲۔ ◆ ایک تہائی
۳۔ دو تہائی
۴۔ تین چوتھائی

۱۲۷۔ انیسویں صدی میں دو قومی نظریہ سب سے پہلے ______ نے پیش کیا۔

ا۔ چوہدری رحمت علی
۲۔ مولانا عبد الحلیم شرر
۳۔ ◆ سر سید احمد خان
۴۔ قائد اعظم محمد عی جناح

۱۲۸۔ منٹو پارک لاہور کا موجودہ نام ______ ہے جہاں 23مارچ 1940ء کو قرار داد پاکستان منظور ہوئی۔

ا۔ قائد اعظم پارک
۲۔ ◆ اقبال پارک
۳۔ لیاقت باغ
۴۔ نیشنل پارک

۱۲۹۔ ترکی میں خلافت کو قائم رکھنے کی حمایت برصغیر میں جو تحریک شروع کی گئی وہ ______ کہلاتی ہے۔

ا۔ تحریک مجاہدین
۲۔ تحریک ریشمی رومال
۳۔ ◆ تحریک خلافت
۴۔ تحریک علی گڑھ

۱۳۰۔ برصغیر میں تحریک خلافت سن ______ میں شروع ہوئی۔

ا۔ 1918ء
۲۔ ◆ 1919ء
۳۔ 1920ء
۴۔ 1939ء

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۳۱۔ قائد اعظم محمد علی جناح سن ________ میں پیدا ہوئے۔

ا۔ 21اپریل 1838ء ۲۔ 28مارچ 1865ء

۳۔ ♦ 25دسمبر 1876ء ۴۔ 9نومبر 1877ء

۱۳۲۔ سن 1866ء میں ________ نے برصغیر میں دارالعلوم دیو بند قائم کیا۔

ا۔ علامہ شبلی نعمانی ۲۔ سید سلیمان ندوی

۳۔ ♦ مولانا محمد قاسم نانوتوی ۴۔ مولانا ابوا لکلام آزاد

۱۳۳۔ ________ نے سن 1904ء میں برصغیر میں مدرسہ منظر الا سلام بریلی قائم کیا۔

ا۔ شاہ ولی اللہ ۲۔ ♦ مولانا احمد رضا خان بریلوی

۳۔ سید احمد شہید بریلوی ۴۔ شاہ اسماعیل شہید

۱۳۴۔ پہلی گول میز کانفرنس کا اجلاس سن ________ میں منعقد ہوا۔

ا۔ 1927ء ۲۔ 1928ء

۳۔ 1929ء ۴۔ ♦ 1930ء

۱۳۵۔ دوسری گول میز کانفرنس 7 ستمبر 1931ء کو منعقد ہوئی جبکہ تیسری گول میز کانفرنس کا اجلاس سن ________ میں لندن میں منعقد ہوا۔

ا۔ ♦ 1932ء ۲۔ 1935ء

۳۔ 1936ء ۴۔ 1937ء

۱۳۶۔ ________ وہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی۔

ا۔ بیگم وقارانساء نون ۲۔ محترمہ صغریٰ

۳۔ ♦ بیگم جہاں آرا شاہنواز ۴۔ محترمہ فاطمہ جناح

۱۳۷۔ ________ وہ ہندستانی رہنما تھے جنہوں نے پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت نہیں کی۔

ا۔ مولانا محمد علی جوہر ۲۔ سر محمد شفیع

۳۔ محمد علی جناح ۴۔ ♦ مہاتما گاندھی

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۳۸۔ ________ وہ مشہور ہندو رہنما تھا جس نے سن 1943ء میں برصغیر کی تقسیم کا فارمولہ پیش کیا۔

۱۔ پنڈت موتی لعل نہرو
۲۔ مہاتما گاندھی
۳۔ کرشنا مہتا
۴۔ ◆ راج گوپال اچاریہ

۱۳۹۔ سن 1946ء میں مسلم لیگ نے ________ کی سربراہی میں بنگال میں وزارت بنائی۔

۱۔ خواجہ ناظم الدین
۲۔ مولوی فضل الحق
۳۔ سید علی حسن بلگرامی
۴۔ ◆ حسین شہید سہروردی

۱۴۰۔ سن 1946ء میں مسلم لیگ نے ________ کی سربراہی میں سندھ میں وزارت قائم کی۔

۱۔ ◆ سر غلام حسین ہدیت اللہ
۲۔ آئی آئی چندریگر
۳۔ علامہ آئی آئی قاضی
۴۔ سر عبد اللہ ہارون

۱۴۱۔ قائد اعظم محمد علی جناح کا انتقال سن ________ میں ہوا۔

۱۔ ◆ 11ستمبر 1948ء
۲۔ 9نومبر 1948ء
۳۔ 6ستمبر 1949ء
۴۔ 13دسمبر 1949ء

۱۴۲۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل ________ تھے۔

۱۔ ملک غلام محمد
۲۔ خواجہ ناظم الدین
۳۔ لیاقت علی خان
۴۔ ◆ قائد اعظم محمد علی جناح

۱۴۳۔ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم ________ تھے۔

۱۔ خواجہ ناظم الدین
۲۔ نورالامین
۳۔ ملک غلام محمد
۴۔ ◆ لیاقت علی خان

۱۴۴۔ پاکستان کی آزادی کے دوسرے دن یعنی 15اگست 1947ء کو مقدس مہینہ ________ کا آخری جمعہ تھا۔

۱۔ شعبان
۲۔ ◆ رمضان
۳۔ شوال
۴۔ ربیع الاول

WWW.USMANWEB.COM

۱۴۵۔ ________ نے پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی سے 11اگست 1947ء کو خطاب کیا۔

۱۔ لیاقت علی خان　　۲۔ خواجہ ناظم الدین

۳۔ سردار عبد الرب نشتر　　۴۔ ♦ قائد اعظم

۱۴۶۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے 11اگست 1947ء کو پشاور میں ________ سے خطاب کیا۔

۱۔ کالج اساتذہ　　۲۔ خواتین

۳۔ ♦ سرکاری افسران　　۴۔ طلباء و طالبات

۱۴۷۔ پاکستانی فوج کا کمانڈران چیف پاکستان کے وقت ________ تھا۔

۱۔ جنرل ویول　　۲۔ جنرل منگمری

۳۔ جنرل سائمن　　۴۔ ♦ جنرل گریسی

۱۴۸۔ سر سائرل ریڈ کلف کو پنجاب اور سرحد کی تقسیم کے سرحدی کمیشن کا سربراہ سن ________ میں مقرر کیا۔

۱۔ اپریل 1946ء　　۲۔ 12جون 1946ء

۳۔ 8جون 1947ء　　۴۔ ♦ 30جون 1947ء

۱۴۹۔ قیام پاکستان کے بعد ________ کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔

۱۔ ♦ کراچی　　۲۔ لاہور

۳۔ کوئٹہ　　۴۔ پشاور

۱۵۰۔ پاکستان اقوام متحدہ کا ممبر سن ________ میں بنا۔

۱۔ فروری 1947ء　　۲۔ اپریل 1919ء

۳۔ ♦ ستمبر 1947ء　　۴۔ دسمبر 1921ء

۱۵۱۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے مہاجرین کے لئے ریلیف فنڈ کا قیام اعلان سن ________ میں کیا۔

۱۔ 25مارچ 1947ء　　۲۔ 14اگست 1947ء

۳۔ ♦ 12ستمبر 1947ء　　۴۔ 22ستمبر 1947ء

۱۵۲۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے مشرقی پاکستان کا دورہ سن ______ میں کیا۔

۱۔ ◆ مارچ 1948ء
۲۔ اپریل 1948ء
۳۔ مئی 1948ء
۴۔ ستمبر 1948ء

۱۵۳۔ آزادی کے حصول کے بعد صوبہ سرحد میں "______ "نے آزاد پختونستان کا نعرہ لگایا۔

۱۔ سردار اورنگزیب
۲۔ جی ایم سید
۳۔ مجیب الرحمن
۴۔ ◆ خان عبد الغفار خان

۱۵۴۔ ______ مسلم ریاستوں کے سربراہان نے دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس میں شرکت کی تھی۔

۱۔ 30
۲۔ ◆ 40
۳۔ 20
۴۔ 15

FOR MORE NOTES, MCQS, ONLINE QUIZZES

WWW.USMANWEB.COM

Pakistan Studies (Urdu) IX

اہم مختصر سوالات اور جوابات

تشکیل پاکستان

نوٹ ۔ اہم مختصر سوالات اور جوابات۔

سوال نمبرا: برصغیر میں احیائے اسلام کے لئے جو تحریکیں شروع کی گئیں ان میں چار تحریکوں کے نا تحریر کیجئے۔

جواب: برصغیر میں احیائے اسلام کے لئے جو تحریکیں شروع کی گئ ان میں اہم تحریکوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شاہ ولی اللہ کی تحریک (۲) تحریک مجاہدین (سید احمد شہید بریلویؒ کی تحریک)

(۳) فرائضی تحریک (۴) علی گڑھ تحریک

سوال نمبر۲: سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ کی تحریک کے چار مقاصد تحریر کیجئے۔

جواب: سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ کی تحریک مجاہدین کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اللہ کی توحید کی تبلیغ (۲) اسلامی تعلیمات کا احیائ (۳) جہاد کی تبلیغ کرنا

(۴) اسلامی اصولوں کے برصغیر میں ایک ریاست قائم کرنا

(۵) مسلمانوں کو ایسے اعمال اور افعال اور خیالات سے بچانا جو اسلامی اقدار کے منافع ہوں.

سوال نمبر۳: علی گڑھ تحریک کے چار بنیادی مقاصد تحریر کیجئے۔

جواب: علی گڑھ تحریک کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) برصغیر کے مسلمانوں میں بیداری اور شعور پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(۲) انگریزوں کے ساتھ مسلمانوں کے خیر سگالی اور دوستانہ تعلقات کے لئے کوششیں کرنا

(۳) برصغیر کے مسلمانوں کو جدید تعلیم کے حصول کی طرف راغب کرنا

(۴) مسلمانوں کو غیر متنازع اور عدم تشدد کی سیاست کا مشورہ دینا۔

سوال نمبر۴: سرسید احمد خان نے کتابچہ "اسباب بغاوت ہند" میں جنگ آزادی کی جو حقیقی وجوہات بیان کی تھیں ان میں سے چار وجوہات کو بیان کیجئے۔

جواب: سرسید احمد خان نے مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان بہتر تعلقات کے قیام کے لئے انگریزوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے ایک کتابچہ "اسباب بغاوت ہند" کے نام سے تحریر کیا جس میں انہوں نے 1857ء کی جنگ آزادی کی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کی تھیں۔

WWW.USMANWEB.COM

(۱) برطانوی حکومت کی کارکردگی عوام کی توقعات سے بہت پست تھی اور اس وجہ سے عوام سخت برہم تھے۔

(۲) حکومت عوام کے مسائل سمجھنے میں ناکام ہو گئی تھی۔(۳) حکومت کے پاس عوام کی فلاح و بہبود کا کوئی واضح پروگرام نہیں تھا

(۴) حکومت نے ایسے قوانین نافذ کر دیئے تھے جو برصغیر کے عوام کے رسوم و رواج کے منافی تھے۔

(۵) حکومت کے انتظامی نظام میں سماج دشمن اور پسندیدہ عناصر نے شرپسندی سے کام لیا تھا۔

سوال نمبر ۵: علی گڑھ تحریک کی سماجی سرگرمیوں کے برصغیر پر ہونے والے چار اثرات تحریر کیجئے ۔ (یا) علی گڑھ تحریک پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: علی گڑھ تحریک کی سماجی سرگرمیوں کے برصغیر کے مسلمانوں پر جو اثرات مرتب ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سر سید احمد خان نے کتابچہ "اسباب بغاوت ہند" اور ہندوستان کے وفادار مسلمان نامی کتابچہ تحریر کر کے مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان خیر سگالی کی فضاء قائم کرنے کی کوشش کی جس سے مسلمانوں کے خلاف معاندانہ اور سفاکانہ اقدامات کم ہو گئے۔

(۲) مسلمانوں پر ملازمتوں کی پابندیاں نرم کر دی گئیں۔

(۳) جنگ آزادی کے مسلمانوں کی جو جائیدادیں چھین لی گئیں تھیں وہ انہیں واپس لوٹا دی گئیں۔

(۴) ترقی اور فروغ کے مختلف پروگراموں میں مسلمانوں کو شامل کیا جانے لگا۔

سوال نمبر ۶: فرائضی تحریک ک اہمیت تین جملوں میں بیان کیجئے۔ (یا) فرائضی تحریک کے مقاصد تحریر کیجئے۔

جواب: حاجی شریعت اللہ نے اسلامی اصولوں کو اپنانے پر زور دیا اور اسلامی احکامات کو معاشرے میں مستحکم بنانے کے لئے ایک تحریک چلائی جسے فرائضی تحریک کہا جاتا ہے فرائضی تحریک کا بنیادی مقصد ان غیر اسلامی رسوم و رواج اور روایات کو مٹانا تھا جو بنگالی مسلمانوں میں سرائیت کر گئی تھی اور اس تحریک نے مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق صراط مستقیم پر لانے میں بہت مدد کی۔

سوال نمبر ۷: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے تین بنیادی اغراض و مقاصد تحریر کیجئے۔ کل ہند مسلم لیگ کے بارے میں تین جملے لکھیے۔

جواب: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے تین بنیادی اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) برطانوی حکومت اور مسلمانوں کے درمیان خیر سگالی کے جذبات اور دستانہ تعلقات قائم کرنا اور انگریزوں کے ذہن سے مسلمانوں کے خلاف شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا۔

(۲) مشترکہ فلاح و بہبود کے لئے برصغیر کی دوسری اقوام سے اور سیاسی جماعتوں سے تعلقات استوار کرنا۔

(۳) حکومت اور دیگر سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر ۸: آزادی کی جدو جہد میں مسلم لیگ کے کردار پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: آزادی کی جدو جہد میں مسلم لیگ کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ایک نمائندہ سیاسی جماعت کے طور پر مسلم لیگ کے فوری طور پر مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے اقدامات کیئے۔

(۲) قائد اعظم کی کوششوں سے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان دسمبر 1916ء میں میثاق لکھنو کا معاہدہ ہوا۔

(۳) مسلم لیگ کی کوششوں سے مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلم لیگ کے اراکین کی تعداد ایک تہائی طے پائی۔

(۴) مسلم اکثریت کے صوبوں یوپی پنجاب اور بنگال میں قانون ساز اسمبلیوں میں مسلمانوں کی اکثریت مستحکم ہوگئی۔

سوال نمبر۹: علامہ اقبال کے خطبہ صدارت الہٰ آباد 1930ء کی اہمیت چار جملوں میں تحریر کیجئے۔

جواب: مسلمانان برصغیر کی خواہش تھی کہ ان کا الگ تشخص تسلیم کیا جائے اس سلسلہ کی کڑی علامہ اقبال کا خطبہ صدارت الہٰ آباد 1930ء ہے۔ علامہ اقبال نے اس خطبہ میں قائد اعظم کے تصور کو مستحکم کرتے ہوئے ایک الگ ریاست کا تصور دیا۔ 1933ء میں چودھری رحمت علی نے علامہ اقبال کے اس تصور کو پاکستان کا نام دیا۔ یعنی اس خطبہ صدارت میں مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کی حیثیت سے متعارف کرایا گیا۔

سوال نمبر۱۰: ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کی کوئی چار ذمہ داریاں تحریر کیجئے۔

جواب: ایک نظریاتی ریاست کے شہریوں کی اہم ذمہ داریاں مندجہ ذیل ہیں۔

(۱) نظریاتی ریاست کے شہریوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی ریاست کے نظریہ کے مطابق طرز زندگی کو اپنائیں۔

(۲) نظریاتی ریاست کے ہر شہری کو وفادار اور محب وطن ہونا چاہئے

(۳) ہر شہری کو رزق حلال کمانا چاہئے ۔

(۴) ہر شہری کا رویہ ایک تعلیم یافتہ اور مہذب شخص کا ہونا چاہئے۔

سوال نمبر۱۱: قائد اعظم محمد علی جناح کی شخصیت کے چار مثالی اوصاف تحری کیجئے۔ (یا) قائد اعظم کے کردار کے چار اوصاف حمیدہ تحریر کیجئے۔

جواب: قائد اعظم محمد علی جناح کی شخصیت کے چار مثالی اوصاف مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) وہ ایک بااصول شخص تھے انہوں نے ہمیشہ اپنے قول یا وعدہ کے مطابق عمل کیا۔

(۲) وہ ایک ذہین سیاسی رہنما تھے ان کی شخصیت میں تدبر، حوصلہ مندی احساس ذمہ داری اور وقار پایا جاتا ہے۔

(۳) وہ ایک دلفریب اور جاذب نظر شخصیت کے مالک تھے۔

(۴) وہ ایک پر عزم مستقل مزاج قومی الارادہ اور ثابت قدم شخص تھے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر۱۲: بحیثیت گورنر جنرل قائد اعظم کے کردار پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: بحیثیت گورنر جنرل قائد اعظم کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) قائد اعظم نے لوگوں میں قومی روح رواں اور جذبہ حب الوطنی پیدا کیا۔

(۲) انہوں نے سرکاری افسران کو مشورہ دیا کہ وہ خود کو عوام کا خادم ثابت کریں۔

(۳) قائد اعظم نے مہاجرین کی بحالی پر فوری توجہ دی اور لوگوں کو ہدایت کی کہ انہیں مہاجرین کی مدد کرنی چاہئے۔

(۴) آزادی کے فوراً بعد انہوں نے پاکستان کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے لئے توجہ مرکوز کر دی اور اسلامی ممالک اور ہمسایہ ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کئے۔

سوال نمبر۱۳: دو قومی نظریہ پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: دو قومی نظریہ کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) دو قومی نظریہ مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کی حیثیت سے متعارف کرنے میں معاون ثابت ہوا۔

(۲) دو قومی نظریہ نے مسلمانوں کو ان کے اسلامی تشخص کے ساتھ ایک قوم کی حیثیت سے اجاگر کیا۔

(۳) دو قومی نظریے کی وجہ سے مسلمانوں میں اتحاد قائم ہوا اور وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔

(۴) دو قومی نظریے کی بنیاد پر برصغیر میں دو قومیں مسلمان اور ہندو علیحدہ تشخص کے ساتھ نمایاں ہو گئیں۔

سوال نمبر۱۴: میثاق لکھنو کی سیاسی اہمیت چار جملوں میں بیان کیجئے۔

جواب: میثاق لکھنو 1916ء میں کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جسے قائد اعظم کا عظیم کارنامہ سمجھا جاتا ہے کہ سیاسی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) اس معاہدہ کی رو سے کانگریس نے مسلمانوں کو الگ قوم اور مسلم لیگ کو ان کی نمائندہ جماعت تسلیم کر لیا۔

(۲) اس معاہدے کی وجہ سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان تعاون کے لئے راہیں ہموار ہوئی۔

(۳) اس معاہدے کی وجہ سے تحریک خلافت اور تحریک عدم تعاون چلانا ممکن ہوا۔

(۴) اس معاہدے کی وجہ سے متحدہ مطالبات منظور کرنے کے لئے راہ ہموار ہوئی۔

سوال نمبر۱۵: قائد اعظم کے چودہ نکات میں سے چھ نکات تحریر کیجئے۔

جواب: قائد اعظم کے چودہ نکات میں سے چھ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) آئندہ وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے۔

(۲) تمام صوبوں کو یکساں نوعیت کی خود مختاری عطا کی جائے۔

WWW.USMANWEB.COM

(۳) تمام مجالس قانون سازی میں اور دیگر منتخب اداروں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ کوئی اکثریت اقلیت میں نہ بدلی جائے۔

(۴) جداگانہ انتخاب کو برقرار رکھا جائے اور ہر فرقہ کو اختیار ہو کہ وہ اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکے۔

(۵) صوبوں کی حدود میں تبدیلی ے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس تبدیلی کا اثر مسلم اکثریت والے صوبوں یعنی پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبے پر نہ پڑے۔

(۶) تمام فرقوں کو پوری مذہبی آزادی کی ضمانت دی جائے۔

سوال نمبر۱۶: قرار داد پاکستان کی اہمیت چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: قرار داد پاکستان کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) قرارداد پاکستان 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے منٹو پارک میں منظور ہوئی جس میں مسلم اکثریت کے علاقوں میں مسلم حقوق کے تحفظ کی بات کی گئی۔

(۲) قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد مسلمانوں کو ایک واضح نصب العین حاصل ہو گیا۔

(۳) قرارداد پاکستان مسلمانوں کی نظریاتی سوچ اور ان کے اتحاد کا عملی مظاہرہ تھی۔

(۴) قرار داد پاکستان کی منظوری کے بعد مسلم لیگ کی جدو جہد میں تیزی آگئی اور اس کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

سوال نمبر۱۷: قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو جو مسائل پیش آئے ان میں سے کوئی چار مسائل بیان کیجئے۔

جواب: قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو جو مسائل پیش آئے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ریڈ کلف نے سرحدوں کے تعین مین بدنیتی اور جانبداری سے کام لیتے ہوئے صوبوں کی غیر منصفانہ تقسیم کی اور مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت کے حوالے کر دیئے جس سے پاکستان کے لئے مسائل پیدا ہو گئے۔

(۲) بھارت میں مسلم کش فسادات کا سلسلہ شروع ہو گیا جس کی وجہ سے مہاجرین کی ایک بڑی تعداد پاکستان آنا شروع ہوگئی جن کی آباد کاری کے لئے پاکستان کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

(۳) پنجاب کی غری منصفانہ تقسیم سے نہری پانی کا تنازعہ پیدا ہو گیا۔ ریڈ کلف نے حد بندی کے فیصلے میں دریائے راوی پر مادھو پور ہیڈ ورکس اور دریائے ستلج پر فیروز پور کا ہیڈ ورکس بھارت کو دے دیئے جس سے پنجاب میں پانی کی قمت پیدا ہوگئی۔

(۴) پاکستان کے قیام کے وقت کوئی مرکزی حکومت نہیں تھی وسائل کی بے انتہا کمی تھی جس کی وجہ سے پاکستان مختلف انتظامی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

سوال نمبر۱۸: قیام پاکستان کے سلسلہ میں صوبہ پنجاب کے کردار پر چار جملے لکھئے۔

جواب: قیام پاکستان کے سلسلہ میں صوبہ پنجاب کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) علامہ اقبال جو صوبہ پنجاب سے تعلق رکھتے تھے اپنی شاعری اور تقاریر سے پنجاب کے عوام میں ملی احساس پیدا کیا۔

(۲) صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے چوہدری رحمت علی نے پاکستان کا نام تجویز کیا۔

(۳) قائد اعظم کی قیادت میں صوبہ پنجاب میں مسلم لیگ ایک فعال جماعت بن گئی اور اسی صوبہ میں قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔

(۴) پنجاب میں مسلم اسٹوڈینٹس فیڈریشن کے زیر اثر نہ صرف طلباءبلکہ طالبات نے بھی تحریک پاکستان کے سلسلہ میں نمایاں کارنامے انجام دیئے۔

سوال نمبر۱۹: قیام پاکستان کے سلسلہ میں صوبہ سندھ کے کردار پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: قیام پاکستان کے سلسلہ میں صوبہ سندھ کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں نے جدو جہد پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(۲) صوبہ سندھ میں مسلم لیگ کو بہت تیزی سے مقبولیت حاصل ہوئی۔

(۳) 1937ءمیں صوبہ سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے اپنی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی علیحدہ مملکت قائم کی جائے۔

(۴) 3جون کے منصوبہ کے مطابق تقسیم کے وقت سندھ کی صوبائی اسمبلی نے کثرت رائے سے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ دیا۔

سوال نمبر۲۰: پاکستان کے قیام میں صوبوں کے کردار پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: پاکستان کے قیام میں صوبوں کے کردار مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قیام پاکستان کے سلسلہ میں پاکستان کے چاروں صوبوں نے اپنے اپنے طور پر اہم کردار ادا کیا۔

(۲) صوبہ پنجاب میں قائد اعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کو بہت کامیابی ہوئی اور 23مارچ 1940ءکو اسی صوبے میں قرارداد منظور کی گئی۔

(۳) صوبہ بلوچستان میں قاضی محمد عیسیٰ نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی پھر دوسرے قبائلی زعما بھی مسلم لیگ میں شامل ہوگئے۔23مارچ 1941ءکو کوئٹہ میں یوم پاکستان منایا گیا۔

(۴) صوبہ سندھ میں مسلم لیگ نے اکتوبر 1937ءمیں ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مسلم اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں کی حکومت قائم کی جائے۔

(۵) صوبہ سرحد میں اسلامیہ کالج اور ایڈورڈ کالج کے طلباءنے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر۲۱: قائد اعظم محمد علی جناح نے نہرو رپورٹ مسترد کردی تھی چار جملوں میں اس کی وجہ تحریر کیجئے۔

جواب: 1927 میں آل پارٹیز کانفرنس کے اجلاس کے بعد پنڈت موتی لعل نہرو کی سرگردگی میں ہندوستان کے معاملات چلانے کے لئے ایک دستوری خاکہ جو کہ ایک رپورٹ کی صورت میں اگست 1948ء کو منظر عام پر آیا اس رپورٹ کو تاریخ میں نہرو رپورٹ کہا جاتا ہے۔ قائد اعظم نے اس رپورٹ کو فوری طور پر مسترد کر دیا اس کی وجہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اس رپورٹ سے کانگریس کے متعصبانہ رویہ کا مکمل طور پر اظہار ہو گیا

(۲) اس رپورٹ میں میثاق لکھنو کی ان شقوں کو رد کر دیا گیا تھا جو مسلمانوں کے حقوق کے لئے منظور کی گئی تھیں۔

(۳) نہرو رپورٹ نے جداگانہ انتخاب کے اصول کو رد کرتے ہوئے ان تمام تحفظات کو مسترد کر دیا جو مسلمان اپنے علیحدہ قومی تشخص کی بقا اور ترقی کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔

(۴) قائد اعظم نے فرمایا کہ کمیٹی نے نہرو رپورٹ بنانے میں انتہائی تنگ نظری سے کام لیا۔

سوال نمبر۲۲: تین مسلم رہنماؤں کے نام لکھئے جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

جواب: تین مسلم رہنماؤں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

(۱) قائد اعظم محمد علی جناح (۲) ڈاکٹر علامہ اقبال (۳) سر سید احمد خان

سوال نمبر۲۳: تین مسلم رہنماؤں کے نام لکھئے جنہوں نے کل ہند مسلم لیگ کی بنیاد رکھی۔

جواب: ان مسلم رہنماؤں کے نام مندرجہ ذیل ہیں جنہوں نے کل ہند مسلم لیگ کی بنیاد رکھی

(۱) نواب سلیم اللہ خان (۲) نواب وقارالملک

(۳) مولانا محمد علی جوہر (۴) مولانا ظفر علی خان

(۵) حکیم اجمل خان

سوال نمبر۲۴: پاکستان کے چاروں صوبوں کے صدر مقامات کے نام لکھئے۔ پاکستان کے چاروں صوبوں کے دارلحکومتوں کے نام لکھئے۔

جواب: پاکستان کے چاروں صوبوں کے صدر مقامات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) صوبہ سندھ: صدر مقام کراچی (۲) صوبہ پنجاب: صدر مقام لاہور

(۳) صوبہ بلوچستان: صدر مقام کوئٹہ (۴) صوبہ سرحد: صدر مقام پشاور

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر۲۵: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے چار مقاصد بیان کیجئے۔

جواب: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہندوستان کے مسلمانوں میں حکومت برطانیہ سے وفاداری پیدا کرنا اور حکومت اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا۔

(۲) مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنا اور ان کی ضروریات سے حکومت کو آگاہ کرنا۔

(۳) برصغیر کی دوسری اقوام سے تعاون کرنا اور برصغیر میں امن کے قیام کی کوشش کرنا۔

(۴) مسلمانوں کے اتحاد کے لئے عملی کوششیں کرنا تاکہ مسلمان ایک قوم کی حیثیت سے مضبوط ہو سکیں۔

سوال نمبر۲۶: اشاعت اسلام کی خدمات انجام دینے والے چار صوفیائے کرام کے نام تحریر کیجئے۔ جنوبی ایشیاء کے چار صوفیائے کرام کے نام لکھئے۔

جواب: اشاعت اسلام کی خدمات انجام دینے والے چار صوفیائے کرام کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ

(۲) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ

(۳) حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ

(۴) حضرت بہاءالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ

سوال نمبر۲۷: کسی چار صوفیائے کرام کے نام تحریر کیجئے جن کے مزارات پاکستان میں ہیں۔

جواب: مندرجہ ذیل صوفیائے کرام کے مزارات پاکستان میں ہیں۔

(۱) حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ

(۲) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ

(۳) شاہ عبد الطیف بھٹائی رحمۃ اللہ

(۴) حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ

سوال نمبر۲۸: ریڈ کلف ایوارڈ چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: ریڈ کلف ایوارڈ اس حد بندی کمیشن کو کہا جاتا ہے جو برطانوی حکومت نے برصغیر کے لئے سرحدوں کے تعین کے لئے سر سائرل ریڈ کلف کی سربراہی میں قائم کیا۔

(۱) 30جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے لئے دو کمیشن مقرر کئے گئے دونوں کا سربراہ ریڈ کلف تھا اس نے آزادی کے تین دن بعد 17اگست1947ء کو اپنا فیصلہ سنایا۔

(۲) کمیشن میں اراکین کے درمیان سرحدوں کے تعین کے معاملے میں شدید اختلاف رائے تھا اس لئے چیئر مین ریڈ کلف کو فیصلہ سنانے کا اختیار دیا گیا۔

(۳) ریڈ کلف نے پاکستان کے اکثریتی علاقے گورداسپور، مرادآباد وغیرہ بھارت کے حوالے کر دیئے۔

(۴) ریڈ کلف کی پنجاب کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے نہری پانی کا تنازعہ پیدا ہوا۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر۲۹: بھارت 14اگست کو آزاد کیوں نہیں ہوا تھا؟

جواب: پاکستان اور بھارت نے ایک دن کے فرق سے آزادی حاصل کی ۔ پاکستان 14اگست 1947ءکو آزاد ہوا اسلامی کیلنڈر کے مطابق یہ رمضان کی ستائیسویں شب بمطابق 1366ءہجری تھا جبکہ بھارت 15اگست 1947ءکو آزاد ہوا یہ قدرت کی طرف سے ایک انعام تھا کہ14اگست 1947ءکو ہی رمضان کی ستائیسویں شب تھی اس شب کو قرآن مجید میں "لیلۃ القدر" کے نام سے پکارا گیا ہے جس کے معنی نیکی اور بھلائیوں اور قدر کی رات ہے۔

سوال نمبر۳۰: قانون آزادی ہند جولائی 1947ءپر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: قانون آزادی ہند جولائی 1947ء پر چار جملے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) 3جون کے منصوبہ کے مطابق برصغیر کی تقسیم کے منصوبہ کو عملی شکل دے دی گئی جسے18جولائی کو برطانوی پارلیمنٹ نے ایک قانون کی شکل دے دی جسے قانون آزادی ہند 1947ءکہا جاتا ہے۔

(۲) اس قانون کے مطابق برصغیر کو دوآزاد ریاستوں پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(۳) اس قانون میں یہ کہا گیا کہ جن صوبوں کو تقسیم کیا جائے گا وائسرائے ان کے لئے باؤنڈری کمیشن مقرر کریں گے اور کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حد بندی کی جائے گی۔

سوال نمبر۳۱: جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے زوال کے چار اسباب تحریر کیجئے۔

جواب: جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اسلامی نظام حیات سے روگردانی نے اسلامی حکومت کو بہت کمزور کر دیا تھا۔

(۲) جنوبی ایشیاءکے مسلمانوں کا معاشی نظام بہت کمزور ہو گیا تھا خزانے خالی ہوگئے تھے اور دفاعی بجٹ کے لئے کچھ بھی باقی نہ بچا تھا

(۳) باہمی سازشوں کی وجہ سے مرکزی حکومت کمزور ہو گئی تھی۔

(۴) اس دور کے مسلمانوں میں سائنسی پسماندگی اور فوجی طاقت میں کمزوری حقیقت میں ان کے زوال کا باعث بنی۔

سوال نمبر۳۲: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ءاور صوبائی خود مختاری کو مختصر طور پر بیان کیجئے۔

جواب: طویل مذاکرات اور مباحثات کے بعد ہندوستان کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ءکو منظور کیا گیا جس کے تحت مرکز میں دوہرا نظام حکومت متعارف کرایا گیا اور صوبوں کو خو مختاری دے دی گئی جس کی وجہ سے صوبہ سندھ کو ممبئی سے علیحدہ کر کے ایک خود مختار صوبہ بنا دیا گیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ءکے تحت برصغیر میں 1937ءمیں انتخابات کرائے گئے جس میں کانگریس نے واضح اکثریت حاصل کی برصغیر میں سات صوبوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے غرور میں کانگریس نے مسلم ثقافت مسخ کرنا شروع کر دی۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال نمبر ۳۳: 1937ء کے انتخابات میں کامیابی پر کانگریس کے مسلم دشمن رویے پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: 1937ء کے انتخابات میں کامیابی پر کانگریس کے مسلم دشمن رویے پر چار جملے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) 1937ء کے انتخابات کے نتیجہ میں کانگریس نے برصغیر میں سات صوبوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

(۲) ہندوؤں نے مسلم ثقافت کو مسخ کرنے کے لئے مذہب پر پابندی لگانے کی کوشش کی، مسجدوں کے باہر شور وغل شروع کر دیا۔

(۳) مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ اسکولوں میں اردو کی جگہ ہندی کو رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔

(۴) گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے زور دیا گیا۔ مسلمان بچوں کو ماتھوں پر تلک لگانے کو کہا جانے لگا۔ بندے ماترم کا ترانہ گانے کے لئے مجبور کیا گیا۔اس رویہ کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں میں الگ وطن کے مطالبہ کی شدت اور بڑھ گئی۔

سوال نمبر۳۴: کرپس مشن کیا تھا؟ کرپس مشن کی پیش کردہ تین تجاویز تحریر کیجئے۔

جواب: برصغیر کے سیاسی تعطل کو دور کرنے کے لئے برطانوی حکومت کی طرف سے سر اسٹیفورڈ کرپس کی سربراہی میں 23مارچ 1942ءکو ایک مشن ہندوستان بھیجا گیا جو کرپس مشن کہلاتا ہے کرپس مشن نے 29مارچ 1942ءکو اپنی آئینی اور دستوری تجاویز کا اعلان کی جو مندرجہ ذیل تھی۔

(۱) دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر ہندوستان کے لئے ایک دستور ساز اسمبلی تشکیل دی جائے گی جو ملک کے لئے دستور تیار کرے گی لیکن جنگ کے دوران ہندوستان پر برطانیہ کا قبضہ رہے گا۔

(۲) مجوزہ دستور وفاقی طرز کا ہوگا جس میں تمام صوبے اور ریاستیں شریک ہوں گی۔

(۳) وفاقی دستور میں کسی بھی آئینی صوبے یا وفاق کی ریاست کو یہ حق دیا جائے گا کہ وہ دس سال بعد بطور وفاقی اکائی علیحدگی اختیار کرلے اور جو اکائیاں علیحدگی اختیار کرلیں گی وہ اپنا وفاق بنا سکیں گی۔

سوال نمبر۳۵: شملہ کانفرنس 1945ء پر چار جملے تحریر کیجئے

جواب: شملہ کانفرنس 1945ء پر چار جملے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ویول نے مسلم لیگ اور کانگریس کی مخلوط حکومت بنانے کے لئے جون 1945ء کو شملہ میں ایک کانفرنس بلائی۔ اس کانفرنس میں مسلم لیگ کی نمائندگی قائد اعظم محمد علی جناح اور کانگریس کی نمائندگی مولانا ابوالکلام آزاد نے کی۔

(۲) یہ کانفرنس کئی روز تک جاری رہی۔ لارڈ ویول یہ چاہتے تھے کہ پانچ وزراء ہندوؤں میں سے تین وزراء دیگر اقلیتوں میں سے لئے جائیں گے۔

WWW.USMANWEB.COM

(۳) کانگریس مسلمانوں میں سے پانچ نامزدگیوں کے حق میں نہیں تھی۔ اس کا مطالبہ تھا کہ صرف مسلم وزیر نامزد کیا جائے اور اس کی نامزدگی بھی کانگریس کی طرف سے ہو۔

(۴) قائد اعظم محمد علی جناح نے کانگریس کے منفی رویہ کو دیکھتے ہوئے عام انتخابات کا مطالبہ کر دیا جس کی وجہ سے یہ کانفرنس ناکام ہو گئی۔

سوال نمبر۳۶: عام انتخابات 1945-46ء پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: عام انتخابات 1945-46ء پر چار جملے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) دسمبر 1945ء میں مرکزی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات ہوئے جس میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی تمام 30 کی 30 نشستیں جیت لیں جبکہ کانگریس کو 72 میں سے صرف ستاون پر کامیابی حاصل ہوئی۔

(۲) ان انتخابات کے نتیجہ میں مسلم لیگ کو سندھ، پنجاب اور بنگال میں واضح اکثریت حاصل ہو گئی۔

(۳) فروری 1946ء میں صوبائی انتخابات منعقد ہوئے۔ مسلم لیگ نے مسلمانوں کی 495 نشستوں میں سے 430 پر کامیابی حاصل کی اور بنگال میں حکومت بنائی۔

(۴) کانگریس کی سازشوں کی وجہ سے وہ اسمبلی توڑ دی گئی اور 1946ء میں دوبارہ انتخابات کرائے گئے اور مسلم لیگ نے سندھ میں تمام نشستیں جیت کر اپنی حکومت بنائی جبکہ کانگریس نے پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں مخلوط حکومتیں قائم کیں۔

سوال نمبر۳۷: شاہ ولی اللہ کی چار اعلیٰ خدمات تحریر کیجئے۔

جواب: شاہ ولی اللہ کی چار اعلیٰ خدمات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شاہ ولی اللہؒ نے اس وقت کے مغل شہنشاہ حیدرآباد دکن کے نظام روہیلہ سردار حفیظ الملک اور نجیب الدولہ کو خطوط لکھے اور انہیں برصغیر میں مسلم معاشرہ کی زبوں حالی سے آگاہ کیا۔

(۲) شاہ ولی اللہ نے افغانستان کے حکمران احمد شاہ ابدالی کو بھی خط لکھا اور درخواست کی کہ وہ مرہٹوں کے ظلم و ستم سے مسلمانوں کو نجات دلائیں۔

(۳) شاہ ولی اللہ نے 1736ء میں قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا جو "فتح القرآن" کے نام سے شائع ہوا۔

(۴) شاہ ولی اللہ نے حدیث فقہ اور تفسیر پر بھی کتابیں لکھیں ان کی مشہور کتاب "حجۃ البالغہ" ہے۔

سوال نمبر ۳۸: قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی اور آبادکاری کے لئے قائد اعظم کی خدمات پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی اور آبادکاری کے لئے قائد اعظم کی خدمات پر چار جملے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قائد اعظم نے مہاجرین کی بحالی پر فوری توجہ دی اس سلسلہ میں "قائد اعظم ریلیف فنڈ" قائم کیا گیا جس میں لوگوں کو عطیات جمع کرانے کو کہا گیا۔

(۲) قائد اعظم اکتوبر 1947ء میں مہاجرین کے مسائل کا جائزہ لینے کے لئے خود لاہور تشریف لے گئے۔

(۳) مہاجرین کی بحالی اور آباد کاری کے لئے قومی شعور بیدار کرنے کے لئے انہوں نے 30اکتوبر 1947ء کو ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا۔

(۴) قائد اعظم نے تمام پاکستانیوں کو احساس دلایا کہ یہ انکی ذمہ داری ہے کہ وہ مہاجرین کے مسائل کو حل کرنے میں ان کی ہر ممکن مدد کریں۔

سوال نمبر ۳۹: قیام پاکستان کے سلسلہ میں شمال مغربی سرحدی صوبہ کے کردار پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: قیام پاکستان کے سلسلہ میں شمال مغربی سرحدی صوبہ کے کردار پر چار جملے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سن 1939ء میں سردار اورنگزیب خان کی کوششوں سے ایبٹ آباد میں مسلم کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

(۲) مسلم لیگ نے صوبہ سرحد میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔

(۳) صوبہ میں مسلم لیگ کی جدوجہد کو مقبول بنانے کے لئے صوبہ سرحد کے مذہبی رہنماؤں نے اپنا اہم کردار ادا کیا۔

(۴) اسلامیہ کالج پشاوراور ایڈورڈ کالج کے طلباءسرحد میں پاکستان کے تصور کو نمایاں کرنے میں پوری طرح سرگرم عمل رہے۔

سوال نمبر ۴۰: پاکستانی معیشت کے رہنمااصولوں کے تعین میں قائد اعظم کا کردار بیان کیجئے۔

جواب: قائد اعظم محمد علی جناح پاکستان کے معاشی نظام کو بہت مضبوط اور مستحکم بناناچاہتے تھے۔ یکم جولائی 1948ء کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ پاکستان کے لئے مغربی معاشی اور اقتصادی نظام غیر مناسب ہے اور اس سے ملک کے عوام میں خوشحالی نہیں آسکتی ۔ ہمیں ایک ایسا نظام تشکیل دینا چاہئے جس کی بنیاد اسلامی مساوات اور عدل اجتماعی پر ہو۔اس طرح شاید ساری دنیا میں ہم ایک نیا سماجی نظام متعارف کرا سکیں۔

FOR MORE NOTES, MCQS, ONLINE QUIZZES

WWW.USMANWEB.COM